

www.KitaboSunnat.com

شعبتہ کا پریش

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ

خادمِ اہلسنت

محمد اقبال



www.KitaboSunnat.com

خلافتِ اشدہ اکیڈمی

منڈی حاصل پور فون ۷۹۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ
وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

شیعیت کا آپریشن
محمود اقبال

۱۸ روپے
ستمبر ۱۹۸۸ء

ایک ہزار
خلافت راشدہ اکیڈمی
حاصل پور

نام کتاب

مرتب

قیمت

پہلا ایڈیشن

تعداد

ناشر

ملنے کا پتہ

فون ۷۹۱

سستی نیوز ایجنسی

حاصل پور

ضلع بہاولپور

الْمَكْتَبَةُ الرَّحْمٰنِيَّةُ

۹۹... جے ماڈل ٹاؤن - ۵۰۰

نمبر 0626

ضمیمہ
۵

۳

فہرست

صفحہ نمبر

مضامین

نمبر شمار

۱۱	۱۔ عرض مؤلف	۱۱
۱۲	۲۔ قارئین کی خدمت میں گزارش تمہاریس کی خدمت میں گزارش	۱۲
۱۴	۳۔ تعارف	۱۴
۱۶	۴۔ مسئلہ کا تاریخی پس منظر	۱۶
۱۸	۵۔ ضروری التماس	۱۸
۲۱	۶۔ مقدمہ	۲۱
۲۲ - ۲۱	باب اول	
۲۳	۷۔ موجودہ ملکی حالات اور اس کا ذمہ دار کون ہے	۲۳
۲۵	۸۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ..... پو بیا آب کو	۲۵
۳۰	۹۔ فیصلہ آپ کریں	۳۰
۳۸ - ۳۲	باب دوم	
۳۲	۱۰۔ تہب شیعہ کے چند بنیادی عقائد	۳۲
۳۴	۱۱۔ عقائد شیعہ	۳۴
۳۳	۱۲۔ قرآن مجید محرف ہے۔	۳۳
۳۴	۱۳۔ تقیہ	۳۴
۳۵	۱۴۔ کتمان	۳۵
۳۵	۱۵۔ متعہ	۳۵
۳۶	۱۶۔ صحابہ کرام پر تبرا	۳۶
۳۷	۱۷۔ ملائکہ پر ایمان	۳۷

- ۱۸۔ مسئلہ یداء ۳۷
- ۱۹۔ شیعہ حذراق کا کلمہ ۳۸
- ۲۰۔ ایرانی شیعوں کا کلمہ ۳۸
- باب سوم (حصہ اول) ۳۹-۴۵
- ۲۱۔ خمینی کے غلیظ نظریات ۳۹
- ۲۲۔ آئمہ کرام کے بارے میں خمینی کے عقائد ۴۰
- ۲۳۔ کائنات کے ذرہ ذرہ پر آئمہ کی کوئی حکومت ۴۰
- ۲۴۔ آئمہ کا مقام ملائکہ مقربین اور انبیاء المرسلین سے بالاتر ہے۔ ۴۰
- ۲۵۔ آئمہ اس عالم کی تخلیق سے پہلے الوار و علیات تھے جو عرش الہی کو محیط تھے ان کے درجہ اور تمام قرب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ۴۱
- ۲۶۔ آئمہ جو اور عقیدت سے محفوظ اور قرہ ہیں۔ ۴۲
- ۲۷۔ آئمہ کی تعینات قرآنی احکامات، تعلیمات ہی کی طرح دائمی اور واجب ۴۲
- الایمان ہیں۔ ۴۳
- ۲۸۔ خمینی اپنی کتاب کشف الاسرار کے آئینہ میں۔ ۴۳
- ۲۹۔ حضرت عثمانؓ ذوالنورین کے بارے میں خمینی کا عقیدہ ۴۳
- باب سوم (حصہ دوم) ۴۴-۴۶
- ۳۰۔ امامت ۴۴
- ۳۱۔ مسئلہ امامت کے متعلق کتاب شریعہ کی روایات اور آئمہ معصومین کے اسامات ۴۴
- ۳۲۔ اماموں کو پہنچانا اور ماننا شرط ایمان ہے ۵۰
- ۳۳۔ امامت اور اماموں پر ایمان لانے کا اور اس کی تبلیغ کا حکم مرتبہ بغیروں ۵۱
- اور یہ آئمہ کی کتابوں کے ذریعہ آیا ہے۔
- ۳۴۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جس منزل من اللہ نور پر ایمان لانے کا ۵۲
- حکم قرآن میں دیا گیا ہے اس سے مراد آئمہ ہیں۔

- ۳۵۔ اماموں کی اطاعت فرض ہے - ۵۳
- ۳۶۔ آئمہ کی اطاعت رسولوں ہی کی طرح فرض ہے - ۵۵
- ۳۷۔ آئمہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہوتے ہیں - ۵۶
- ۳۸۔ اماموں کا حمل ماؤں کے رحم میں نہیں بلکہ پہلو میں قائم ہوتا ہے اور وہ ان کی ران سے پیدا ہوتے ہیں - ۵۷
- ۳۹۔ امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے - ۵۸
- ۴۰۔ آئمہ کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور ساری مخلوق اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام سے بھی برتر اور بالاتر - ۵۸
- ۴۱۔ امیر المؤمنین کا ارشاد کہ تمام فرشتوں اور تمام پیغمبروں نے میرے لئے اسی طرح آکر کیا جس طرح محمد نے کیا تھا اور میں ہی لوگوں کو جنت اور دوزخ میں بھیجتے والا ہوں - ۶۰
- ۴۲۔ آئمہ کو ماکان و مایکون کا علم حاصل تھا اور وہ علم میں حضرت موسیٰ جیسے جلیل القدر پیغمبر سے بھی فائق تھے - ۶۱
- ۴۳۔ آئمہ کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے - ۶۲
- ۴۴۔ آئمہ کو وہ سب علوم حاصل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں اور جنوں کو عطا ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے علوم بھی جو جنوں اور فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئے - ۶۳

۴۵۔ آئمہ اپنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور اپنی موت ان کے اہل بیت میں ہوتی ہے - ۶۴

۶۷ - ۸۳

باب چہارم

- ۴۶۔ ماتم حرام ہونے کی دلیلیں - ۶۷
- ۴۷۔ حرمت ماتم کی دلیل حضرت امام باقر کا فرمان ثانی - ۷۱
- ۴۸۔ سوگ کی حدت اور حضرت امام جعفر کا فتوے - ۷۴
- ۴۹۔ ماتم و غیرہ کی حرمت پر حضرت قائم الانبیاء المرسلین کا فرمان - ۷۳

- ۴۳ - ۵۰۔ زیادہ لباس فرعون کا تھا اور خیموں کا لباس کالا ہوگا۔
- ۴۴ - ۵۱۔ تعزیر بنانا شرک و کفر ہے۔
- ۴۴ - ۵۲۔ حضرت جعفر صادق کا فرمان۔
- ۴۴ - ۵۳۔ ماتمیوں کے وراثت میں جو جہنم میں ذلیل ہوتے کی سزا۔
- ۴۵ - ۵۴۔ ماتم کرنے میں ایمان کی موت ہے۔
- ۴۶ - ۵۵۔ حضرت علیؑ کا قول کہ مجالس ماتم میں شرکت کرنا منع ہے۔
- ۴۶ - ۵۶۔ صبر کرنا انبیاء کی سنت ہے۔
- ۴۶ - ۵۷۔ صبر کرنے سے ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔
- ۴۷ - ۵۸۔ وفات رسولؐ اور حضرت علیؑ کا عمل۔
- ۴۷ - ۵۹۔ حضرت علیؑ بن حسینؑ کا ارشاد۔
- ۴۷ - ۶۰۔ صبر کے متعلق حضرت علیؑ کا ارشاد۔
- ۴۷ - ۶۱۔ تردید ماتم کی ایک اور حدیث۔
- ۴۸ - ۶۲۔ ماتم کے متعلق امام باقرؑ کا ارشاد۔
- ۴۹ - ۶۳۔ ماتم کے متعلق امام جعفر صادقؑ کا واضح بیان۔
- ۸۰ - ۶۴۔ امام جعفرؑ کا ماتم کے متعلق ایک اور ارشاد۔
- ۸۰ - ۶۵۔ بوقت مصیبت امام جعفر صادقؑ کا عمل۔
- ۸۰ - ۶۶۔ رد ماتم کی ایک اور حدیث۔
- ۸۱ - ۶۷۔ ماتم حرام ہے سیدہ فاطمہؑ کو رسول اللہؐ کی وصیت۔
- ۸۱ - ۶۸۔ ماتم کرنے والا جہنم میں کتے کی شکل بن کر جائیں گے۔
- ۸۱ - ۶۹۔ انبیاء کرامؑ کو ماتم سے تکلیف پہنچتی ہے۔
- ۸۲ - ۷۰۔ بہن کو وصیت۔
- ۸۲ - ۷۱۔ ماتم کرنا بدکار لوگوں کا کام ہے۔
- ۸۲ - ۷۲۔ عیدالاعادہ جیلائی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۸۲-۹۹

باب پنجم

- ۸۲ - ۷۲ - رافضیت کا کردار تاریخ کے آئینہ میں -
- ۱۹ - ۷۳ - شیطان کوفہ کی پہلی میٹنگ -
- ۹ - ۷۵ - حضرت مسلمؓ کو ہجرت کے گھر میں -
- ۹۰ - ۷۶ - شیعوں کی حضرت مسلمؓ سے بے وفائی
- ۹۰ - ۷۷ - شیطان کوفہ نے حضرت مسلمؓ کو شہید کر دیا
- ۹۰ - ۷۸ - قاتلان حسینؓ شیعہ تھے
- ۹۱ - ۷۹ - قاتلان حضرت علیؓ بھی شیعہ تھے
- ۹۱ - ۸۰ - شیطان کوفہ کے حق میں زین العابدینؓ کی بددعا
- ۹۱ - ۸۱ - سیدہ فاطمہؓ کی بددعا -
- ۹۲ - ۸۲ - میاں سازشوں کا نیا دور
- ۹۵ - ۸۳ - ایران اور اسرائیل کا یکساں ہدف
- ۹۸ - ۸۴ - حاصل کلام

۱۰۰-۱۱۱

باب ششم

- ۱۰۰ - ۸۵ - اندھی تقلید نے مسلمانوں کو کیا دیا
- ۱۰۰ - ۸۶ - کونڈے
- ۱۰۱ - ۸۷ - مسلمانوں سے تبرک پہلوانا
- ۱۰۳ - ۸۸ - تاریخ اسلام کا سب سے بڑا المیہ
- ۱۰۴ - ۸۹ - شیعیت کوئی مذہب نہیں ہے عیسائیوں کا قول
- ۱۰۵ - ۹۰ - وضاحت
- ۱۰۵ - ۹۱ - پروفیسر ڈی اوڈیلر کی خیالات رافضیت کے بارے میں
- ۱۰۶ - ۹۲ - علماء کے نئے گونڈے -
- ۱۰۶ - ۹۳ - مسلم کو مرتد بننے سے روکنا ہر مسلم کا فرض ہے -

- ۹۴۔ رافضی جلسے جلوسوں کا مقصد
۱۰۷
۹۵۔ متع اور شیعہ کے ذمہ دار حضرات
۱۱۰
۹۶۔ متعہ کی تعریف

باب ہفتم

- ۱۱۳۔ فقہ جعفریہ
۱۱۵۔ تاریخ فقہ جعفریہ
۱۳۱۔ پبلک لاء فقہ جعفریہ (اجتماعی مسائل)
۱۴۱۔ ۹۰۰۔ باب التکاح
۱۴۲۔ ۱۰۱۔ عمل قوم لوط اور فقہ جعفریہ
۱۴۵۔ ۱۰۲۔ سنہولتیں ہی سنہولتیں
۱۴۶۔ ۱۰۳۔ زنا کی حد
۱۴۸۔ ۱۰۴۔ زکوٰۃ
۱۴۹۔ ۱۰۵۔ عشر

باب ہشتم

- ۱۳۱۔ ۱۰۶۔ قیصلہ آپ خود کریں
۱۳۲۔ ۱۰۷۔ مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں
۱۳۲۔ ۱۰۸۔ موجودہ قرآن نامکمل کیوں ہے؟ جواب اس لیے کہ
۱۳۳۔ ۱۰۹۔ قرآن مجید میں تحریف ثابت کرنے والی روایات کی تعداد ۲۰۰۰۰ دو ہزار سے زیادہ ہے
۱۳۴۔ ۱۱۰۔ حضرت علی کا قرآن ناقص نے ایک آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے زیادہ ۱۳۴
ساقط کر دیا۔

۱۳۵۔ ۱۱۱۔ اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑھا تھا۔

۱۳۵۔ ۱۱۲۔ اصل قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور ۱۳۵
موجودہ قرآن سے مختلف ہے۔

- ۱۱۳۔ ضروری وضاحت
- ۱۱۴۔ ایک مطالعہ
- ۱۱۵۔ اصحاب رسولؐ پر تیراکی ایک جھلک ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں کافر ہیں۔
- ۱۱۶۔ ابو بکرؓ و عمرؓ فرعون و ہامان ہیں۔
- ۱۱۷۔ ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و معاویہؓ جہنم کے صندوق میں
- ۱۱۸۔ ابو بکرؓ و عمرؓ شیطان سے زیادہ شقی ہیں۔
- ۱۱۹۔ حضورؐ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے چودہ متاق
- ۱۲۰۔ چارتوں سے بیزاری
- ۱۲۱۔ حضرت عائشہؓ پر حد جاری کی جائے گی۔
- ۱۲۲۔ ابو بکرؓ و عمرؓ کو سولی پر لٹکایا جائے گا۔
- ۱۲۳۔ اصحاب رسولؐ کے بارہ میں خمینی کا نظریہ
- ۱۲۴۔ عثمانؓ اور معاویہؓ کے بارہ میں۔
- ۱۲۵۔ ابو بکرؓ و عثمانؓ کو دوست رکھنے والا کافر ہے۔
- ۱۲۶۔ (عقیدہ شیعہ) غیر شیعہ حرام زادہ ہے۔
- ۱۲۷۔ امام مہدیؑ کفار سے قبل سنیوں کو قتل کرے گا۔
- ۱۲۸۔ نامہ صبی کسے کہتے ہیں؟
- ۱۲۹۔ نامہ صبی (یعنی سنی) کتے اور ولد الزنا سے بھی بدتر ہے۔
- ۱۳۰۔ سنی سے ہاتھ ملاؤ تو ہاتھ دھو لو۔

۱۲۸-۱۵۹

باب نہم

- ۱۳۱۔ اہل اسلام کو مشورہ
- ۱۳۲۔ سعودی حکومت سے گزارش
- ۱۳۳۔ حکومت پاکستان کو مشورہ
- ۱۳۴۔ اہل سنت علماء کرام اور عام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں

۱۵۷

۱۳۵۔ خلاصہ کلام

۱۵۸

۱۳۶۔ فتویٰ

۱۵۹

۱۳۷۔ وقت کی ضرورت

فقہ جاد

یا اللہ مدد

حکم نبویؐ

ہم مدح صحابہؓ کی ایک دعوم مجاہدیں گے یہ جذبہ ایمانی عالم کو دیکھا دیں گے
جاہل قوتوں کے خلاف اہل سنت نوجوانوں کے افکار کے فروغ کا۔

واحد ادارہ سر زمین حاصلپور میں

خلافت راشدہ اکیڈمی

متنظیم اعلیٰ: چوہدری محمود اقبال

اعراض و مقاصد

۱۔ علماء حق کی سرپرستی میں ناموس رسالت، ناموس صحابہ، ناموس اہل بیت عفت و
عظمت ازواج النبیؐ کی خاطر اپنی حکم کے ذریعے سے دشمنان نبوت و دشمنان صحابہ دشمنان
ازواج النبیؐ و اہل بیت اور دیگر جاہل قوتوں کے خلاف جہاد بالقلم کرتا ہے اور زیادہ سے
زیادہ لٹریچر شائع کرنے میں کوشاں ہے۔

آئیے آج ہی خلافت راشدہ اکیڈمی کے ساتھ تعاون کر کے عند اللہ جہاد
۲۔ صحیحی اور شیعیت کے اصل چہرہ سے تقریر و تحریر کے ذریعے عوام الناس کو آگاہ کرنا
۳۔ ناموس رسالت، ناموس صحابہ، ناموس اہل بیت عفت و عظمت ازواج النبیؐ کی
حاضر نوجوانوں کو ذہنی طور پر تیار کرنا۔

سنی مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ خلافت راشدہ اکیڈمی سے بھرپور تعاون فرمائیں
بڈے ڈایٹم محمود اقبال سنی نیوز ایجینسی

فون نمبر ۷۹۱ حاصل پور منڈی ضلع بہاول پور

عرض مؤلف

میں مہنوں کی جگر سوزی اور جگر کا دی کے نتیجے میں متعلقہ موضوع پر ٹھوس اور مستند مواد پر مبنی کتاب سنی برادری کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ کیوں؟

اس لیے نہیں کہ مجھے کسی فرد یا طبقہ سے عناد یا دشمنی ہے یا میں امن و آسٹنی کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے رات دن کا چین اور آرام قربان کر کے ان تنکوں کو اس لیے جوڑا کہ شیعہ سنی بھائی بھائی کے جھوٹے مکارانہ اور پرفریب نعرہ و دعویٰ کی قلعی کھل سکے۔ میں نے اپنی طرف سے کم سے کم لکھا شیعہ حضرات کے عقائد و نظریات اور مسلمات کو سامنے رکھ کر گویا

زبان میری ہے بات ان کی
کے مصداق ایسا آئینہ تیار کیا ہے جسے دیکھ کر شاید شیعہ شرم کھائیں
اور سنی خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔

ایسا ہو جائے تو میری خوش قسمتی اور ذریعہ نجات!

محمد اقبال

حاصل پور شہر

قارئین

کی خدمت میں گزارش

زیر نظر کتاب شیعیت کا آپریشن میں شیعہ مذہب کی مختصر سی تصویر پیش کی گئی ہے۔ تاکہ شیعہ مذہب کی اصلیت سب مسلمانوں کو معلوم ہو سکے۔ اس کتاب میں زیادہ تر حوالے شیعہ کتب سے دیئے گئے ہیں۔

سنی حضرات کتب اسلامی ہی نہیں پڑھتے شیعہ لٹریچر پڑھنے کا ان کے پاس کہاں وقت ہے۔

غیر سنی حضرات اگر تنقید پسند کریں تو مطالعہ نہ کریں لیکن جو حضرات تقابلی مطالعہ سے تحقیق کرنا چاہیں تو یہ کتاب ان کے لئے بڑی دلچسپ ثابت ہوگی۔ خصوصاً اہل سنت حضرات اپنے مذہب کے تحفظ اور شیعیت کو جاننے کے لئے اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

کتاب کا انداز بیان تحقیقی اور علمی ہے فضولیات اور سوچیانہ گفتگو ہم اہل سنت کے شایاں نہیں جااں گنتی کے چند مقام اگر آپ کو تلخ نظر آئیں تو معذرت خواہ ہوں کیونکہ قرآن کریم۔ منصب رسالت اور اصحاب رسول کے دفاع میں غیرت کا تقاضا ہی تھا۔

حوالہ جات سنی و شیعہ کے معتبر مصادر سے بڑھی

محنت سے خود مطالعہ کے بعد فراہم کئے ہیں ضمانت دہی جاتی ہے کہ وہ بی محمل اور درست ہیں انعام بازی اور اشتہار فروشی اہل علم کے مناسب نہیں کسی حوالہ کو غلط ثابت کرنے والے کا میں علمی نوصحمان ہوں گا۔

محمود اقبال

حاصل پور شہر

ضلع بہاول پور

راقم مولف ان تمام اجباب کی حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے۔

اگر تم (قدمے درے

سنجھنا) اللہ کے دین کی

مدد کرے گا اور

تمہارے قدم مضبوط

کریے گا۔

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ

وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

وَيُثَبِّتْ

تعارف

اے مسلمانوں! اے پاک ستانیوں! اے میری قوم کے
 نوجوانوں! کیا تمہیں ملک جسے پاکستان کے نام سے موسوم کیا جاتا
 ہے پیارا وطن عزیز ہے؟ اگر ہے۔ تو آؤ میں تمہیں ایک بہت بڑے
 خطرے سے آگاہ کرتا ہوں۔ جس میں یہ وطن عزیز گھرا ہوا اور دوچار
 ہے اور وہ ہے اس کی آزادی کا خاتمہ بلکہ میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں
 کہ خود اس ملک کا خاتمہ کیا تمہاری غیرت یہ گوارہ کر سکتی ہے کہ کل تاریخ
 میں یہ لکھا جائے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے بڑی زبردست قربانیاں
 پیش کرنے کے بعد ایک ملک پاکستان بنایا تھا۔ جس کی خاطر اس
 مسلم قوم کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں نے اپنا سب کچھ ٹاڈا دیا تھا۔ جہاں
 ان کا ارادہ تھا کہ قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔ لیکن
 جتھوں نے اپنی نااہلی۔ جہالت کی بنا پر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ
 منافقین۔ کفار و مرتدین کی تراشی ہوئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے
 چکر میں اگر اس ملک کو چند برسوں میں ختم کر ڈالا اور روئے زمین سے
 اس کا نام تک مٹا ڈالا۔ کیا تمہیں یہ گوارہ ہے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ
 قرزند ان اسلام اور اسلام کا نام لینے والے یعنی مسلمین اور ان کا ایک
 ایک بچہ ہرگز ہرگز یہ گوارہ نہ کرے گا۔ کہ مندرجہ بالا اظہار کردہ خطرات
 عملی جامہ پہن سکیں۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دو صورتوں میں
 پہلی صورت حاکم بدین کب اور کیسے روٹا ہو سکتی ہے اور دوسری
 صورت یعنی اس خطرہ سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

اس ملک کی گاڑی سابقہ چالیس سالوں سے جس طرح چل رہی ہے۔ اگر اسے اس طرح چلنے دیا جائے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ لائی جائے اور اس طرح کافر و مرتدین کی سازشوں کو پروان چڑھنے دیا جائے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اٹھ اٹھواستہ (بغداد اور سپین جیسا ہو ہی جائے گا۔ اس کی ایک ہلکی سی ہی جھلک مشرقی پاکستان کا ۱۹۷۱ء والا المیہ ہمارے سامنے ہے۔ جس میں صرف ساڑھے چوبیس سال کے عرصے میں آدھا ملک ختم ہو گیا۔ باقی ماندہ ملک کے ختم ہونے کو میرے خیال میں کوئی مسلم اور کوئی مغیر پاکستان گوارا کرنے کو ہرگز ہرگز تیار نہ ہوگا۔ بلکہ اسی کے خلاف جہاد کرنے کے لیے ضرور تیار ہو جائے گا تاکہ وطن عزیز یہی سلامت رہ سکے۔

رہ گئی دوسری صورت ہے۔ یعنی اس ملک کا دفاع اور بچاؤ اور اس ملک کو باقی رکھنا اور اس کی آزادی کو برقرار رکھنا تو اس کے لئے ہمیں ایک جہاد کرنا ہوگا۔ جہاد کس کے خلاف اور علم کے راستے میں روڑے اٹکانے والوں کے خلاف۔ یعنی

اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں اور ناموس رسالت کے تحفظ اور ناموس صحابہ کرامؓ کی عزت و عظمت کا تحفظ ہے۔ جس میں ہماری اور پورے عالم اسلام کی بقا ہے۔ ملک کے اندرونی دشمنوں کے خلاف آستین کے ساتیوں کے خلاف یہودی سازش کے ایجنٹوں کے خلاف جو پچھلے چالیس سال سے کھل کر سامنے آچکے ہیں اور جن کی کوشش ہے کہ پوری قوم کو جاہل بنا دیا جائے۔ اور اس کی آزادی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ پس سوال یہ ہے کہ جہاد کس طرح کیا جائے۔ اس سوال کا جواب یہاں دینے کی کوشش کی گئی ہے۔

مسئلہ کاناریخی پس منظر

جس طرح یہ حقیقت ہے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ اسی طرح حقیقت ہے کہ پاکستان کے معنی کیا ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور پاکستان کا مقصد کیا؟ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ یہ نعرے پاکستان بننے سے پہلے کس لئے لگائے تھے۔؟ کیسے لگائے تھے؟ کیا پاکستان کو اسلامی مملکت بنانے کے لیے نہیں لگائے گئے تھے۔؟ جب یہ نعرے لگائے گئے تھے تو کیا ہمارے لیڈر مناقاتہ طور پر یہ نعرے لگوار ہے تھے۔؟ یا مسلمانا طور پر؟۔ آپ سب کہیں گے کہ یہ نعرے مناقاتہ طور پر نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے لگائے جا رہے تھے۔ اگر آپ اسے مناقاتہ قرار دیں تو آپ کے تمام تر بڑے لیڈر منافق ٹھہریں گے۔ اس لئے آپ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کہ نعرے مناقاتہ طور پر لگائے گئے تھے۔ بلکہ یہ نعرے سچائی کو سامنے رکھ کر لگائے۔

ہندو خیال پرستی سے ہٹنے ہوئے خالص ایمانی جذبے کے ساتھ یورپی قوم کے مسلمانوں نے یہ نعرے لگوائے تھے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ مسلمانوں نے اس اسلامی ملک کی خاطر زبردست جانی اور مالی قربانیوں کا نذرانہ پیش کیا۔ پس اگر کوئی منافق یا مرتد یا دشمن اسلام اس ملک کو اسلام کی بجائے غیر اسلام کی طرف لے جانا چاہے یا سچا ہٹا ہو یا اس کے تشخص اسلامی کو کھٹائی میں ڈالنا چاہتا ہو۔ تو ہمیں یوراحق پہنچتا ہے۔ کہ ہم اس کے خلاف جہاد کریں۔ اس کا سر

کچل دیں۔ اور منافقین اور دشمن اسلام ان کے گھر تک پہنچا دیں یا یوں کہیے
 کہ ان کو کفر کر دار تک پہنچا دیں۔ پاکستان کی اکثریت سنی مسلمین کی ہے لیکن
 ان کے ساتھ ایک حقیر سی اقلیت منافقین کی بھی پائی جاتی ہے۔ کیوں کہ
 منافقین زیادہ تر کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔ اور میں اس لیے انہوں نے
 اپنے اثر رسوخ کے ذریعے دھونس۔ دھاندلی اور جبر و تشدد کر کے اور
 سب سے بڑھ کر اپنی عیاری اور مکاری کے ذریعے ہماری قیادت کو اب
 تک باز رکھا۔ کہ وہ اس ملک میں اسلامی نظام نہ آنے دیں۔ کیوں کہ ان کو
 خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ اگر پاکستان میں اسلامی قانون آگیا۔ قرآن و سنت
 والا اسلام آگیا۔ تو منافقوں کو مزے اڑانے والے موقع نہ مل سکیں گے۔
 انہیں کرسی چھوڑنی ہوگی۔ اور ان کے اپنے تشخص کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس
 لیے انہوں نے کلیدی عہدوں پر فائز رہتے ہوئے اور بیرونی طاقتوں سے
 سارے باز کرتے ہوئے اور سب سے بڑھ کر منافقانہ رویہ اختیار کرتے
 ہوئے۔ یعنی بالفاظ دیگر جھوٹ اور فریب دہی کو اپنا شعار اور ہتھیار بنا لیا
 ہوئے۔ اس پوری مسلم قوم کو دھوکا دینے کی کوشش کی اور آج بھی
 یہ کوشش جاری ہے اور اہل اسلام کو بے وقوف بنانے کی کوشش
 کرتے رہے تاکہ یہاں کسی طرح بھی اسلام نہ آئے۔

ضروری التماس

تمام نبی آدم سے عموماً اور تمام مسلمانوں سے خصوصاً یہ دلی التماس ہے۔ کہ اگر تمہیں واقعی اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ اگر تمہیں واقعی دین اسلام سے محبت ہے۔ اگر واقعی تمہیں اس مملکت پاکستان سے محبت ہے۔ اگر واقعی تمہیں مسلمین سے محبت ہے۔ اگر واقعی تمہیں مسلمین سے محبت ہے۔ اور..... سب سے آخر میں یہ کہ اگر واقعی تمہیں مسلمانوں سے محبت اور عہد رکھی ہے۔ تو اے میرے بھائیو تم نے اس کتاب میں جو کچھ پڑھا ہے اسے زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے بھائیوں تک دینی فریضہ سمجھ کر پہنچانے کی کوشش کرو۔ تو پھر آپ اس حدیث کے مصداق بن جائیں گے **بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَاتٍ**: (ترجمہ) پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ جو ایک بھی آیت۔ واضح رہے کہ آج کل جتنا بھی خلفشار بدمذہبی۔ توڑ پھوڑ پیا ہے۔ اور گروہی لسانی مصیبتیں پھیلانی جا رہی ہیں۔ اسی ایک مسلم بھائی کو دوسرے مسلم بھائی سے لڑوایا جا رہا ہے۔ اس طرح مسلمین کو کمزور اور بدنام کیا جا رہا ہے۔ وہ رافضیت اور صرف رافضیت کی واضح طور پر آئینہ دار کا کر رہا ہے۔

نہ بھولیں کہ جو کچھ بائبلوں نے جنگ جمل کے موقع پر صدیقہ رضی اللہ عنہما کا نام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین رات رات سازش کر کے اور ان دونوں لشکروں میں گھس کر جنگ جمل برپا کرائی۔ بقیہ اسی طرح کی سازش اس دن سے آج تک یہ گروہ کرتا رہا اور آج

بھی بعینہ اسی طرز پر یہ گروہ تمام فسادات کر رہا ہے۔ پس ہماری آنکھیں کھلتی چاہئیں۔

جو جتنا زیادہ پڑھا لکھا سمجھ دار ہے۔ اس پر اتنی ہی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ قرمبا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانہ ایسا آئے گا میرے صحابہ کرام کو گالیاں دی جائیں گی۔ اس وقت ہر عالم پر فرض ہوگا۔ وہ میرے صحابہ کی سیرت بیان کرے۔ خصوصاً وہ حضرات جو قانون کے میدان میں سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ یونیورسٹی اور کالج کے پروفیسران سکولوں کے اساتذہ مدارس کے علماء اور مقررین وغیرہ پر خصوصاً اور تمام مسلمانوں اور نبی آدم پر عموماً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہر ہر ملک۔ ہر شہر، محلہ اور گلی کوچوں سے اس صلہ کو بلند کرنے اور کرانے کی حتمی المقدور کوشش کریں۔ کہ رافضیوں کو نہ صرف یہ کہ قانون کی نگاہ میں کافر و مرتد اور بدترین دشمن اسلام قرار دیا جائے۔ بلکہ عملی حیثیت سے بھی انہیں اپنی ہر سوسائٹی سے خارج کیا جائے۔ کیونکہ ایک پچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ تاکہ یہ مسلمانوں کو گندہ نہ کر سکیں جیسا کہ انہوں نے پچھلے ساڑھے تیرہ سو سال سے گندہ کر رکھا ہے اور اس طرح نہ صرف یہ کہ اسلامی معاشرہ بلکہ انسانی معاشرہ بھی برائیوں کی جڑ ہے۔

مندرجہ بالا مطالبہ جب منظور ہو جائے۔ تو ہمارے لیے دوسرا قدم یہ ہوگا کہ ہر شہر۔ گاؤں۔ محلے اور گلی کوچوں سے دوسرا مطالبہ پورے زور کے ساتھ یہ شروع کیا جائے۔ کہ میکالیانی نظام تعلیم کو ختم کر کے اسلامی نظام تعلیم نافذ کیا جائے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ

پہلے مطالبے کے بعد ہی اس دوسرے مطالبے کا نمہ آتا ہے۔
اگر ایسا ہو گیا۔ تو میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں اور خوشخبری سنا سکتا ہوں۔ کہ جن حضرات کا اظہار میں نے کتاب میں کیا ہے۔ انشاء اللہ وہ حضرات مل جائیں گے۔ آپ اپنی آزادی برقرار رکھ سکیں گے۔

اور سب سے پہلے آپ پھر ہمارا یہ ملک انشاء اللہ امن و امان چین و سکون کی زندگی کا گہوارہ بن جائیگا۔ ان تخیلات اور بطلانات کو زیادہ سے زیادہ اختیارات رسائل۔ پوسٹر۔ اور ہینڈ بولوں کے ذریعے بھی پھیلایا جائے۔ تاکہ دنیا میں رائے عامہ جلد از جلد مہوار ہو سکے۔ اور شیطان سے نجات اور چھڑکارا حاصل ہو سکے۔

منافقین اور مرتدین تو اس سے بچنے یا بھونکنے۔ انہیں ہونے دیجئے لیکن مسلمانوں سے گزارش ہے۔ کہ کتاب میں جو خیالات اور نکات پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کا انتظام کریں۔ ان کے علاوہ بھی اگر کسی مسلم کے ذہن اور علم میں کوئی اور معقول تجویز یا نقطہ ہو۔ تو اسے پہنچانے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ اس کے اگلے ایڈیشن میں انہیں داخل کتاب کر دیا جائیگا یا نئی کتاب کی صورت میں تمام مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش کی جائیگی۔

فقط والسلام!

بندۂ خدا
محمود اقبال

مقدمہ

پہلی نظر میں پاکستانی بھائیوں کے سامنے اور پھر تمام مسلم مملکتوں کے پڑھے لکھے لوگوں کے سامنے میں اپنا یہ مقالہ پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں بہت غور و فکر کے بعد جو چیز سامنے آئی ہے وہ یہ کہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ اس کی آزادی کو برقرار رکھنا ہے اس باقی ماندہ ملک کو ختم ہونے سے بچانا ہے اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کے لئے ہمیں بنیادی قدم اٹھانے پڑیں گے۔

۱۔ اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ۔

۲۔ اسلامی نظام کے راستے میں روڑے اٹکاتے والوں سے اس راستہ کو صاف کرنا۔

ایسا اس لیے کہ اسلامی نظام تعلیم آسانی اور سہولت کے ساتھ بغیر کسی مزاحمت کے نافذ ہو سکے قوم کے نو نہال ذہنی طور پر مسلم بن سکیں اور اس طرح طویل المیعاد مدت میں جا کر اس ملک میں اسلامی نظام قائم اور برپا ہو سکے گا۔ جب تک منافقین کو اس راستہ سے نہیں ہٹایا جاتا اور ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا اور اس وقت تک اس ملک میں اسلامی نظام قائم ہو جائے ایک ناممکن سی بات ہے۔

اس قسم کی چیزیں اس ملک میں کرنے کی ضرورت ہے جو اپنے آپ کو اسلامی مملکت یا مسلمین کی حکومت کہتی اور سمجھتی ہو اس کے بغیر دنیا کے کسی بھی خطے میں اسلامی نظام کا قیام ناممکن اور اسلام پر چلنا دشوار ہوگا خواہ کتنی ہی اسلامی۔ اصلاحی اور تبلیغی تحریکیں چلائی جائیں کافر سوں پر کافر نہیں

کی جائیں وعظ اور تلقین اور تقریریں کی جاتی رہیں۔

کتاب کے پہلے باب میں موجودہ ملکی حالات اور اس کا ذمہ دار کون سا ہے۔ دوسرے باب میں شیعہ کے چند بنیادی عقائد اور تیسرا باب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ تھنی کے عجیبہ نظریات اور دوسرا حصہ مسئلہ امامت کے متعلق ہے۔ چوتھا باب ماتم حرام ہونے کی دلیلیں اور ماتم اور عمر کے متعلق انبیاء کے ارشادات باب پنجم رافضیوں کی حیثیت تاریخ کے آئینہ میں باب ششم اندھی تقلید تے مسلمانوں کو کیا دیا مسلمانوں تیرا کہلوانا مسلمانوں کی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ علماء کے لیے لمحہ فکریہ۔ شیعیت کوئی مذہب نہیں ہے عیسائیوں کا قول۔ رافضیوں کے جلسے جلوسوں کا مقصد۔ متعہ اور شیعہ کے ذمہ دار افراد حضرات اور متعہ کی تعریف باب ہفتم فقہ جعفریہ۔ باب ہشتم فیصلہ آپ خود کریں اور باب نہم اہل اسلام کو مشورہ سعودی عزت حکومت سے گزارش حکومت پاکستان کو مشورہ، اہل حدیث علماء کرام اور عام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش۔ فتویٰ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا بغور مطالعہ فرمایا کر ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے گمراہ کے بارے میں آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔

محمد اقبال
حاصل پور

ہمارے سب مسائل کا حل اطاعت اللہ عزوجل و ہم تحریکیں چلائیں ہمارا کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا جب تک ہم ذہنی انقلاب لا کر اس راہ پر نہیں آئیں گے جس پر چلتے کیلئے قادر مطلق نے انسان کی تخلیق کی ہے۔

ذرائع ابلاغ و اے غیر شرعی، غیر اسلامی، مصحکہ خیر اور طنزیہ پروگرام پیش کر کے معاشرے کو بے راہ روی، تباہی اور بربادی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ چار دیواری چار دیواری کے تحفظ کو مادیت کے سمندر سے آنے والی تند تیز ہوائیں اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں سڑوں پر چادریں تو کیا ہیں گی چار دیواری میں بھی درازیں اس تیزی سے بڑھ رہی ہیں کہ معاشرے کا محل تباہ و برباد ہوتا نظر آتا ہے۔

جہاں تک نظام تعلیم کا تعلق ہے وہ غلامانہ ذہنیت کا مظہر ہے۔ تعلیمی اداروں کا تقدس پامال ہو رہا ہے تعمیر سیرت و اخلاق سے عاری نظام رائج ہے۔ انگریزوں کی طرز تعلیم کے سمندر سے مغربی ذہن لے کر لاکھوں کی تعداد میں بچوں اور چھٹیوں کا انڈیا بوا تباہ کن سیلاب ایک ہولناک غلاب کی نشاندہی کر رہا ہے مخلوط نظام تعلیم نے جو معاشرے کا جلیہ لگانا شروع کیا ہے وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ مختصر یہ کہ جن بے راہ رویوں، بد کرداریوں اور سرکشوں کی وجہ سے قوم نوح، قوم لوط، قوم عاد و ثمود، قوم شعیب اور بنی اسرائیل کو فردا فردا تباہ کیا تھا۔ وہ تمام برائیاں ہم میں اجتماعی طور پر موجود ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے نازک موقع پر کیا ہو سکتا ہے؟ اور کیا کیا جا سکتا ہے؟ تو اس کا جواب مختصر تو صرف اتنا ہے کہ پہلی فرصت میں جلد از جلد اسلامی نظام تعلیم کو نافذ کیا جائے اس کو ترتیب دینا شروع کیا جائے۔ خواہ منافقوں کو کتا ہی گراں اور ناگوار ہی کیوں نہ گذرے کیونکہ یہ منافقین دراصل اسلام کے بدترین دشمن ہیں یہ تو کبھی نہ چاہیں گے کہ اس ملک میں یا دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک میں اسلام آئے یا اسلام کا نام لے کر یہ ملک باقی رہے۔ پس انہیں دیکھ لیجئے لیکن ہمیں ہر حال اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔ اور اگر اب منافقین کا گروہ اس سلسلہ

میں کچھ رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے تو پھر اس کا واحد اور آخری علاج یہی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ اس کو اقلیت قرار دے کر الگ کر دیا جائے یا پھر کم از کم اس ملک پاکستان کیلئے مہیگانہ وغیرہ ملکی قرار دے دیا جائے تاکہ اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں مزید روڑے نہ اٹکاسکے۔

ملک میں جب بھی اسلامی نظام تعلیم کا سوال اٹھایا گیا۔ تو منافقین کے اس ٹوٹے نے ہمیشہ اس کی کھل کر یا چھپ کر۔ بالواسطہ یا بلاواسطہ ہر حال کسی نہ کسی طرح مخالفت ضرور کی۔ اور ہمیشہ اس راستہ میں اڑے آیا۔ اس ملک کو بغداد اور اسپین کے طرز پر ختم کرنے کی جو سازش چل رہی ہے اور جس میں اسلام دشمن عناصر باہر سے کثیر تعداد اور مقدار میں اسلحہ پارہ و ملک میں خفیہ درآمد کر رہے ہیں۔ کئی دفعہ سرحد پر پکڑ لیا گیا یہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ شہر لیتل جیا اسمبلی میں پیش کیا گیا تو کس انداز کے ساتھ ٹانے کی کوشش کی گئی اس سے پہلے اپنے آپکو اجتماعی حیثیت سے زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر کر مرتدین کے زمرے میں داخل ہوتا۔ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

مختصر یہ کہ اگر پچھلے چالیس سال تاریخی تجزیہ کیا جائے تو اس منافقین کے گروہ نے ہر ہر قدم پر اسلام کی راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش کیں۔ پس آخر یہ یا جائزہ اسلام دشمن کوششیں کب تک اس پاک سرزمین پر چلتی رہیں گی؟ آخر کب تک ان ناپاک کوششوں کا خاتمہ ہوگا؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ ...؟

بے شمار واقعات کے علاوہ عالم اسلام کی سب سے بڑی ریاست مملکت خداداد پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے والا آغا محمد یحییٰ خاں قزلباش بھی ایرانی نسل شیعہ ہی تھا۔ ۶ مارچ ۱۹۷۱ء کو یحییٰ خاں نے شہنشاہ ایران (شیعہ) اور ایرانی وزیر خارجہ کے ساتھ ڈھاکہ پہنچ کر شیخ مجیب کے ساتھ جو بند کم سے

میں ملاقات کی تھی اسے تمام محب وطن سیاسی رہنماؤں ملکی اور غیر ملکی اخبارات نے سخت تشویش کا قرار دیا تھا۔ ۱۶ دسمبر پاکستان کی تاریخ کا سیاہ ترین دن تھا جس دن عالم اسلام کے ساتھ ہمیشہ عداوت کرنے والے ٹولہ کے اس ایجنٹ کھلی خاں (شیخ) نے دنیا کی بہادر ترین فوج کے نوے ہزار مجاہدوں کو بیڑیاں پہنوا کر تاریخ اسلام کے زریں اوراق پر سیاہی پھیر دی جس نے خود کو سیاہی کہتے کہتے نامردوں کی طرح ہتھیار ڈالنے کا حکم دیکر مسلمانوں کی شجاعت پر ایسا داغ لگایا جسے دھونے کیلئے بحر ہند کا پانی ناکافی ہے یہی وہ منحوس وقت تھا جس دن بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کو کافروں سے یہ طعنہ سننا پڑا کہ مکہ اور مدینہ والے ہار گئے کچھ لوگ کہتے ہیں وہ بیہوش تھا۔ واقعات کہتے ہیں وہ عالم مستی میں بھی ہوش کی باتیں کیا کرتا تھا۔ واقعات اس کے گواہ ہیں ہیں کہ کھلی خاں ایک مصنوعی جنگ لڑ کر مشرقی پاکستان بھارت کے حوالے کرنا چاہتا تھا اور اس نے ایسا ہی کیا۔ بیرونی ممالک میں پاکستان پر دو طوائفوں کی حکومت جیسی فحش کتابیں شائع ہوتی رہیں اور گانے والیوں کو تاج پہتار ہا شاید کوئی کہنے کی جسارت کرے مشرقی پاکستان کی شکست فوجی نہیں سیاسی تھی تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ اگر ہمارا کمانڈر نوے ہزار فوجی جوانوں کو ہتھیار ڈالنے کا حکم دے اور اپنے پیٹول ڈھاکہ کے بیٹین میدان میں دشمن کو سلامی کے ساتھ پیش کرے اور اپنی پوری فوج کو ہتھیار زمین پر رکھ کر دشمن کے کمانڈر کو سلامی پیش کرنے کو کہے اگر سینہ کے میڈل اور کتھنوں کے رینک آمار دیئے جائیں پاکستانی جھنڈا اترے اور ذلیل ہوتا دیکھا جائے اگر دشمن کا کمانڈر ہماری فوج کو سر جھکانے کا حکم دے اور تعظیم ہو اگر اسے فوجی شکست نہیں کہتے تو کیا مذاکرات کی میز پر بیٹھ کر ملک ہارنے کو فوجی شکست کہتے ہیں؟

جزل نیاز کی کو ہتھیار ڈالنے کا حکم خود کھلی خاں نے اسلام آباد سے بھیجا تھا اور مٹی بنگلہ دیش کی تحصیلوری خود کھلی خاں نے اپنی سرپرستی میں تیار کر والی تھلہ پاکستان

میں اس وقت سب سے زیادہ با اختیار اور فوج کا کمانڈر انچیف یحییٰ خاں ہی تھے اسے کا
اس پر غداری کا مقدمہ چلنا اور اسے فائرنگ اسکو اڈ کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا۔
اگر اس شکست کو سیاسی شکست کا نام بھی دیا جائے تو پھر بھی تمام تر ذمہ داری
یحییٰ خاں پر ہی آتی ہے کیوں کہ وہ اس وقت نہ صرف فوج کا سربراہ تھا بلکہ ملک کا
صدر بھی تھا۔

اس المیے کے رونما ہونے کے بعد پاکستان کے اخبارات میں ایک شور
اٹھا اخبارات و جرائد نے یحییٰ خاں اور اس کے حواریوں کی کارستانیوں سے اپنے
صفحات سیاہ کرنے شروع کر دیئے وہ شہزادی اور عیاشی تھا بد کردار تھا اور غدار
تھا اس نے اپنے محلِ عیاشی کا اڈا بنا لیا تھا وہ ہر روز ہیزل رانی اور نور جہاں
(شیخہ) کی زلفوں سے کھیلتا کرتا تھا اس نے پوری قوم سے غداری کی تھی ہم اس
کا بدلہ ضرور لیں گے۔ اسے اس کے ظلم کا مزا چکھائیں گے۔ بعد کے حالات گواہ
ہیں کہ ہوا کچھ بھی نہیں صحافیوں کی مصلحت پرستی نے قوم کا بیڑا غرق کرنے میں سب
سے اہم رول ادا کیا۔ پاکستانی صحافت کی یہ روایت رہی ہے کہ ہر جانے والے کو
چھتر روز گالیاں دیں پھر فوراً ہی آتے والے کی قصیدہ خوانی اور مدح سرائی
شروع کر دی اس طرح صحافت نہ کسی جانے والے کا کچھ بگاڑ سکی ہے نہ ہی کسی
آنے والے کو سیدھا راستہ دکھا سکی۔ بعد میں قائم ہونے والی بھٹو حکومت نے
ملک ٹوٹنے کے اسباب و عوامل معلوم کرنے کیلئے جموڈالرحمن کمیشن قائم کیا
لیکن اسکی رپورٹ آج تک منظر عام پر نہ آئی اگر بقول ارباب اقتدار اس کا مکمل
طور پر منظر عام پر آتا ملکی مفاد کے خلاف تھا تو اس کے ان حصوں کو تو منظر
عام پر لانا عین قومی مفاد میں تھا جس میں بحرموں کی تشاندھی کی گئی تھی۔ ان
قومی غداروں کو تختہ دار پر لٹکانے کی ذمہ داری بھٹو حکومت پر تھی ان قومی
غداروں سے جیتیم پوشی کرنے میں بھٹو حکومت کی سوائے اس کے کوئی مجبوری
نظر نہیں آتی کہ وہ اس سانحہ میں خود اہم کردار تھا اور اس کی بیوی کے ایرانی

تسل شیعہ ہونے کی وجہ سے ایران سے قومی تعلقات تھے۔ اس سانحہ کے گزرنے کے بعد ۱۵ سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے مگر اسکے باوجود قوم نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا آج پھر وہی حال ہے سینما آباد ہیں ویسی آرچل رہے ہیں شراب خانوں میں چہل پہل ہے عیاشی کے اڈوں پر چرائیاں ہے ہم پی رہے اور پلارے ہیں جنہیں کہ اپنی بربادی کا غم بھلانے کی کوشش کر رہے ہیں یا آنے والے طوفان سے آنکھیں چیل رہے ہیں جو ایک بار پھر اپنے اندر تباہی و بربیت کا سامان لیکر آئیگا میر جعفر میر صادق اور سبھی تان کی ذریت ایک بار پھر پاکستان کے کٹڑے کرنے کیلئے گھات لگائے بیٹھی ہے آج بھی امام باڑوں میں پاکستان کی فوجی چھانویوں سے زیادہ اسلحہ موجود ہے۔ کوئٹہ کراچی اور پانچواہ کے واقعات آنوالے وقت کا سنگل ہے۔ ایران میں خمینی انقلاب کے بعد سے ہمارے ملک میں نفاذ فقہ جعفریہ کے نام پر جو کھیل کھیلا جا رہا ہے اس پر اہلسنت کے محب وطن افراد اور انتظامیہ کی آنکھیں اب کھل جانی چاہئیں یہی وجہ تھی کہ سانحہ کوئٹہ کے بعد پاکستان کے وفاقی وزیر داخلہ کو اپنی سینٹ کی تقریر میں کھلے الفاظ میں کہا پڑا کہ حکومت کے پاس اس بات کا واضح ثبوت موجود ہے کہ پاکستان کے شیعہ کو غیر ملکی امداد مل رہی ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور نے ۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء لکھا کہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انتظامیہ کسی قسم کی کارروائی کرتے سے کیوں قاصر ہے؟ اس کا جواب تو انتظامیہ کے سرکردہ افراد ہی دے سکتے ہیں تاہم اہلسنت کے تمام گروہوں (دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث) کو اب بیدار ہو کر غفلت اور سستی کی چادر کو اتارنا ہوگا تاکہ متفقہ طور پر پاکستان میں ایرانی انقلاب کا راستہ روکا جاسکے اور اس باقی ماندہ پاکستان کو تباہ کرنے کیلئے جو سازشیں ہو رہی ہیں ان کا ہر محاذ پر موثر سدباب ممکن ہو سکے۔

ایران میں تھیتی انقلاب کے بعد پاکستانی شیعوں کو جو ایرانی ایڈ اور گائیڈ لائن ملنا شروع ہوئی ہے اس کی وجہ سے عالم اسلام کے ساتھ مسلسل تدارکی کرنے والا گروہ پاکستان میں بھی اقتدار حاصل کرنے کیلئے ہرجائے اور زاجائے ذرائع استعمال کرنے کیلئے تیار ہے تاکہ پاکستان کو بھی شیعہ ٹیڈ بنا دیا جائے اس مقصد کے حصول کیلئے یہ گروہ اہلسنت کے

درمیان موجودہ فروری اختلافات کو اچھال کر آپس میں دست و گریبان کرنا چاہتا ہے تاکہ خود اقتدار تک پہنچنا آسان ہو جائے۔ پاکستان کے حالات اس بات کے گواہ ہیں کہ ایران میں خمینی انقلاب سے لے کر آج تک اس مقصد کے لئے کمر و طرہوں روپیہ دیوبندی-بریلوی اور اہلحدیث کو لڑانے کے لئے تقسیم کیا گیا ہے اہلسنت کے تمام گروہوں کو اس قسم کے ہتھکنڈوں سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے اگر اس باقی ماندہ پاکستان کو محفوظ اور مضبوط دیکھنا مقصود ہے اور اس کے لیے کسی گستاخ رسول اور دشمن صحابہ اور دشمن اہلسنت کو پاکستان میں حکمران بن کر اسے مزید نقصان پہنچانے کی سائنس کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے۔ تو اس کے لیے تمہیں سیاست میں نظریہ پاکستان کو ملتے والے نیک سیرت افراد کو آگے لانا ہوگا ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہوگی، آج ہمارے ہاں سیاست کو منفی چیز سمجھا جانے لگا ہے نیک لوگوں میں یہ احساس ہی ختم ہو گیا ہے۔ کہ حکومت کرنا ان کا بھی حق ہے۔ بلکہ مذہبی رہنما خود سلطانی کو شیطان سے تعبیر کرتے پھرتے ہیں اور صرف مسجد کے کونے میں بیٹھ کر نماز اور تسبیح کر لینے کو ہی دین کی معراج قرار دیتے ہیں یہ مذہبی رہنما ڈول کی تنگ نظری کا نتیجہ ہی ہے کہ آج حکومت پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہے جن کا کوئی اصول نہیں۔ سوائے دولت اور اقتدار کے حصول کے ان کی زندگی کا کوئی اور مقصد نہیں ان دو چیزوں کے حصول کے لئے وہ جائز ناجائز سب کچھ کر گزرتے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں اس لیے ملک میں فحاشی-بدعتوائی-غندہ گردی-چوری ڈاکے زنا جیسے جرائم دن بدن ترقی کرتے جاتے ہیں کیونکہ اقتدار میں شامل بیشمار لوگ اور بااثر افراد ایسے جرائم پیشہ لوگوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ لیکن تعداد تکریم کے فضل و کرم سے پاکستانی معاشرہ میں دیانت دار اور صاحب کردار لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے مگر یہ لوگ بکھرے ہوئے اور شرافت کی وجہ سے اور اقتدار سے دور ہونے کی وجہ سے مار کھا رہے ہیں۔ اگر ان افراد کی حوصلہ افزائی کی جائے اور یہ لوگ منظم ہو کر آگے بڑھیں تو آج بھی ملک کی کابلیٹ سکے۔ ہیں اور قوم کو دولت اور اقتدار کی بوس سے ہٹا کر اعلیٰ مقصد

حیات یعنی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عوذ نمودی کی طرف مائل کر سکتے ہیں یہی وہ روح تھی جو رسولِ خدا نبی کریمؐ نے صحابہ کرامؓ میں پھونک دی تھی اس نے اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی!

ماضی کے ناقابلِ تردید تاریخی حقائق کی روشنی میں

فیصلہ آپ کے گروں!...

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کراچی اور کراچی میں غیر قانونی طور پر مقیم ۵ لاکھ سے زائد ایرانی کیا کر رہے ہیں؟ ۱۹۸۵ء میں ایک شیعہ لڑکی بئنری زیدی کے منی بس کے حادثہ میں ہلاک ہونے کے بعد شیعہ دہشت پسندوں نے ایرانی پاسداروں کی حمایت کے بل بوتے بڑے وسیع پیمانے پر بیٹھانوں کی ونگیوں، بسوں اور دیگر اہلک کوتاہ کرنے کی ابتداء کیوں کی؟

قیامِ پاکستان سے لیکر ۱۹۸۵ء تک کراچی میں اسلامی اہوت اور بھائی چارہ کے تحت زندگی گزارنے والوں کے درمیان نفرتوں کا بیج کس نے کیوں بویا ہے؟ ۱۹۸۵ء سے شروع ہو کر فائرنگ کرنے اور دہشت گردی پھیلانے والوں کا تعلق یا تو ایرانی پاسداران سے ہے یا پارچنیا کی شیوا آبادی سے دونوں قوموں کے شیعہ مل کر کراچی میں قومیت کی فضا کیوں ابحار رہے ہیں؟

ہر سال پاکستان کے ہر شہر میں محرم کے جلوس نکال کر لاء اینڈ آرڈر کے مسائل کون پیدا کرتا ہے؟ ایک اقلیت کے ایسے جذبات کی تسکین اجن کی ان کی حقہ میں بھی کوئی اہمیت نہیں) اور گھوڑے کے تقدس کے لئے ہمیشہ اکثریت کے جذبات اور خون سے ہوئی کیوں کھلی جاتی ہے؟ ایرانی انقلاب کے بعد اس میں کتنی تیزی آئی اور کیوں؟ اگر یہ جلوس مذہب کا حصہ ہیں تو ایران میں کیوں نہیں نکالے جاتے جو کہ شیعہ اسٹیٹ ہے؟ دنیا بھر کے مسلمانوں کے نزدیک حج ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے جس کی ادائیگی کے لیے لاکھوں انسان ہزاروں میل کا سفر

طے کر کے بیت اللہ آتے ہیں وہ ایام حج میں خاموش اور سکون و دل چمی سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور اسکی رحمتوں اور برکتوں کے طالب ہوتے ہیں۔ تمام افراد امن و سکون کی فضا میں اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں گذشتہ چھ سال سے اس پر سکون فضا کو ہنگامے کر کے زبر آلود کرنے والے کون ہیں؟ لیپان کی مسلم آبادی پر شیعہ ملیشیا کب سے مظالم ڈھارہی ہے اور کیوں؟ شام میں شیعہ کس طرح اہلسنت کی اہلک کو تباہ پر باد کر کے ان کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں؟
 خبردار:-

جو قوم اپنی تاریخ فراموش کر دیتی ہے اس کا جغرافیہ اسے فراموش کر دیتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفتہ روزہ

خبر نبویہ

حاصل پور میں
 قون ۲۹
 سے حاصل
 سنی میوزیم کی سرپرستی کریں

پرچہ گھریا دفتر پہنچانے کا انتظام ہے

مذہب شیعہ کے چند بنیادی عقائد

معزز ناظرین اس باب میں مذہب شیعہ کے چند بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ عبادات کا بغور مطالعہ فرما کر آپ کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ کیا یہ فرقہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتا ہے اور دائرہ اسلام میں شامل رہ سکتا ہے؟
 قارئین محترم انسان پرستی شیعہ مذہب کی بنیاد ہے بارہ اماموں کو خدائی اختیارات دینا۔ سادات کی اس فضیلت بیان کرنا اور اعمال صالح سے یکدم چشم پوشی مذہب شیعہ میں عبادت کون سی ہے؟ گالی دینا (تبرا) جھوٹ بولنا (تقیما) متنازعہ (زنا) کرنا زیادہ سے زیادہ تعزیرے نکالنا۔ ماتم کرنا۔ مجالس منعقد کروانا شیعوں کی اصل عداوت قرآن کریم سے ظاہر ہے جس مذہب کی بنیاد ابن سبا اور اس کی ذریت ڈال رہے تھے۔ قرآن کریم اس کی مزاحمت کر رہا ہے جس سے مذہب شیعہ کا گھر زندہ بالکل مٹا جاتا ہے۔

ایران میں خمینی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اس ضرورت کا شدت سے احساس ہوا کہ اہلسنت والجماعت کے سامنے اختصار کے ساتھ مذہب شیعہ کا تعارف کرایا جائے تاکہ سنیوں میں خمینی کے برپا کردہ انقلاب کی فوج سے جو غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں ان کا ازالہ ہو بیت سے سادہ لوح نادان مسلمان محض کم علمی کی بنیاد پر شیعوں کو اسلام فرقہ تصور کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہر تہے ہیں جس کی بناء پر بے پناہ مفساد پیدا ہوتے

ہیں۔ حالانکہ علماء اہل امت کے نزدیک شیعوں کا کفر مسلمہ ہے لیکن عوام الناس اس سے بے خبر ہیں کیوں کہ اس ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے اور اس باب کے ذریعے شیعوں کے بنیادی عقائد سے اٹھایا گیا ہے۔

امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد اہلسنت والجماعت کو مذہبِ شیعہ کی حقیقت معلوم کرنے میں دقت نہ ہوگی۔ جو اس کتاب کی اشاعت کا بڑا مقصد ہے۔ حتیٰ تعالیٰ سے قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین۔

محمود اقبال

حاصل پور شہر

مختصر مگر جامعہ معلومات پر مبنی کتابچہ
شیعہ مذہب کی کتابوں کی روشنی میں

شیعہ حضرات کی اسلام سے

ہر سنی مسلمان کے مطالعہ کے لیے ضروری
کو ان کی اسلام دشمنی کا ثبوت مل سکے۔ قیمت ۱۵ روپے

فون ۷۹۱
سستی نیوز اینڈ پبلسٹی حاصلی پور

عقائدِ شیعہ

اب ان مسائل کے لئے کتبِ شیعہ کا حوالہ اور ان کتب کی عبادات کے ترجمے پیش کئے جاتے ہیں جنہیں حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ذریعہ ہدایت بنائے خدا کرے کہ شیعہ اس کتاب کو دیکھ کر اصل حقیقت سے واقف ہو جائیں اور اس بات کو سمجھ لیں کہ ایسے بے بنیاد مذہب کا نتیجہ سوائے دنیا کے رسوائی اور آخرت کے عذاب کے کچھ نہیں۔

۱۔ قرآن مجید محرف ہے :- تحریف قرآن کے سلسلہ میں (بمصدق القرآن: انا للہ لھا قفون) میں اس قرآن کا محافظ ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کو (نعموہ باللہ) جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جو قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا وہ سترہ ہزار آیت کا تھا۔ (اصول کافی ص ۶۷)

اور ظاہر ہے موجودہ قرآن ۶۶۶۶ آیت کا ہے جو ایک تہائی کے قریب بنا

۲۔ تفسیر :- جھوٹ بولنا جو تمام مذاہب میں بدترین گناہ ہے تمام دنیا کے عقل مند لوگوں نے بھی اس کو سخت ترین عیب مانا ہے مذہبِ شیعہ نے اس کو اعلیٰ ترین عبادت قرار دیا ہے دین کے دس حصے بتلائے ہیں۔ ان میں نو حصے جھوٹ بولنے میں ہے۔ جو جھوٹ نہ بولے اس کو بے دین ویلے ایمان کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنا خدا کا دین بتایا گیا ہے۔ انبیاءِ دائمہ کا دین کہا گیا ہے۔ (اسرارۃ المؤمنین ص ۱۷۷)

ابنِ زبیرؓ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصہ تفسیر میں ہے اور جو تفسیر نہ کرے

وہ بے دین ہے تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے اذہن اور نوزوں مسخ کرنے کے۔
 ۳۔ کتمان :- دنیا کا ہر مذہب خواہ کیسا ہی برا کیوں نہ ہو اپنے کو کسی سے
 چھپاتا نہیں ہے۔ لیکن یہ واحد مذہب کہا جاتا ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے
 چھپاتا ہے اس کو کتمان کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا جاتا ہے۔ کتمان کے معنی چھپانے
 اور ظاہر نہ کرنے کے ہیں۔ رافضیت کی دو بنیادیں ہی بتا دیتی ہیں کہ یہ محض ایک
 سازش ہے اور کچھ نہیں مذہب شیعہ میں اپنی دین چھپانے کی بڑی تاکید ہے اور
 دین کے ظاہر کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ (اصول کافی ص ۲۵۸ پر ہے)

سیمان بن خالد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
 تحقیق تم لوگ اپنے دین پر سوچو جو اس کو چھپانے کا اللہ کو عزت دے گا اور
 جو اس کو ظاہر کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔

۴۔ متعہ :- یعنی زنا کاری کو یہ نماز۔ روزہ اور حج سے بھی افضل
 عبادت مانتے ہیں جو جتنی زیادہ زنا کاری کرے (متعہ) اس کا اتنا ہی زیادہ
 رتبہ بڑھتا جاتا ہے یعنی ایسا کر کے وہ بتدریج سیدنا حسینؑ بن حسنؑ علیؑ
 اور نبی کریمؐ کے درجے پہنچ سکتا ہے۔ دراصل یہ بتوہی کاراقتی عقیدہ ہے جس
 نے مسلم سوسائٹی میں چپکے جانے کو رواج دیا اور نہ مسلم سوسائٹی چپکے خانے
 کے مفہوم سے نا آشنا ہوتی صرف یہی نہیں بلکہ اس حرام کاری کے راستہ سے اس
 کو بہانہ بنا کر نوٹدی اور بیگمات وغیرہ کی شکل میں مسلمان کے امراء کے طبقوں میں
 اتھیں نفوذ کیا اور اتھیں اسلام سے برگشتہ کیا۔ آپ اس حقیقت سے اچھی طرح
 واقف ہیں کہ مسلم حکومتوں کا زوال زیادہ تر عیاشی کی بنا پر ہوا ہے لیکن آپ نے
 کبھی غور فرمایا کہ اس مسلم عیاشی کو لانے والے اور عمائدین حکومت میں اس کا
 نفوذ کرنے والا کون تھا اور ہے؟ یہ دراصل یہی سبائی ٹولہ جو متعہ کے ذریعے
 ان میں داخل ہوا اور ہر مذہب سے لیکن اس پر بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں تو افسوس کہ
 کا مقام ہے۔ (فروع کافی جلد دوم ص ۱۹۸ میں ہے)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں نے زنا کی ہے مجھے پاک کر دیجئے حضرت عمرؓ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس کی اطلاع امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو کی گئی تو انہوں نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کی تھی اس عورت نے کہا میں جنگلی گئی تھی وہاں مجھ کو سخت پیاس معلوم ہوئی ایک اسیڑی سے میں پانی مانگا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر ایک شہر پر کہیں اس کو اپنے اوپر قابو دوں جب مجھ کو پیاس نے بہت مجبور کیا اور مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہوا تو میں راضی ہو گئی اس نے مجھے پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دیدیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو قسم رب کعبہ کی نکاح ہے۔

دیکھیے اس روایت کے مطابق زنا کا وجود دنیا سے اٹھ گیا بازاروں میں جس زنا کار تکاب ہوتا ہے اس میں عورت و مرد باہم راضی ہو جاتے ہیں یہاں اگر پانی پلایا گیا تو وہاں اس سے بڑھ کر روپیہ دیا جاتا ہے گواہ اور بیعت نکاح کی شرط نہ یہاں ہے نہ وہاں۔ شایاش۔
منظور ہے کہ سیم خوں کا وہ حال ہو

غریب وہ چاہئے کہ زنا بھی حلال ہو

۴۴۔ صحابہ کرام پر تبرائے۔ یہ کسی سے دیکھی چھپی چیز نہیں ہے صحابہ کرام نے اس بات کو امت مسلمہ کی اہل بیت ہر ایک پر تبرائے بھیجے ہیں کسی کو نہیں چھپا۔ غور کا مقام ہے عاشورہ کے جلوسوں میں اور مجلسوں میں یہ اہل بیت کی جیسے عزتی کرتے ہیں ماتم اور نوح کے ذریعے جسے اسلام نے حرام کیا ہے۔ اور ان کا نام لے نے کر ان کی پتہ بیان کرتے ہیں وہ بتا کسی طرح نہیں ہے۔ عیسائے اطلاق کے پہلوؤں، مجسموں اور اسلام کے نمونوں کو

تبرائے کی آتشخویک اور سیدہ ہرمتی کے مترادف ہے۔

اجاب القلوب ص ۴۲ ج ۲ میں مجلسی صاحب نے اپنے اسحاق علی بن ابراہیم اور عیاشی کی روایت سے یہ کہانی بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ کو رازداری کے ساتھ بتلایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مجھے بتلایا ہے کہ میرے بعد ابوبکرؓ ظالمانہ طور پر خلیفہ ہو جائیں گے اور اس کے بعد عمرؓ تمہارے والد خلیفہ ہوں گے اور آپؐ نے تاکید کی تھی کہ وہ راز کی بات کسی کو نہ بتلائیں۔ لیکن حفصہؓ نے عائشہؓ سے ذکر کر دیا۔ انہوں نے اپنے والد ابوبکرؓ کو بتلایا۔ انہوں نے عمرؓ سے کہا حفصہؓ نے عائشہؓ کو یہ بات بتلائی ہے۔ انہوں نے اپنی بیٹی حفصہ سے پوچھا اس نے پہلے تو بتلانا چاہا لیکن آخر میں بتلادیا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات مجھے بتائی تھی۔ آگے مجلسی لکھتا ہے۔

پس ان دونوں منافقوں (ابوبکرؓ	پس آں دو منافق و آں
و عمرؓ) اور دونوں منافقات (عائشہؓ	دو منافقہ جا یکدیگر اتفاق
و حفصہؓ) نے اس بارے میں اتفاق	کوردند کہ آنحضرتؐ را بہ
کر لیا کہ آنحضرتؐ کو زہر دے کر	زہر شہید کنند
شہید کر دیا جائے۔	

واقعہ یہ ہے کہ ان خرافات کا پڑھنا اور لکھنا بڑا اذیت ناک اور تکلیف دہ کام ہے لیکن ناواقف اہل سنت کو شیعیت کی حقیقت اور شیعہ عقائد اور نظریات سے واقف کرانا اپنا فرض سمجھ کر یہ تکلیف برداشت کی جا رہی ہے۔

۵۔ ملائکہ پر ایمان :- جبرائیلؑ کو غاصب قرار دیا کیوں کہ آپؐ نبوت کی وحی علیؑ کی بجائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لے گئے۔

تذکرہ الائمہ ص ۶۳ طبع جدید۔ اور لہذا جلد دوم ص ۲۳۷ طبع جدید

۱۱۔ مسئلہ بداعو :- یہ نعوذ باللہ اللہ کو اس مسئلہ کی بناء پر ضعیف دار ٹھہراتے ہیں۔ خدا کی عبادت کا حق یوں پورا ہوتا ہے کہ اسے جاہل ساز لیا

جائے۔ اور خدا نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس سے بداء کا اقرار نہ لیا ہو یعنی جب وہ خدا کو جاہل ہونے کا اقرار کرتا ہے تب اسے نبی بنایا جاتا ہے۔ استغفر اللہ
شیعہ مذہب میں عقیدہ بداء سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔

(امول کافی ص ۸۵-۸۴)

۷۔ شیعہ حضرات کا کلمہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول

(حوالہ رہنمائے استاذہ ص ۲۵۵ اول ایڈیشن)

و حلیفۃ بلا فصل

۸۔ ایرانی شیعوں کا کلمہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ۔

(حوالہ از ماہنامہ وحدت اسلامی تہران ۱۹۸۴ء)

معزز ناظرین اس باب میں شیعہ کے چند بنیادی عقائد اختصار کے ساتھ پیش کئے ہیں جس میں قرآن پاک سے انکاری۔ تفسیر۔ کتمان۔ متعہ۔ صحابہ کرامؓ پر تبرؤ۔ ملائکہ پر ایمان۔ مشدیدا اور شیعہ کا کلمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ان کے بنیادی عقائد کے بارے میں شیعوں کے بنیادی عقائد کے کتابچے تحریر ہو چکے ہیں۔ ایرانی انقلاب اور خمینی میں بھی ان کے بنیادی عقائد بتلائے گئے ہیں۔ آئندہ کسی تصنیف میں ان کے کفریہ عقائد پر تفصیلاً روشنی ڈالی جائے گی۔

خمینی کے غلط نظریات

قارئین :- آپ سوال کریں گے کہ اس باب کا اضافہ کیوں کیا گیا؟
خمینی جس کو نام نہاد مسلمان اپنے قائد اور مذہبی امام سمجھتے ہیں۔ اور
اس کے ایرانی انقلاب کو اسلامی اور خالصاً اسلامی نظام کا نام دیتے
ہیں۔ حالانکہ یہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ خمینی کا دور ہلا کو اور
چینگیز خاں سے کسی طور کم نہیں۔ اسی طرح خمینی نے اول سنی مسلمانوں کو بہت
زیادہ نقصان پہنچایا۔ حق اور حق کہنے والوں کا نام تک نہیں چھوڑا بلکہ اپنے
تمام دشمنوں کا بیج ختم کر دیا۔ یہ تو بخوار کھیر یا ہے۔ جس نے امت مسلمہ
کو تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ ذی الحجہ ۱۹۸۷ء میں ہونے والے واقعات
کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ہمارے ایمان کے مراکز مراد مکتہ المکرمہ
اور مدینہ المنورہ میں مظاہرہ کر کے ابراہیم کی صف میں شامل ہو گیا۔
اور پوری امت مسلمہ کو تڑپا دیا۔ اور اپنے کفر کو آشکار کر دیا۔ خمینی
نے جو اپنا کتب میں تحریر کیا ہے۔ اسے پڑھتے ہوئے بھی بڑی شرم اور
ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے اور قوتِ ایمانی ابھر پڑتی ہے۔ ایسے الفاظ
پیغمبر اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں ایک کمزور
مسلمان بھی سن کر چپ نہیں رہ سکتا۔

اور ایک دشمنِ اسلام پیغمبرِ دو عالم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے بارے میں ایسے الفاظ نریان پر لانے سے دریغ کرتا ہے۔

تو اب میں خمینی کی کتب کے چند حوالہ جات اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ ورنہ میگزینوں کے حوالہ جات خمینی کے ایسے غلیظ اور یہودہ ہیں جن کو تحریر کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہوں۔ یہ حوالہ جات بھی اس لیے تحریر کر رہا ہوں کہ امت مسلمہ کو خمینی کے عقائد سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کو دھوکا نہ دیا جائے۔ مسلمان کسی ایسے کو اپنے قائد اور امام نہیں مانتے جو خدا کا خدا کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابہ اور خدا کی کتاب یعنی (قرآن مجید) کا اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب (احادیث) کا دشمن ہو۔

آئمہ کواہم کے بارے میں خمینی کے عقائد کائنات کے ذرہ ذرہ پر آئمہ کی تکوینی حکومت "الحکومة الاسلامیة" میں "الوالدیة التکوینیة" کے زیر عنوان خمینی جتنے تحریر فرمایا ہے۔

فان لله ماء مقاما محمودا	امام کو وہ مقام محمود اور وہ
ودرجة سامية وخلافة	بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت
تکوینیة تصفیع لولایتها	حاصل ہوتی ہے۔ کہ کائنات کا
وسطرہا تھا جمیع	ذرہ ذرہ اس کے حکم و
(ذرات الکلون ص ۵۲)	اقتدار کے سامنے سرنگوں
	اور تابع فرمان ہوتا ہے۔

آئمہ کا مقام ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین سے بالاتر ہے

اسی عنوان "الوالدیة التکوینیة" کے تحت اور اسی سلسلہ کلام میں

خمینی آگے کہتا ہے۔

اور چارے مذہب (شیعہ

وان من هنوریات

بَدِّصِنَانِ لَا تُمْتَنَّا مَقَامًا
لَا يَلِيقُهُ مَلَكٌ مَقْرُبٌ وَلَا
نَبِيٌّ مُرْسَلٌ -

اشاعرشیہ کے ضروری
اور بنیادی عقائد میں سے
یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے
آئمہ معصومین کو وہ مقام

۵۳

و مرتبہ حاصل ہے جیسی
ملک کوئی مقرب فرشتہ اور
نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

فاطمین - آپ اندازہ لگائیں کہ ایسا شخص اسلامی انقلاب لا
سکتا ہے۔ جو انبیاء اور صحابہ کا دشمن ہو۔ بلکہ وہ خود ساختہ اسلام نافذ کر
سکتا ہے۔

آئمہ کرام اس عالم کی تخلیق سے پہلے انوار و
تجلیات تھے جو عرش الہی کو محیط تھے۔
ان کے درجہ اور مقام مقرب کو الہ
کے سوا کوئی نہیں جانتا

اسی عنوان ”اولادۃ ائمتکومینہ“ کے تحت اسی سلسلہ کلام میں
آگے چینی تے لکھا ہے۔

و بموجب ما لدنیامن
اسوایات و الاحادیث
فان الرسول الاعظم
(ص) و الائمه (ع) کانوا
قبل هذا القانم انواراً
فجعلهم الله بعد منہ

اور جو روایات و احادیث
(یعنی شیعی روایات و احادیث)
ہمارے سامنے ہیں۔ ان
سے ثابت ہوتا ہے کہ
رسول اعظم اور آئمہ
اسد عالم کے وجود میں

محمد قین وجعل لہم
من المنزلة والذلفی
آنے سے پہلے انوار و تجلیات
تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان
کو وہ مرتبہ اور مقام
عطا فرمایا جس کو بس
اللہ ہی جانتا ہے اس کے
سوا کوئی نہیں جانتا۔

۵۲

آئمہ سہو اور غفلت سے محفوظ اور قرہ
ہے

سہو و نسیان اور کسی وقت کسی معاملہ میں غفلت کا امکان بشریت
کے لوازم میں سے ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء اکرام علیہم السلام بھی اس سے محفوظ
نہیں۔ قرآن مجید میں متعدد انبیاء علیہم السلام کے سہو و نسیان کے واقعا
ذکر فرمائے گئے ہیں۔ لیکن خمینی اپنے آئمہ کے بارے میں کہتا ہے۔

لا تصوفیہم امسہوا
والغفلة
ان کے بارے میں سہو
یا غفلت کا تصور کبھی نہیں
کیا جاسکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ ص ۹)

دراصل خمینی صاحب اپنے آئمہ کو انبیاء سے بھی زیادہ مقام و
مرتبہ دینا چاہتے ہیں۔ اصل میں انہیں انبیاء سے دشمنی مقصود ہے۔
خمینی صاحب کے آئمہ کے متعلق عقائد کا ایک حوالہ اور دے کر یہ بھی
کتاب ”الحکومت الاسلامیہ“ میں ہے۔ آئمہ کے متعلق خمینی کے
غلیظ نظریات و عقائد کو بند کرتا ہوں۔

آئمہ کی تعلیمات قرآنی احکام و تعلیمات ہی کی
طرح دانسی اور واجب الاتباع ہیں۔
ان تعالیم الائمة کتعالیم ہمارے آئمہ معصومین کی

التقرآن لا تحض جیلا
 خاصا وانما هھی
 تعالیم الیجیع فی کل
 عصر ومصر والی یوم
 القیلہہ یحب تنفیذھا
 واتیاعھا
 (الحکومة الاسلامیہ ص ۱۳)

تعلیمات قرآن کی تعلیمات
 ہی کے مثل ہیں، وہ کسی
 خاص طبقے کے خاص دور
 کے لوگوں کے لیے مخصوص
 نہیں ہیں، وہ ہر زمانے
 اور ہر علاقے کے تمام
 انسانوں کے لیے ہیں اور
 تاقیام قیامت ان کی تنفیذ
 اور ان کا اتباع واجب ہے۔

خمینی اپنی کتاب کشف الاسرار کے اٹلیتہ میں
 حضرت فاروق اعظم کی شان میں خمینی کا ایک انتہائی دل آزار اور
 دلخراش جملہ ہم دل پر جبر کر کے ان فریب خوردہ حضرات کی عبرت و بھیرت
 کے لیے نقل کرتے ہیں۔

خمینی نے مخالفتہ عمر باقرآن خدا کے عنوان کے تحت سب
 سے آخر میں ”حدیث قرطاس“ کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ کلام میں ان
 کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

”اس کلام یا وہ کہ از اصل کفر و زنداقہ ظاہر شد مخالفت
 است بآیات از قوآن کوسیم“ (کشف الاسرار ص ۱۱۹)

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتہً کافر و زندیق قرار دیا
 گیا ہے خمینی کی اس گستاخی پر لکھنے کو تو بہت کچھ دل چاہتا ہے لیکن
 اس سے اپنے غیرظ و غضب کے اظہار کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا اس
 لیے اس کا انتقام ”عزیز ذواتقام“ ہی کے سپرد کرتے ہیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین کے بارے میں کا عقیدہ

تخمینی کے نزدیک وہ (معاذ اللہ) اس کے مجرم ہیں کہ ان کو اور ان کے ساتھ حضرت معاویہؓ کو انہوں نے یزید کے ساتھ مجرمین کے کٹہرے میں کھڑا کیا ہے۔ کتاب "کشف الاسرار" میں چند صفحے پہلے یہ مضمون لکھتے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیج کر دین اسلام کی اور خداوندی قانون کے مطابق ایک حکومت عادلہ کی تعمیر و تکمیل کرائی اور یہ عمارت مکمل ہو گئی، تو عقل کا تقاضا ہے کہ وہ خدا اس کی بقا اور حفاظت کا بھی انتظام کرنے اور اپنے پیغمبر ہی کے ذریعے اس بارے میں ہدایت دے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا، تو وہ اس کا مستحق نہیں کہ اس کو خدا مان کر ہم اس کی پرستش کریں۔

آگے اسی میں تخمینی نے لکھا ہے۔

ماخذائے راپرستش منکنم و میشناسیم کہ کار ہائش بوا
سائن عقلے پائیدار و بخلاف گفتہ عقل صحیح کارے نہ کنند
نہ آن خدائے کہ بنائے مرتفع از خداستی و عدالت و
دینداری بنا کنند و خود بخوابی آن بگو شد یزید و
معاویہ و عثمان و ازین قبیل چیا ویسجی جائے دیگر را بمرور
امارت و ید۔ (کشف الاسرار ص ۱۷۱)

مطلب یہ ہے کہ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں۔ ایسے خدا کو نہیں جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کرے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرتے کہ یزید و معاویہ و عثمان جیسے ظالموں پر قہمشوں کو امارت اور حکومت سپرد کر دے۔

اس وقت ہم کو اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا ہے۔ صرف قارئین کو صبر
یہ بتلانا ہے کہ خمینی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کبھی کوئی خاص دشمنی ہے۔ مگر اللہ
کی لاکھی بے آواز ہے۔ حضرت عثمان (جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واکہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیوں کا نکاح کیا اور یہ شرف ان کے
سوا کسی کو حاصل نہیں) خمینی کے نزدیک اس درجہ کے مجرم ہیں۔

(کیسرت کلمة تحتدج من افواھمہم)

قارئین! اس باب کو میں اب ختم کرتا ہوں اور انہی نہیں چند حوالہ
جات پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ خمینی نے لکھا تو اور بھی بہت کچھ۔ جو میں اس
باب میں سمیٹ نہیں سکتا۔

آپ یہ بات سوچتے ہوں گے۔ ان نظریات کو غلیظ نظریات اور
عقائد کیوں کہا؟ اب اس بات کا آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ عقائد و نظریات
واقعی غلیظ ہیں یا کہ نہیں۔ کوئی مومن مسلمان ان کو مقدس مطہر عقائد
نہیں کہہ سکتا بلکہ انہیں غلیظ ترین تو کہہ سکتا ہے۔

ہر سنی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ خمینی کہ ان غلیظ نظریات کو ہر حکم عام
کمرے۔ صحابہ اکرام ابو بکرؓ عمرؓ عثمانؓ پیہ جو ستم اور ظلم ہو رہا ہے۔ جو
ہمارے ایمان کے تہہ ہیں۔ ان پر ظلم و ستم ہونے والی آواز کو بھی کیا ہم
اپنے سنی بھائیوں تک نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محبوب دو عالم
کے صحابہؓ کے ساتھ عقیدت و محبت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے
(آمین) اور میرے سنی بھائیوں کو خمینی جس کو شیخ روح اللہ اور امام
انقلاب اور اپنا قائد مانتے ہیں اس کا غلیظ چہرہ چند حوالہ جات کی روشنی
میں آپ کو معلوم ہو سکے۔ آئندہ انشاء اللہ کسی دوسری تصنیف میں خمینی
کے غلیظ نظریات سے تفصیلاً پردہ اٹھایا جائے گا تاکہ میرے سنی بھائی خمینی
کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

امامت

مسئلہ امامت کے متعلق کتب شیعہ کی روایات اور آئمہ معصومین کے ارشادات

مخلوق پر اللہ کی حجت امام کے بغیر قائم نہیں ہوتی۔
اصول کافی کتاب الحجۃ میں ایک باب ہے جس کا عنوان ان الحجۃ
لا تقوم الا علی خلقہ الا بامام اس باب میں سند کے ساتھ چھٹے امام
بجہر صادق سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

ان الحجۃ لا تقوم الا
عز وجل علی خلقہ الا
بامام حتی یعرف۔
اللہ کی حجت اس مخلوق پر
قائم نہیں بغیر امام کے تاکہ
اس کے ذریعے اللہ کی اور
اس کے دین کی معرفت
(اصول کافی ص ۱۳۱)

حاصل ہو۔

اس باب میں اسی مضمون کی قریب قریب ان ہی الفاظ میں متعدد
روایات ہیں۔

امام کے بغیر یہ دنیا قائم نہیں رہ سکتی

اصول کافی میں مندرجہ ذیل باب کے بعد متصلاً دوسرا باب ہے
بص کا عنوان ہے یا ایہ ان الارض لاتعلو من حیۃ (دنیا حجت یعنی
امام سے خالی نہیں رہ سکتی)

اس باب میں اس مضمون کی متعدد روایتیں ہیں جو پورے سند
کے ساتھ روایت کی گئی ہیں۔ ان میں سے صرف دو یہاں درج کی جاتی
ہیں۔

عن ابی حمزہ قال قلت
لابی عبد اللہ تبتی الارض
بغیر امام؟ قال یوقیت
الارض بغیر امام کساً
(اصول کافی ص ۱۰۷)

ابو حمزہ سے روایت ہے
کہ میں نے امام جعفر صادق
سے عرض کیا کہ یہ زمین
بغیر امام کے باقی اور قائم
رہ سکتی؟ انہوں نے فرمایا
کہ اگر زمین امام کے بغیر
باقی رہے گی تو دھنس جائے
گی۔ (قائم نہیں رہ سکتی)

عن ابی جعفر قال لو
ان الامام رقع من
الارض ساعتہ لماجت
یا حطھا کہا یمنوح البحر
یا حطھا۔

امام باقر سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا کہ اگر
امام کو ایک گھڑی کے
لیے بھی زمین سے اٹھا
لیا جائے تو وہ اپنی آبادی
کے ساتھ ایسے ڈوبے گی
جیسے سمندر میں موجیں

آئی ہیں۔

تمام سنی حضرات ان حوالہ جات کو پڑھ کر اندازہ لگائیں کہ یہ تھا اور اس کے پیارے رسولؐ کی توہین نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ عقیدہ امامت شیعیت کا انتہائی غلیظ عقیدہ ہے۔ جس نے پورے عالم اسلام کو تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ شیعہ فرقہ آٹھ عشریہ کا عقیدہ بلکہ کہنا چاہیے کہ ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت عدل اور حکمت و رحمت کے لازمی تقاضے سے نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اور بندوں کی ہدایت و رہنمائی اور ان کی قیادت و سربراہی کے لیے اس کی طرف سے انبیاء و رسل علیہم السلام مبعوث اور نامزد ہو کر آتے تھے جو معصوم اور مقرر صفت الطاعة ہوتے تھے اور ان کی بعثت و دعوت ہی سے بندوں پر اللہ کی حجت قائم ہوتی تھی اور وہ ثواب یا عذاب کے مستحق ہوتے تھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے بندوں کی ہدایت و رہنمائی اور سربراہی کے لیے اور ان پر حجت قائم کرنے کے لیے امامت کا سلسلہ قائم فرما دیا ہے اور قیامت تک کے لیے بارہ امام نامزد کر دیئے ہیں بارہویں امام یہ دینا کا تھا تمہ اور قیامت ہے یہ بارہ امام انبیاء علیہم السلام ہی کی طرح اللہ کی حجت معصوم اور مقرر صفت الطاعة ہیں اور مرتبہ اور درجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل و برتر اور بالاتر ہیں۔ ان اماموں کی اس امامت کو ماننا اور اس پر ایمان لانا اسی طرح نجات کی شرط ہے جس طرح انبیاء علیہم السلام کی نبوت و رسالت کو ماننا اور ان پر ایمان لانا شرط نجات ہے۔

ان بارہ اماموں میں پہلے امام حضرت علی مرتضیٰؑ ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے حضرت حسنؑ اس منصب یعنی منصب امامت پر

فائز ہے۔ اور ان کے بعد ان کے چھوٹے بھائی حضرت حسینؑ - بھران کے بعد کے بعد کے لیے ان کے بیٹے حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدین) ان کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی (امام باقر) ان کے بعد کے ان کے بیٹے جعفر صادق ان کے بعد کے لیے ان کے بیٹے موسیٰ کاظم ان کے بعد کے لیے ان کے بیٹے علی بن موسیٰ رضا ان کے بعد کے لیے ان کے بیٹے محمد بن علی تقی - ان کے بعد کے لیے یار ہویں اور آخری امام محمد بن الحسن (امام غائب مہدی) جو شیعی عقیدے کے مطابق اب سے قریباً ساڑھے گیارہ سو سال پہلے ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں پیدا ہو کر ۴۵ یا ۵۵ سال کی عمر میں معجزانہ طور پر غائب ہو گئے اور اب تک زندہ ایک غار میں روپوش ہیں۔ ان پر امامت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اور چونکہ شیعی عقیدہ کے مطابق دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور نامزد زندہ امام کا رہنا ضروری ہے۔ جو بندوں کے لئے اللہ کی رحمت ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے۔ اس لیے وہ قیامت تک زندہ رہیں گے اور قیامت سے پہلے کسی وقت غار سے برآمد اور ظاہر ہوں گے اور اپنے ساتھ وہ اصلی قرآن جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمایا تھا (جو موجودہ قرآن سے مختلف ہے) اور مصحفِ کاملہ وغیرہ بندوں کی ہدایت کا وہ سارا سامان اور علوم کا وہ سارا خزانہ الجفر اور الحجامتہ وغیرہ جو ان سے پہلے تمام آئمہ سے وراثتاً ان کو ملا تھا وہ ساتھ لے کر آئیں گے۔

شیعہ اثنا عشریہ کے عقیدے اور ان کے آئمہ معصومین کے ارشادات کے مطابق جیسا کہ عرض کیا گیا یہ بارہ ہجرات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد امام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصلی خلیفہ و جانشین تھے۔ یہ سب

نوٹ۔ یاد رہے کہ یہ اثنا عشری عقیدہ کا بیان ہے۔ تاریخی شہادت اور تحقیقی بات یہ ہے کہ حسن بن علی مکرری کا کوئی بیٹا پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان کے حقیقی بھائی جعفر بن علی کا یہی بیان ہے اور اسی وجہ سے حسن بن علی کی میراث اہلی کو ملی تھی۔

نبیوں رسولوں کی طرح معصوم تھے۔ ان کی اطاعت اسی طرح فرض تھی اور فرض ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے سب نبیوں اور رسولوں کی اطاعت ان کے امتیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ ائمہ ہی بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔ ان کا مقام اور درجہ یہ ہے کہ دنیا انہی کے دم سے قائم ہے، اگر ذرا سے وقت کے لیے بھی یہ دنیا امام سے خالی ہو جائے تو زمین و صحنس جائے اور یہ ساری کائنات فنا ہو جائے۔ یہ سب ائمہ صاحب معجزات تھے، ان کے پاس اسی طرح ملائکہ آتھے تھے جس طرح انبیاء علیہم السلام کے پاس آیا کرتے۔ ان کو معراج بھی ہوتی تھی۔ ان پر اللہ کی طرف سے کتابیں بھی نازل ہوتی تھیں۔

فاطمین :- تین حوالہ جات اوپر پہلے تحریر کئے ہیں۔ چند اب نیچے تحریر کریں گے۔ ہم ان حوالہ جات کو فقط تحریر ہی کریں گے۔ ان پر بحث نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ بحت کسی اور تصنیف میں ہوگی اگر ہم ان حوالہ جات کو ایمان کا جز سمجھیں تو شاید ہی ہمارا ایمان سلامت رہے۔ اماموں کو پہچانتا اور مانتا شرط ایمان ہے۔

اسی اصول کا تعلق میں ایک باب کا عنوان ہے۔ باب معرفة الامام والرد الیہ۔ اس باب میں ایک روایت ہے۔

عن احدھما ان قال	امام باقر امام جعفر صادق
لا یكون العبد مومنًا	سے روایت ہے انہوں نے
حتى یعرف ائمہ و	فرمایا کہ کوئی بندہ مومن نہیں
رسولہ والائمة	ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور
کلمہم و امامہ زمانہ	اس کے رسول کی اور تمام
(اصول کافی ص ۱۵۱)	ائمہ اور خاص کراچے زمانہ

کے امام کی معرفت حاصل

نہ ہو۔

امامت اور اماموں پر ایمان لانے کا اور اس
کی تبلیغ کا حکم سید سیغیر اور سب آسمانی کتابوں
قریعہ آیا ہے۔

اصول کافی ہی امام جعفر صادق سے روایت ہے۔

قال ولا یتنا ولا یتنا ولا یتنا
التمی لم یبعث نبی قط
الایضا۔
آپ نے فرمایا ہمارا ولایت
(یعنی بندوں پر اور مخلوق
پر ہماری حاکمیت) بعینہ
اللہ تعالیٰ کی ولایت و حاکمیت
(اصول کافی ص ۲۷۶)

ہے۔ جو نبی بھی اللہ کی طرف
سے بھیجا گیا وہ اس کا اور

www.KitaboSunnat.com اس کی تبلیغ کا حکم لے کر

بھیجا گیا۔

آگے اسی صحیح پر امام جعفر صادق کے صاحبزادے نے ساتویں امام
ابو الحسن موسیٰ کاظم سے روایت ہے۔

قال ولا یتنا علیٰ مکتوبۃ
فی جمیع صحف الانبیاء
ولم یبعث اللہ رسولہ
الا نبوة محمد صلی اللہ
علیہ والہ والہ ووصیۃ
علی علیہ السلام
آپ نے فرمایا کہ علی علیہ
السلام کی ولایت (یعنی
امامت و حاکمیت) کا مسئلہ
انبیاء علیہم السلام کے
تمام صحیفوں میں لکھا ہوا
ہے اور اللہ نے کوئی ایسا
رسول نہیں بھیجا جو محمد صلی
(اصول کافی ص ۲۷۶)

اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے
پر اور علی علیہم السلام
کے وحی ہونے پر ایمان
لانے کا حکم نہ لایا ہو اور
اُس نے اس کی تبلیغ نہ
کی ہو۔

اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ جس
منزل من اللہ نور پر ایمان لاتے کا حکم قرآن
میں دیا گیا ہے اس سے مراد آئمہ ہیں۔
اصول کافی میں ایک باب ہے۔ ان الائمة نور اللہ عند جبرئیل
اس باب کی پہلی روایت ہے۔

ابو خالد کاہلی سے روایت
ہے کہ میں نے امام باقر
سے اس آیت کے بارہ
میں دریافت کیا: اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
الَّذِيْ اَنْزَلْنَا
لَا اِيْمَانَ لَّا
وَاللّٰهُ
پر اور اس کے رسولوں
پر اور اس نور پر جو ہم
نے نازل کیا ہے۔۔۔۔۔
تو امام نے فرمایا کہ اے
ابو خالد خدا کی قسم اس
نور سے مراد آئمہ ہیں۔

عن ابی خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ
سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ
قَوْلِ اَمَلِّهِ عَدُوِّ جَبْرِئِيْلٍ
اَمْتَوِيَا مَلِكًا وَرَسُوْلًا
وَالنُّوْرَ الَّذِيْ اَنْزَلْنَا
فَقَالَ يَا اَبَا خَالِدٍ
اَنْتَوْرٌ وَاَمَلُّهُ الْاَلْمَةُ
(اصول کافی ص ۱۱۱)

قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کئے جانے والے نور کا ذکر ہے

قرآن مجید میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیے جانے والے نور کا ذکر ہے۔ ساری امت کے نزدیک اور ہر شخص کے نزدیک جس کو عربی زبان کی شدید کبھی ہو اس سے مراد قرآن پاک ہے جو منزل من اللہ نور ہدایت ہے اور اللہ و رسول کے ساتھ اس پر بھی ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے (ان تمام آیتوں کا سیاق سیاق تھی یہی بتلاتا ہے) لیکن شیعہ روایات میں امام باقر، امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم سب سے یہی نقل کیا گیا ہے کہ ان آیتوں میں نور من اللہ سے قرآن نہیں۔ بلکہ شیعہ حضرات کے بارہ امام مراد ہیں۔ اور اللہ و رسول کے ساتھ ان ہی پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔
اماموں کی اطاعت فرض ہے۔

اسی اصول کافی کتاب الحجۃ کے ایک باب کا عنوان ہے جو یہ ہے

فروض طاعة الائمة اسی باب کی ایک روایت ہے۔

عن ابی الصباح قال	ابو الصباح سے روایت
اشهد انی سمعت ایا	ہے انہوں نے کہا میں
عید اللہ یقول اشهد	شہادت دیتا ہوں کہ میں
ان علیا امام فرض اللہ	نے امام جعفر صادق سے
طاعة ، وان الحسن اما	ساوہ فرماتے تھے کہ میں
فروض اللہ طاعة وان	شہادت دیتا ہوں کہ علی
علی بن الحسین امام	امام ہیں اللہ نے ان کی
فروض اللہ طاعته وان	اطاعت فرض کی ہے اور
محمد بن علی امام فرض	حسین امام ہیں اور اللہ

اللہ طاعتہ

(اصول کافی ص ۱۹۱)

نے ان کی اطاعت اللہ
نے فرض کی ہے اور علی
بن حسین (زین العابدین)
امام ہیں ان کی اطاعت
اللہ نے فرض کی ہے اور
ان کے بیٹے محمد بن علی
(امام باقر) امام ہیں
اللہ نے ان کی اطاعت فرض
کی ہے۔

نیز اصول کافی کے اس باب میں امام جعفر صادق ہی سے
روایت ہے کہ فرماتے تھے۔

ہم وہ ہیں کہ اللہ نے
ہماری اطاعت فرض کی
ہے۔ سب لوگوں کے لیے
ہم کو پہچانتا اور مانتا ضرور
ہے ہمارے بارے میں
ناواقفیت کی وجہ سے لوگ
مغذور قرار نہیں دیتے
جائیں گے۔ جو ہم کو پہچانتا
اور مانتا ہے وہ مومن
ہے اور جو ان کا اقرار کرتا
ہے وہ کافر ہے اور جو
ہم کو نہیں پہچانتا اور مانتا

نحن الذین فرض اللہ
طاعتنا لایسع الناس
الاعترفتنا ولا یعذر
الناس یحرفنا من
عرفنا کات مومنا ومن
انکدفا کان کافرا ومن
لم یعرفنا ولم ینکرنا
کانا ضالا حتی یوجع
الی الہدی الذی
افتوض اللہ علیہ من
طاعتنا الی اجیبۃ
(اصول کافی ص ۱۹۱)

اور انکار بھی نہیں کرتا وہ
گمراہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ
راہِ راست پر آجائے اور
ہماری وہ اطاعت قبول
کرے جو فرض ہے۔

اسی مضمون کی ایک روایت امام جعفر صادق کے والد ماجد امام
یاقر سے بھی روایت کی گئی ہے اس کے آخر میں ہے کہ امام یاقر نے
امامت اور ان کی اطاعت کی فرضیت کا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔
هَذَا دِينُ اللَّهِ وَ دِينُ مَلَائِكَتِهِ (یہی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا دین
ہے۔)

(اصول کافی ص ۱۱۱)

ائمہ کی اطاعت رسولوں ہی کی طرح فرض ہے
عن ابی الحسن العطار
قال سمعت ابا عبد الله
يقول اشرك و بين الا
وصياء و الرسل في
الطاعة۔

(اصول کافی ص ۱۱۱)

ابو الحسن عطار سے روایت
ہے کہ میں نے امام جعفر
صادق سے سنا فرماتے
تھے کہ اوصیاء (یعنی ائمہ)
کو اطاعت میں رسولوں کے
ساتھ شریک کرو۔ (یعنی
جس طرح رسولوں کی اطاعت
فرض ہے، اسی طرح اماموں
کی اطاعت فرض سمجھو۔)

اصول کافی کے شارح علامہ قزوینی نے روایت کی شرح کرتے
ہوئے لکھا ہے کہ ”اشرک ائمہ کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے اور ماضی
بجہول واحد غائب کا صیغہ بھی ہو سکتا ہے دونوں صورتوں میں حاصل

مطلب وہی ہوگا جو ترجمہ میں لکھا گیا ہے۔

(الصافی شرح اصول کافی جزء سوم حدیث اول ۵۵)

ائمہ اہلبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہوتے
تھیں۔

اصول کافی میں ایک باب ہے ”باب نہادرجامع فی فضل الامام
وصفاۃ“ اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن موسیٰ رضا علیہم السلام
کا ایک طویل خطبہ ہے اس میں آئمہ کے فضائل و خصائص بیان کرتے
ہوئے بار بار ان کی معصومیت کی تصریح کی گئی ہے۔

ایک جگہ فرمایا گیا ہے۔

الامام المظہر من
الذنوب والمہید
من العیوب“
امام ہر طرح کے گناہوں
اور عیوب سے پاک اور
مبرا ہوتا ہے۔

آگے اسی خطبہ میں امام کے بارے میں ہے۔

فہو معصوم مویذ،
موفق مسدد قد امن
من الخطاء والذلل و
العتادین خصہ اللہ بذلک
لیکون حجۃ علی عبادہ
وشاہدۃ علی خلقہ
وہ معصوم ہوتا ہے، اللہ
تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق
اس کے ساتھ ہوتی ہے۔
اللہ اس کو سیدھا رکھتا
ہے وہ غلطی بھول چوک
اور لغزش سے محفوظ و
مامون ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

(اصول کافی ص ۱۲۱، ۱۲۲)

معصومیت کی اس نعمت
کے ساتھ اس کو مخصوص
کرتا ہے تاکہ وہ اس کے

بندوں پر اس کی حجت ہو
اور اس کی مخلوق پر شاہد

ہو۔

اماموں کا حمل ماؤں کے رحم میں نہیں بلکہ
پہلو میں قائم ہوتا ہے اور وہ ان کی رات
سے پیدا ہوتے ہیں۔

علامہ مجلسی نے "حق ایتقین" میں گیارہویں امام حسن عسکری

سے روایت کیا کہ آپ نے بیان فرمایا کہ :-

حمل ما اوصیائے پیغمبروں در شکم نمی باشد در
پہلو ہے یا شد و از رحم بیرون نمی آئیم بلکہ
از ران ماوران فرود ہے آئیم زیرا کہ ما نور خدا
تعالی ایم و چوک و کثافت و نجاست را از ما دور
گودا بندہ است (حق ایتقین ص ۱۳۶ طبع ایران)

ہم اوصیای پیغمبران (یعنی ائمہ کا حمل ماؤں کے پیٹ یعنی رحم
میں قرار نہیں پاتا بلکہ پہلو میں ہوتا ہے اور ہم رحم سے باہر
تہیں آتے بلکہ ماؤں کی راتوں سے پیدا ہوتے ہیں کیوں
کہ ہم خداوند تعالیٰ کا نور ہیں۔ لہذا ہم کو گندگی، اور
غلاطت و نجاست سے دور رکھا جاتا ہے۔

قارئین اندازہ لگائیں کہ مذہب شیعہ نے آئمہ کی اتنی فضول اور
جھوٹی تعریف کر کے انبیاء کی کتنی بڑی توہین کی ہے۔ اس سے آپ خود
اندازہ لگائیں۔ اس الجھرتے ہوئے ناسور کو دبانے کی کوشش کریں۔
اس صورت میں ہی ہمارا ایمان زندہ اور سلامت رہ سکتا ہے۔ ایک
اور توہین آمیز حوالہ جس نے نبوت کی توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں

چھوڑی۔ (ترتیب جاؤ)

امامت کا درجہ نبوت سے بالاتر ہے
 انہی علامہ باقر مجلسی نے اپنی تصنیف حیات القلوب میں لکھا ہے۔
 امامت بالاتر از درجہ نبوت اور
 پیغمبری کا است پیغمبری سے بالاتر ہے۔

(حیات القلوب جلد سوم ص ۱۸)

آئمہ کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے برابر اور ساری مخلوق اور دوسرے
 تمام انبیاء علیہم السلام سے بھی برتر
 اور بالاتر

اصول کافی کتاب الحج میں امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے
 بعد کے آئمہ کی فضیلت اور درجہ و مرتبہ کے بیان میں امام جعفر صادق
 کا ایک طویل ارشاد نقل کیا گیا ہے اس کا ابتدائی حصہ یہ ہے۔

ما جاء به علي اخذ به
 وما نهى عنه انتهمي
 عنه جردى له من الفضل
 مثل ما جردى ل محمد
 ، و ل محمد الفضل على
 جميع خلق الله عز
 وجل المتصقب عليه
 في شئ من احكامه كما
 المتصقب على الله وعلى
 جو عمل علی لائے ہیں ان پر
 عمل کرتا ہوں اور جس
 چیز سے انہوں نے منع
 کیا ہے اس کو نہیں کرتا
 اس سے باز رہتا ہوں
 ان کی فضیلت مثل اس کے
 ہے جو محمد کو حاصل
 ہے اور محمد کو فضیلت
 حاصل ہے اللہ کی تمام مخلوق

رسولہ و الصاد علیہ قی
 صغیرہ آو کبیرہ علی احد
 الشوک یا ملہ کات
 امیر المؤمنین باب
 الملہ الذی لایوتی الا
 منہ و سبیلہ الذی
 من سلک بغیرہ یرہک
 و کذا لک جری لاثمہ
 الہدی واحد بعد
 واحد -

پران کے (یعنی علی کے)
 کسی حکم پر اعتراض کرنے
 والا ایسا ہی ہے جیسا کہ
 کہ اللہ اور اس کے رسول
 پر اعتراض کرتے والا۔
 اور کسی چھوٹی یا بڑی
 بات میں ان پر دو انکار
 کرنے والا اللہ کے ساتھ
 شریک کرتے کے درجہ پر
 ہے۔ امیر المؤمنین اللہ کا
 وہ دروازہ تھے کہ ان کے
 سوا کسی اور دروازہ
 سے اللہ کا وہ راستہ
 تھے کہ جو کوئی اس کے
 سوا کسی دوسرے راستہ
 پر چلا وہ ہلاک ہو جائے
 گا اور اسی طرح تمام ائمہ
 ہدی کے لیے فضیلت جہاں
 ہے ایک کے بعد ایک کے
 لئے (یعنی سب کا یہی درجہ
 اور یہی مقام و مرتبہ ہے)

امیر المؤمنین کا ارشاد کہ تمام فرشتوں اور تمام پیغمبروں نے میرے لئے اسی طرح اور اقرار کیا جس طرح محمد کے لئے کیا تھا۔ اور میں ہی لوگوں کو جنت اور دوزخ میں بھینچنے والا ہوں

اس سدرجہ بالا روایت میں آگے ہے کہ

وكان امير المؤمنين كثيراً ما يقول انا قسيم الله بين الجنة والنار وانا صاحب العباد واليهيهم ولقد اقرت لي جميع الملكة والروح والرسول مثل ما اقرتوا به ل محمد -

امیر المؤمنین اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کی طرف سے جنت اور دوزخ کے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں (یعنی میں لوگوں کو جنت اور دوزخ میں بھینچوں گا) اور میرے پاس عصائے موسیٰ اور خاتم سلیمان ہے اور میرے لیے تمام فرشتوں نے اور الروح نے بھی (جو جبرئیل امین اور تمام فرشتوں سے عظیم اور بالاتر ایک مخلوق ہے) اور تمام رسول نے۔ اسی

(اصول کافی ص ۱۱)

طرح اقرار کیا جیسا اقرار
انہوں نے محمد کے
لیے کیا تھا۔

آئمہ کو ماکان و مایکون کا علم حاصل
تھا، اور وہ علم میں حضرت موسیٰ جیسے
جلیل القدر پیغمبر سے بھی فائق تھے۔

اصول کافی میں ایک باب جس کا عنوان ہے ”ان الائمة علیہم السلام
السلام یعلمون ماکان و مایکون و انہ لا یتفقی علیہم شئی صلوٰۃ
الئمہ علیہم“ (یعنی آئمہ کو ماکان و مایکون کا علم ہوتا ہے اور کوئی
چیز بھی ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہوتی) اس باب کی پہلی روایت ہے
کہ امام جعفر نے اپنے خاص رازداروں کی ایک مجلس میں فرمایا کہ :-

لو کنت بین موسیٰ و	اگر میں موسیٰ اور خضر
الخضر لا خیر تمہما	کے درمیان ہوتا تو
انہی اعلم تمہما و لا	میں ان کو بتلاتا کہ میں
ینا تمہما ما لیس فی	ان دونوں سے زیادہ علم
اید تمہا لان موسیٰ	رکھتا ہوں، اور ان کو
والخضر علیہما السلام	اس سے باخبر کرتا جو
اعطینا علم ماکان و	ان کے علم میں نہیں تھا
لہم و یحیطیا علم ما	کیوں کہ موسیٰ اور خضر
یکون و ما ہو کانت	علیہما السلام کو صرف
حتی تقوم الساعة و	ماکان کا علم عطا ہوا تھا
قد ورتناہ من رسول	اور مایکون اور جو کچھ

قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس کا علم ان کو نہیں دیا گیا تھا اور ہم کو وہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وراثتہً حاصل ہوا،

(اصول کافی ص ۱۴)

ائمہ کے پاس فرشتوں کی آمد و رفت رہتی

اصول کافی میں ایک باب ہے ”ان الائمہ معدن العلم و شجرة النیوة و مختلف الملائكة“ ائمہ علم کا معدن (سرچشمہ) ہیں اور شجرہ نبوت ہیں اور ان کے پاس ملائکہ کی آمد و رفت رہتی ہے۔ اس باب میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا۔

نعم شجرة النیوة و بیت الرحمة و مغایح الحکامة و معدن العلم و موضع الرسالہ و مختلف الملائكة

ہم لوگ نبوت کے درخت ہیں اور رحمت کے گھر ہیں اور حکمت کی کنجیاں ہیں اور علم کا خزانہ ہیں اور رسالت کی جگہ ہیں اور ہمارے پاس ملائکہ کی آمد و رفت رہتی ہے۔

(اصول کافی ص ۱۳۵)

ہے۔

ائمہ کو وہ سب علوم حاصل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرشتوں اور نبیوں رسولوں کو عطا ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ بہت سے ایسے علوم بھی جو نبیوں اور قرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئے

اصول کافی میں باب ہے ان الائمة علیہم السلام یعلمون جميع العلوم التي فرجت الى الملائكة والانبیاء والرسول علیہم السلام (۱۷۱) ائمہ عظیم السلام ان تمام علوم کے عالم ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرشتوں اور انبیاء و رسول علیہم السلام کو عطا ہوئے ہیں۔) اسباب کی پہلی روایت ہے۔

عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله تبارك وتعالى علمين علما اظهم وانبیاءه فقد علمناه وعلما انبیا قران الله قانابد الله لبشئ منہ اعلمنا ذلك وعرض علی الائمة الذین کانوا امن قبلنا۔

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو قسم کے علم ہیں ایک قسم ان علوم کی ہے جن کی اطلاع اس نے اپنے قرشتوں اور بیوں اور رسولوں کو دیا ہے تو ان کی اطلاع اور اللہ تعالیٰ کے علم کی دوسری قسم وہ ہے جس کو اس نے اپنے لیے خاص کر لیا ہے۔ (یعنی نبیوں اور

رسولوں اور فرشتوں کو
 بھی اس کی اطلاع نہیں
 دی ہے، (توجیب اللہ
 تعالیٰ اپنے اس خاص علم
 میں سے کسی چیز کو شروع
 کرتا ہے تو ہم کو اس
 کی اطلاع دے دیتا
 ہے اور جو ائمہ ہم سے
 پہلے گذر چکے ہیں، ان
 پر بھی اس کو پیش کر
 دیتا ہے۔

ائمہ ابنی موت کا وقت بھی جانتے ہیں اور
 ان کی موت ان کے اختیار میں ہوتی ہے

اصول کافی میں باب ہے جس کا عنوان ہے ”ان الائمة علیہم
 السلام یرعلمون حتی یموتون وانہم لایموتون الا باختیار
 منهم (۱۵۸)“ ائمہ علیہم السلام جانتے ہیں کہ کب ان کی وفات ہوگی،
 اور ان کی وفات ان کے اپنے اختیار ہی سے ہوتی ہے۔

اس باب میں جو روایتیں ائمہ سے نقل کی گئی ہیں ان کا حاصل یہی
 ہے البتہ اس باب کی آخری روایت شیعہ حضرات کے لیے خاص طور سے
 قبل غرر ہے اس لیے یہاں نقل کی جاتی ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے
 روایت ہے کہ اللہ عزوجل

عن ابی جعفر علیہ السلام
 قال اتزل اللہ عزوجل

جبل النصر علی الحسین
 علیہ السلام حتی کان
 بین السماء والارض
 کم خیر النصر و لقاء
 فاختار لقاء الله عز
 وجل
 (اصول کافی ص ۱۵۹)

تے (کربلا میں) حسین
 علیہ السلام کے لیے
 آسمان سے مدد (ملائکہ
 کی فوج) بھیجی تھی وہ
 آسمان اور زمین کے
 درمیان آگئی تھی۔ پھر
 اللہ نے حسینؑ کو اختیار
 دیا کہ وہ خدا کی آسمانی
 فوج کی مدد قبول کریں
 اور اس سے کام لیں۔

اب آخری حوالہ سامعین کے پیش نظر ہے حوالہ جات تو اور بھی
 بہت زیادہ تحریر کر سکتا ہوں مگر اب تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس قدر میں
 زخمی دل ہو گیا ہوں۔ مجھ میں اب دیگر حوالہ جات کی سکت اور بہت نہیں
 رہی۔ آپ نے خود محسوس کیا ہو گا کہ مذہب شیعہ تو صرف خدا اور اس
 کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا ہی صرف دشمن
 ہے۔ درج ذیل حوالے نے تو بالکل میرے روزگے ٹکھڑے کر دیے کہ
 خدا تعالیٰ اس قدر تو ہیں جو دونوں جہانوں کا مالک اور رب العالمین
 ہے اور مالک و مختار ہے۔

کہے تو تو بہت کچھ دل چاہتا ہے لیکن جبراً یہ حوالہ تحریر کر رہا ہوں
 قارئین ملاحظہ فرمائیے۔

اصول کافی کتاب الحجہ میں ایک باب ہے ”باب ان الارض کلھا
 لا امام علیہ السلام (یعنی ساری زمین امام علیہ السلام کی ملکیت تھی)
 اس باب میں جناب ابو بصیر سے روایت ہے کہ میرے ایک سوال کے جواب

میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔

اما علمات ان الدنيا
الاخرة لا امام
يضعها حيث شاء
يدفعها الى من يشاء
(اصول کافی ص ۲۵۹)

کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں
کہ دنیا و آخرت سب امام
کی ملکیت ہے وہ جس کو
چاہیں دے دیں اور
عطا فرمادیں۔

قارئین! اب یہ باب ختم ہوتا ہے۔ محض اس کا مقصد سنیوں کو
آگاہ کرنا تھا نہ کہ اور ایک بات ذہن نشین کر لیں جن ائمہ کی طرف
یہ روایات منسوب کی گئی ہیں۔ انہوں نے یہ باتیں بالکل نہیں کہیں۔
ان کے ذمہ یہ باتیں رکاکر انہیں یہ نام کرنے کے سوا اور کوئی
کام نہیں۔ یہ کام شیعہ مذہب کے علماء نے کیا ہے۔ جو اسلام
کے دشمن تھے۔ اب ان حوالہ جات کو ذہن میں رکھ کر حق کا راستہ
متعین کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلائے (آمین)

ماتم حرام ہونے کی دلیلیں

معزز ناظر مینے :- آفتاب رسالت کے طلوع ہونے سے پہلے یعنی زمانہ جاہلیت میں زنا - شراب - قتل وغیرہ کی طرح ماتم کا بھی رواج بہت تھا۔ بڑے بڑے آدمیوں کی موت پر بھی کبھی مدت تک ماتم ہوتا رہتا تھا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر صبر کی تلقین فرمائی اور اس قبیح رسم کو ادا کرنے سے ہمیشہ کے لیے منع فرمایا۔ لیکن آج جاہلیت کی اس قبیح رسم کو بعض نام نہاد مسلم عبادت اور کار خیر سمجھنے لگے۔ کتاب میں اس باب کا اس لیے اضافہ کیا ہے کہ ہر کلمہ گو یہ سمجھ سکے کہ ماتم - نوحہ - بین - سیاہ لباس بیخ کمر و نلبیٹنا بدترین فعل ہے اور بہت بڑا گناہ ہے حضرت رسول اکرمؐ اور ابوالائمہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ حضرت حسنؑ حضرت حسینؑ - حضرت امام زین العابدینؑ اور جملہ آئمہ اہل بیت اکرام نے ماتم وغیرہ کرنے اور اس کی مجلسوں میں شریک ہونے سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آئین)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک سو مقام پر صبر کرنے کا حکم

دیا۔ صبر نہ کرنے پر عذاب دینے کی وعید سنائی ہے صبر نہ کرنے والوں کی مذمت کی ہے اور صبر کرنے والوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ معزز قاطعوں نے:۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سو مقام پر صبر کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر کوئی ماتمی سیاہی کا تھوڑا سا اور کوئی سید کا رلباس کا شیدا ہی صرف ایک ہی آیت ماتم و سیاہ لباس پہننا اور بلا کے جواز میں پیش کر دے تو منہ مانگا انعام پائے۔

اب میں ماتم وغیرہ مہربان چہرہ کے متعلق قرآن مجید کی آیتیں حضور پاک کی حدیثیں اور آئمہ کرام کے ارشادات پیش کرنا ہوں۔ تاکہ مخالف کو سمجھنے میں آسانی ہو اور کتاب پڑھنے والا آسانی سے میری بات کو سمجھ سکے۔

محمود اقبال

اور ان لوگوں کو اشارت اور
خوش خبری دیکھ کر جو یہ بھیت
کے وقت مہر کر سکتے ہیں
اور انا باللہ وانا الیہ
مرجعون و کہتے ہیں یہی
لوگ ہیں جن پر ان کے
رہے کی خصوصیتیں اشارت
اور رحمتیں ہیں اور یہی
لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

رَاوَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ
اِذَا اَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ
قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
مُرْجِعُونَ وَاُولَٰئِكَ
عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَبِّنَا
وَبِخَيْرٍ وَّاُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّابِرُونَ ط

(اعزازہ پتہ)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ صبر کرنے والوں پر اللہ
تعالیٰ کی رحمتیں اور نعمتیں ہیں اور ہدایت یافتہ صرف یہی لوگ ہیں یعنی
صبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور ہدایت سے محروم نہیں۔

ط وَاَنْ تَصْبِرُوْا وَاٰخِرُوْهُ
لَكُمْ ط (پتہ)

ط وَاللّٰهُ يٰحِبُّ الصَّابِرِيْنَ ط
ط (پتہ)

اور یہ کہ صبر کرنے سے جو تمہارے
شیئہ بہتر ہے۔
اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے
والوں کو دوست رکھتے
ہیں۔

ط الصَّابِرِيْنَ فِي الْبَاسِ ط
ط وَالصَّلٰوةِ اَوْ رُوْحِيْنَ
ط النَّارِ ط وَاُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ
عَدَدْنٰهُمُ وَاُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّابِرُونَ ط (پتہ)

صبر کرنے والے مسرت
اور سختی میں اور جہاد کے
وقت یہی لوگ ہیں جو سچے
ہیں اور یہی پابند ہیں گارہیں۔

اس آیت شریفہ میں ان لوگوں کے غصہ خیال اور باطل عقیدہ

کی تردید سے جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں صبر کرنے کا جو حکم ہے وہ جنگ و جہاد میں مضبوط رہنے کے معنی میں ہے۔ مگر یہاں مصیبت اور سختی میں صبر کرنے والوں کو اور جہاد میں صبر کرنے والوں کو جدا جدا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی طرح قرآن پاک میں متعدد مقامات پر صبر کرنے کے متعلق بیان فرمایا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں نوحہ اور بین کی تردید:-

۱۔ من لم یصبر یقضائی
ولم یصبر علی بلائہ
فلیخون من تحت
سہائی ویطلب ربہ
سوائی۔
جو شخص میرے فیصلہ اور
تقدیر پر راضی نہیں اور
میرے بھیجی ہوئی مصیبت
پر صبر نہیں کرتا تو وہ میرے
آسمان کے پیچھے سے نکل
کر کوئی اور رب میرے
سوا تلاش کرے۔

۲۔ لعن اللہ الناحۃ و
المستمرحۃ
اللہ تعالیٰ نوحہ کرنے والی
اور نوحہ سنانے والی کو
لعنت کرتے ہیں۔

۳۔ لعن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الناکم
جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نوحہ کرنے
والوں کو لعنت فرمائی تھی۔

۴۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-
لیس من صریح
وہ ہم میں سے نہیں جو کہ

الخدور و شتق
الجیوب و رعابد نحو
المجاهلیة -
چہرے پر تھپڑ مارے اور
گریبان بھاڑے کفر
کے جاہلانہ طریقہ پر آہ
وقفاں اور واویلا کرے

۵۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان البیت یعذب
بیکاء اعلیہ علیہ -
تحقیق بیت کو اس کے
اہل و عیال کے رونے
پیچھے کے سبب عزاب
دیا جاتا ہے -

۶۔ لیس منامن صریح
الخدور و شتق
الجیوب و رعابد
بدعو کی المجاهلیة -
۷۔ لعن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم
النائمتہ والمستمعة -
وہ میری امت سے نہیں -
رسولؐ نے توجہ - ماتم کرنے
والے اور ماتم کی مجلس
میں ثواب کی نیت کے
ساتھ شریک ہونے والوں
(مشکوٰۃ شریف)

www.KitaboSunnat.com اور ماتم سننے والوں پر

لعنت کی ہے -

حرمت ماتم کی دلیل حضرت امام باقر کا فرمان ثانی

عن ابی جعفر قال قلت
ما الجدرع قال اشد
الجزع الصبر اخ
حضرت امام باقر نے فرمایا
کہ واویلا کرنا چیمخنا چلانا
چہرہ اور سینہ پر پیٹنا

بال نوحینا بیت سخت ہے
 صبری ہے اور جس شخص
 نے بے صبری یعنی نوحہ
 ماتم کرنے والوں کو بلایا
 اس نے دین اسلام کو
 چھوڑ کر بے دینی اور
 گمراہی کا راستہ اختیار
 کیا اور جس نے صبر
 کیا اور اللہ کی تقدیر پر
 راضی رہا اس نے
 اجر پایا اور جو صبر نہ کرے
 گا اس کے عمل ذائع

بالویل و العویل و
 لطم الوحہ والصدہ
 وجز الشعر و من
 امام التواضع فقد
 نزل الع الصبر و اخذ
 فی غیر طریقة و من صبر
 و استرجع رحمة اللہ
 فقد اوقع اجرہ علی اللہ
 و من لم یفصل ذالک
 احبط اللہ اجرہ رضی
 بما منح اللہ فقد ط
 (حیات القادیہ)

اور برباد ہو گئے۔
 سوگ کی مدت اور حضرت امام جعفر صادق کا فتوے

حضرت امام جعفر نے فرمایا
 کہ کسی قلمہ گو کو اجازت
 نہیں کہ تین دن سے زیادہ
 عرصہ تک موت کا سوگ
 کرے ہاں عورت اپنے
 خاوند کی موت پر چار
 مہینے دس دن سوگ کر
 سکتی ہے یعنی کنگھی۔
 سرمہ پٹی ہار سنگھار عمدہ

قال الصادق لیس لاحد
 ان یعد اکثر من ثلثة
 ایام الا المدعوۃ علی
 نروجہا حتی تقضى
 عدتها حتی۔

لباس وغیرہ چھوڑ سکتا ہے۔
 شیعوں :- کیا تمہارے حساب سے حضرت امامؑ کی شہادت
 کو ابھی تک تین دن نہیں ہوئے۔
 ماتم وغیرہ کی حرمت پر حضرت خاتم الانبیاء المرسلین

کا فرمان
 حضرت رسول اکرمؐ کی چچا زاد بہن عکرمہ کی بیوی جس کا نام
 ام حکیم تھا اُس نے پوچھا یا رسول اللہؐ سورۃ ممتحنہ میں اللہ نے عورت
 کو حکم دیا ہے کہ مصروف کی نافرمانی نہ کریں وہ مصروف کیا چیز ہے کہ
 جس میں جناب کی نافرمانی سخت گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اس نطق میں یہ حکم دیا ہے کہ عورتیں کسی موت پر اپنا منہ نہ
 بیٹھیں۔ بالوں کو نہ نوچیں گریبان نہ بچھاڑیں کپڑے کاٹنے نہ کریں۔
 بین اور واویلہ نہ کریں۔

سیاہ لباس قرعوت کا تھا
 روز خیموں کا لباس کالا تھا

صل الصادق عن الصلوة	حضرت امام صادق نے
فی الطسوة السوداء	کسی مومن نے پوچھا کہ
فقال لا تصل فیہا	کالی ٹوپی پہن کر نماز
نہا لیا سوا عمل اللہ	پڑھنا جائز ہے یا نہ تو
وقال امیر المؤمنین	امام نے فرمایا کہ کالے
فیہا علم اصحابہ	کپڑے پہن کر نماز نہ
لا تلبسوا السوداء فانہ	پڑھا کر کیوں کہ یہ لباس
لباس قرعوت۔	روز خیموں کا ہے نیز آپ
	نے فرمایا کہ حضرت امیر

المومنین نے اپنے اہمیا
واجباب سے فرمایا کہ
سیاہ لباس نہ پہنا کرو
یہ فرعون کا لباس تھا۔

شبیہ حضرات کی معتبر کتابوں میں یہ سب کچھ موجود ہے اس کے
باوجود یہ لوگ ماتم کیے جا رہے ہیں خدا کی عبادت سے بڑھ کر وہ ماتم
کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں گویا عبادت ان کے لئے ماتم حسین ہے
تکفر یہ بنانا شرک و کفر ہے

امیر المومنین نے فرمایا	وقال امیر المومنین
کہ مصنوعی قبر یا روضہ	من جدد قبور او مثل
کی شبیہ بنانا اور ایسا	مثالا فقد حوج
کرنے والا اسلام سے	من الله لسلام
خارج ہو جاتا ہے۔	

حضرت جعفر صادق کا فرمان

حضرت جعفر صادق نے	عن ابی عید اللہ قال
فرمایا کہ مصیبت کے	رسول اللہ صریب
وقت پٹینے سے مومن کا	المسلم یدہ علی
اجر زیاد ہو جاتا ہے۔	فخوہ عند المصیبة

احیاط لعملاء -
ماتمیوں کے وارثین کو جہنم میں ذلیل ہونے کی
سزا

حضرت جعفر سے روایت	عن ابی عید اللہ قال
ہے کہ حضرت رسول اللہ	رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم من اطاع
امر عرقه اكتبه الله
تعالى يوم القيامة على
وجهه فيجوز النار قيل
صا ملك الاطاعة قال
ان تطلب الذناب الى
العرسات والنياحة
والشباب الرقاق
(فریغ کافی جلد دوم ص ۲۴۲)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو لوگ اپنی
بیویوں اور دوسری عورتوں
کو ماتم نوحہ کی مجالس میں
جاتے کی اجازت دیتے ہیں
اور باریک کپڑے
سے منع نہیں کرتے ایسے
لوگوں کو اوندھا ڈال کر
اور کھینچ کر دروازہ میں
پھینک دیا جائے گا۔

ماتم کرنے میں ایمان کی موت ہے۔
عن ابی عبد اللہ قال
الصبر من الایمان
بمشورۃ الترمذی من
الجسد فان اذ صبر
السوا من ترہب الجسد
کن اللہ اذ ترہب الصبر
فصبر الایمان ط
(اصول کافی کتاب ایمان و
اکثر باب الصبر ص ۴۷)

حضرت علی حضرت جعفر
صادق اور حضرت زین
العابدین نے فرمایا کہ صبر
کا ایمان سے ایسا تعلق
ہے جیسا سر کا تعلق جسد
کے ساتھ جب جسم سر
سے جدا ہو جائے تو
جسم بے کار ہو جاتا ہے
اسی طرح توجہ ماتم وغیرہ
بے صبر کی کرنے سے
ایمان سر کر بے کار ہو
جاتا ہے۔

حضرت علی کا فرمان کہ مجالس ماتم میں شرکت کرنا منع ہے

ان ابن ابی طالب قال
 نہی رسول اللہ عن
 النسیاحۃ والاستماع
 الیہا۔ (من ایجاز الفیہ طبع ۱۳۲۶)
 حضرت علی سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ماتم نوحہ اور ایسی برکی مجالس میں شرکت کو منع فرمایا۔
صبر کرنا انبیاء کی سنت ہے۔

قال علی رضی اللہ و
 ورثنا العقر عن آل
 یعقوب و دیرتنا
 الصبر من آل یوب
 (فروع کافی جلد ۲ ص ۱۲۷)
 امام رضانے فرمایا دشمنوں کو صاف کرنا ہمارا کام ہے ہمیں آل یعقوب سے یہ ورثہ ملا ہے مصیبتوں پر صبر کرنا ہمارا شیوا ہے یہ ورثہ ہمیں آل یوب سے ملا ہے۔

صبر کرنے سے ہزار شہید کا ثواب ملتا ہے۔

قال العشاء لیس
 احد من شیعتنا یقبل
 بلیسۃ فی صبر علی
 ذالک الاکتب اللہ لہ
 اجر الف شہید
 (اصول کافی حصہ اول
 کتاب الحجۃ ص ۳۲۳)
 امام رضانے فرمایا کہ ہمارے شیعہ اگر مصیبت پر صبر کریں تو انہیں ایک ہزار شہید کا اجر ملے گا۔

وفات رسول اور حضرت علی کا عمل
آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت علیؑ نے فرمایا یا رسول اللہ
اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ فرمایا ہوتا تو ہم آج آنکھوں اور دماغ
کا پانی رو رو کر پیٹ پیٹ کر خشک کر دیتے۔

(تہج البلاغ جلد اول ص ۱۹۷)

حضرت علیؑ بن حسین کا ارشاد

ترجمہ ۱۔ علی ابن حسین فرماتے ہیں کہ صبر کا ایمان سے
وہی تعلق ہے جو سر کا جسم کے ساتھ جس نے صبر نہیں کیا
اس کا ایمان نہیں۔ (امول کافی ص ۱۷۱-ج ۱)

صبر کے متعلق حضرت علیؑ کا ارشاد

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ صبر کا ایمان سے ایسا تعلق
ہے جیسا کہ جسم کے ساتھ سر کا پس صبر چلا گیا ایمان بھی
چلا گیا۔ (کنز العمال ص ۱۵۳-ج ۲) (بحوالہ منہاج السنیع جلد دوم)

تردید ماتم کی ایک اور حدیث

ترجمہ ۲۔ مہران بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت جعفر
نے فرمایا کہ کوئی آدمی مرجاتا ہے تو اللہ قرشتہ کو اس کے گھر والوں
میں سے اس شخص کی طرف بھیجتا ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ
دکھ میں ہوتا ہے تو قرشتہ اس کے دل پر ہاتھ پھیرتا ہے اور غم
کی پریشانی اور فلق کو اس کے دل سے بھلا دیتا ہے اگر یہ نہ ہوتا
تو دنیا آباد ہی نہ رہتی۔ (من لایحضرہ الفقیہ)

یہی حدیث فروغ کاتی میں بھی ہے آخری جملہ کا ترجمہ ادیب
اعظم نے یوں لکھا ہے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا آباد ہی نہ رہتی۔

ماتم کے متعلق امام باقر کا ارشاد

ترجمہ: ۱۔ ۱۔ جابر شیبلی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام باقر سے پوچھا کہ جزیع کیا ہے آپ نے فرمایا کہ حیخ مارنا ساتھ دین کے اور بلند آواز کے یعنی زبان سے داویلا کرنا اور شور مچانا اور منہ پر طمانچے مارنا اور چھپاتی پیٹنا اور بال نوحینا۔ پیشانی سے جس کسی نے نوحہ کیا اس نے صبر کو چھوڑا اور ہمارے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کیا۔ جس نے صبر کیا اور فقط انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اللہ کی تعریف کی تو وہ تقدیر الہی پر راضی ہو گیا اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے جس نے ایسا نہ کیا بے صبری کی اس پر قضا الہی جاری ہو چکی ہے اور وہ ذلیل خوار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔ (فردغ کافی ص ۴۸۴)

ترجمہ: ۲۔ ۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت کے وقت اپنا گریبان پھاڑے اور خساتہ سے پیٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ نوحہ کرے والی اگر بلا تو بے گئے مر جائے تو قیامت میں ایسا لباس پہنے گی جو ذرا سی آگ میں جل اٹھے گا۔ (مسلم)

۳۔ امام باقر فرماتے ہیں کہ میت کے لیے یوم موت سے صرف تین دن سوگ کرنا چاہیے۔ (من لایحضر الفجاء ص ۵۱)

۴۔ عمر بن مقدام سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو الحسن یا امام باقر علیہ السلام سے آیتہ وَلَا یُعْصِدُ فِیْ مَضْرُوفٍ کے بارے میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ جب میری وفات ہو جائے تو میری معیت پر۔ ایسا منہ نہ نوحینا۔ بال کھولنا۔ ویل اور ہلاکت نہ پکارنا اور مجھ پر نوحہ کرنے والی عورتوں کو جمع نہ کرنا پھر فرمایا کہ یہ مضر و ف ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

میں فرمایا ہے وَلَا يَغْضِبُكَ فِي مَعْرُوفٍ - یعنی عورتیں نیکی میں رسول کی
نافرمانی نہ کریں (معانی الاخبار مطبوعہ ایران ص ۱۱)

۵۔ تفسیر قمی میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فتح مکہ کے موقع پر عورتوں سے بیعت لی تو حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی
ام حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ جس معروف (نیکی) کا حکم دیا ہے کہ
اس میں ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں وہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنا منہ
نہ توچو۔ بال نہ اکھاڑو گریبان چاک نہ کرو۔ سیاہ لباس نہ پہنو ویں اور
ہلاکت نہ پکارو کسی کی قبر سپر نہ کھڑی ہو پس ان شرطوں پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی

(تفسیر قمی جلد دوم ص ۲۵)

ما تم کے متعلق امام جعفر کا واضح بیان

۱۔ عن ابی عید اللہ علیہ السلام قال لا یبغی
الصباح علی المیت ولا
شق الشیات
امام جعفر صادق نے فرمایا
کہ میت پر چیخ چیخ کر نہیں
روتا چاہیے اور نہ کپڑے
پھاڑے جائیں۔

(شافی ترجمہ قرون کا فی ص ۱۸۷-۱۸۸)

۲۔ یا ستاد صحیح عن ابی
عید املہ علیہ السلام
قال قال رسول املہ
صلی اللہ علیہ وسلم
ضروب المسلم یدہ علی
فخرہ عند المصیبة
احباط لاجیرہ
بند صحیح امام جعفر صادق
سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مسلمان مصیبت
کے وقت بے صبری سے
اپنی ران پر ہاتھ مارے
تو اس کا عمل تیک ضائع ہو

(فردغے کافی ص ۱۲۰-۱۲۱-۲۰)

جاتا ہے اس پر اسے کوئی

اجر نہیں ملتا۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نوحہ کرتے والی عورت کی آواز سے اللہ تعالیٰ کو سخت نفرت ہے۔

(تفسیر عمدۃ البیان شیعہ ص ۲۳۰-۲۳۱)

سنت یہ ہے کہ میت کے گھر میں تین دن تک کھانا بھیجا جائے تین روز سے زیادہ غم نہ کرنا چاہیے مگر عورت اپنے شوہر کے واسطے چار ماہ دس روز تک سوگ رکھ سکتی ہے۔ (تحفہ احمدیہ مطبوعہ مطبعہ بستان لغوی ص ۱۲۱)

لعن رسول اللہ صلی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے

اللہ علیہ وسلم الناحۃ نوحہ سننے والی ہر دونوں

والمستمعۃ ط پر لعنت کی ہے۔

معزز تاقطرین :- ان معتبر شیعہ کتب سے ثابت ہو گیا ہے

کہ ماتم و نوحہ وغیرہ سب ناجائز ہے۔

امام جعفر کا ماتم کے متعلق ایک اور ارشاد

امام جعفر نے فرمایا کہ رونا پیٹنا۔ چیخنا بہتر نہیں ہے اور ناجائز

ہے لیکن لوگ اسے جانتے نہیں حالانکہ صبر بہتر ہے۔ (شافی ترجمہ فردغے کافی ص ۱۲۱)

یوقت مصیبت امام جعفر صادق کا عمل

راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا کہ

گھر میں سے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز آئی حضرت کھڑے

پھر بیٹھ گئے اور ان اللہ وانا الیہ راجعون کہا اور کچھ اپنی بات بیان کرتے ہوئے

فرمایا کہ ہم تو یہ پسند کرتے ہیں جو اللہ چاہتا ہے۔ (شافی ص ۱۸۸)

رد ماتم کی ایک اور حدیث

فرمایا امام باقر نے جو بندہ مصیبت کے وقت ان اللہ وانا الیہ راجعون

کہتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جب کبھی ذکر مصیبت کے وقت افاطہ و انا اللہ راہون کہتا ہے تو جتنے گناہ مصیبت اور صبر کے دوران ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بخش دیتا ہے۔

(شافی ترجمہ فروغ)

ما تم حرام ہے سیدہ فاطمہ کو رسول اللہ کی

وصیت

ترجمہ :- امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے رسول اکرمؐ سے حدیث بیان کی بوقت وفات آپ نے حضرت فاطمہؑ کو وصیت فرمائی کہ جب میں مرجاؤں تو میری موت پر اپنا چہرہ نہ پینا۔ بال نہ توچنا نوحہ و ماتم نہ کرتا اور نوحہ و ماتم کرنے والوں کو نہ بلانا اسے فاطمہؑ صبر کرتا۔

(حیات القلوب مصنفہ ملا باقر مجلسی مطبوعہ نوکشمور لکھنؤ ۵۲۸-۴۷)

ما تم کرنے والے جہنم میں کتے کی شکل بن کر جائیں گے۔

ترجمہ :- پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا اے فاطمہؑ معراج کی رات کو میں نے ایک عورت کو جہنم میں دیکھا جس کی شکل کتے کی تھی اور عذاب کے فرشتے اس کے پچھلے راستے سے آگ داخل کر رہے تھے اور شعلے اس کے منہ سے نکل رہے تھے اور فرشتے اس کو آہنی گرزوں سے مار پٹے رہے تھے۔ حضرت فاطمہؑ نے پوچھا ابا جان وہ عورت کون سا گناہ کرتی تھی تھی آپ نے فرمایا کہ نوحہ کرتی تھی۔

(حیات القلوب جلد دوم کتاب المعراج ص ۳۵ مطبوعہ نوکشمور لکھنؤ)

انبیاء کرام کو ماتم سے تکلیف پہنچتی ہے

حضرت فرعونؑ کہ جسیر آنحضرتؐ بیمار تھے لوگ رونے

کتید خدا عقو کند ان لگے تو آپ نے فرمایا کہ

شہاد آزار کنید ہوا
صبر کہ واللہ تمہیں معاف
انگڑیہ ومانہ
کمرے رو کر مجھے تکلیف
(ہذا العیون ص ۳۹) نہ دو۔

نور سے :- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رونے پٹنے سے انبیاء
کو دکھ پہنچتا ہے گویا کہ رونے چلانے والے رسول اللہ کو ایذا دیتے
ہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ
فِي حَمِيهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَاللَّهُ يَبْغِزُ
جو لوگ اللہ اور رسول کو
ایذا پہنچاتے ہیں ان پر
دونوں جہانوں پر
لعنت برستی ہے۔

بہن کو وصیت

حضرت حسینؑ نے اپنی ہمشیرہ زینبؑ اور اہلبیتؑ سے فرمایا کہ میں
تم کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے بعد میرے غم میں تم اپنا گریبان نہ
چھانٹنا اور سینہ نہ پٹنا۔ (ذیل عظیمہ ص ۲۳۸)

ما تم کرتا بدکار لوگوں کا کام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک میری امت میں یہ چار
بے شرفیت عادتیں جاری رہیں اور بدکار لوگ اسے کرتے رہیں گے۔

- ۱۔ نسبت پر فخر کرنا۔
- ۲۔ نسبت پر طعن کرنا۔
- ۳۔ سیاہی اور ماتم کرنا۔
- ۴۔ سیاہی کرنا۔

(حیات القلوب ص ۸۳ - ج ۲)

عید القادری جیلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

مگر محرم کے دن غم جائز ہوتا تو پھر ہر سو موار کو بھی غم کرنا
جائز ہوتا۔ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت فرمائی

تھی۔

جو لوگ شیعہ کی ہر مجلس کو رونق دیتے ہیں اور محرم کے دنوں میں غم اور سوگس کو ماتم و نوحہ کرتے ہیں اور ایسے عبادت سمجھتے ہیں ان کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

فاخریتے:-

اس باب میں زیادہ تر شیعہ مذہب کی کتابوں-قرآن پاک احادیث اور انبیاء علیہ السلام کے نوحہ و ماتم اور صبر کے متعلق فرمودات پیش کئے گئے ہیں۔

احقر کے پیش نظر کم حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے ورنہ اس موضوع پر ایک بہت بڑی کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے احقر کی اصل وجہ کم از کم صفحات پر زیادہ سے زیادہ مواد جمع کرنا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں اور تمام مسلمانوں کو اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق فرمائے۔ (امین)

www.KitaboSunnat.com

رافضیت کا کردار تاریخ کے ایندھن میں

آپ اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر صریح کہیں گے تو شکایت ہوگی

ہم ہمیں خاموش کہہ رہے ہیں نہ جو عالم کا نظام
تم سمجھتے ہو کہ شاید قوت فریاد نہیں

۱۔ امت مسلمہ کے جدید علمائے دین نے بلکہ خود رافضیوں کے ائمہ مجتہدین
تے رافضیوں کو صاف اور واضح طور پر سیدنا حسینؑ کا قاتل کہا ہے لیکن وہ تقیہ
کر کے گیارہ صدیوں سے امت مسلمہ کو قاتل کہتے رہے اور ہمارے سادہ لوح
مسلمان ان کے جھانسنے میں آتے رہے۔

۲۔ انہیں بدترین دشمن اسلام اور کافر و مرتد بتایا ہے۔

حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو ان پر مندرجہ ذیل
تمام القاب و آداب صادق چسپاں ہوتے ہیں۔ یعنی وہ کافر بھی ہیں۔ مشرک بھی۔
منافق بھی۔ مرتد بھی اور زندیق بھی اگر اس سے بڑھ کر کوئی اصطلاح ہو سکتی ہے
تو وہ بھی ان پر بعینہ چسپاں ہوتی ہے۔ دراصل یہ بدترین دشمن اسلام ہیں اور
درحقیقت ان کا کوئی مذہب نہیں ہے اگر ہے تو اسلام کو مٹانا اور مسلمان
کو زیاد سے زیادہ تکلیف دینا اور نقصان پہنچانا ہے جیسا کہ ان کے پیروی
اسلاف ان کے کانوں میں پھونک چکے ہیں۔

اختصار کے ساتھ چند واقعات اور حقائق سے پردہ اٹھانے لگا رہوں

اگر لکھنے لگوں تو اس موضوع پر کئی کتب لکھی جا سکتی ہیں۔ بہر حال گوشش کی گئی ہے کہ اس معنون سے آپ ہر بات سمجھ جائیں۔ اختصار کی اصل وجہ کم از کم الفاظ میں آپ تک زیادہ سے زیادہ مواد پہنچانا ہے۔

حضرت علیؑ کے عہد میں حالات نے اسلامی فتوحات و فتوحات کی بجائے خانہ جنگی اور طوائف الملوک کی کارخ اختیار کر لیا۔ چنانچہ جمل، صفین اور نہروان نامی تین خطرناک اور اہل اسلام کے لیے تباہ کن جنگیں ہوئیں جن میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھوں قتل ہو گئے بالآخر حضرت علیؑ اپنے ہی گروہ کے عبدالرحمن بن ملجم نامی برادر کشتی سے تنگ آئے ایک شخص کے قاتلانہ حملے سے شہید ہو گئے۔ یہ واقعہ رمضان المبارک ۴۰ھ ہجری کا ہے۔ چنانچہ والد کے انتقال کے بعد کوفہ میں آپؑ کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی۔ لیکن حضرت حسنؑ نے امت کی فلاح و اجتماعیت اور منافقوں کی ریشہ دواتوں کے انسداد کے پیش نظر ضروری سمجھا کہ خلافت اسلامیہ کی بھاگ دور حضرت معاویہؓ جیسے بھرتی و امین اور قوی و منظم شخص کے ہاتھ میں ہونی چاہیے چنانچہ چھ ماہ بعد آپ نے حضرت معاویہؓ سے صلح کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی اور اپنے زیر اثر علاقے ان کے حوالے کر دیئے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ پوری مسلمان قوم نے آپس میں اختلافات مٹا کر ایک خلیفہ پر اجماع کیا اس لیے اس سال کو تاریخ میں عامہ الجماعۃ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حضرت حسنؑ کے اس اقدام سپردگی کے نتیجے میں ان تنازشی لوگوں کی سرگرمیاں یکدم سرد پڑ گئیں جن کی سازش نے حضرت عمر فاروقؓ کا سچا رخ حیات گھل گیا۔ جن کی منافقانہ جارحیت نے حضرت عثمان غنیؓ جیسے مشتقی خلیفہ کو شہید کیا۔ جن کی عیارانہ فریب کاری نے حضرت علیؑ سے مدینۃ الرسولؐ چھوڑ دیا جن کی اسلام دشمن پالیسیوں نے جمل و صفین اور نہروان جیسی مسلمان کش جنگیں

برپا کرائیں اور جن کی بد فطری و بد تماشی نے آخر کار سیدنا حضرت علیؑ جیسے بھولے بھالے اور قابلِ احترام صحابی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔

حضرت معاویہؓ کے بیسٹ سالہ دورِ خلافت میں یہ عجیبی سازشی لوگ کئی بار حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے پاس آئے اور فریب قاری کے قدیمی جال میں اتھیں پھانستا چاہا لیکن حضرت حسنؓ و حسینؓ نے سختی کے پیش آکر ان کی امیدیں خاک میں ملا دیں ۲۲ رجب ۴۰ھ ہجری کو سیدنا معاویہؓ کی وفات ہو گئی تو یہ پیرانے شکاری کوفہ کی عجمی کمین گاہوں سے نکل کر پھر سرگرم عمل ہو گئے حضرت حسنؓ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لیے پرانے تعلقات و توقعات کی بنا پر کوفی ساتھیوں نے حضرت حسینؓ کو تاکا اور ترغیب و تحریص کے خطوط بھیجے۔

شروع کر دیئے اسی دوران حضرت حسینؓ مدینہ منورہ سے مکہ تشریف لے گئے لیکن خطوط اور قاصدین کی آمد کا اتنا برابر جاری رہا تا آنکہ ابن کثیر کی روایت کے مطابق کوفہ کے ساتھ تجربہ کار افراد پر مشتمل وفد نے آکر کچھ اس طرح ڈورے ڈالے کہ اب حضرت حسینؓ کو مجال انکار نہ رہی اور آخر کار آپ نے کوفہ جانے کا فیصلہ کر لیا جہاں کوفی و قوداد خطوط کی یقین دہانی کے مطابق بھاری تعداد میں لشکر تیار تھا بس آپ کے کوفہ جانے ہی کی دیر تھی کہ آپ وہاں پہنچیں اور عملاً آپ کی خلافت و حکومت قائم ہو جائے۔

حضرات صحابہؓ اور دیگر لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ آپ نے اہل کوفہ کی دعوت پر کوفہ جانے کا ارادہ کر لیا ہے تمام اکابر و صائغ نے متع کیا اور سمجھایا کہ یہ اقدام نامناسب ہے۔ اہل کوفہ قطعاً بھروسے کے لائق نہیں ان کے قول و عمل کا کوئی اعتبار نہیں انہوں نے آپ کے والد حضرت علیؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور آپ کے بھائی حسنؓ کو کس طرح دکھ دیئے یہ سب آپ کی آنکھوں دیکھی یا نہیں ہیں۔ کیا اس کے باوجود ابھی یہ کوفی اس قابل ہیں کہ انہیں منہ لگایا جائے۔ براہ کرم اپنا اپنے بچوں اور سب سے بڑھ کر مسلمانوں

کی اجتماعیت کا خیال کیجئے اور کوفہ کے سفر کا ارادہ ملتوی کیجئے گوکہ اس میں بلاکت
 و بربادی اور انتشار و افتراق کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ افسوس بزرگوں اور مجتہدوں
 کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں اور حضرت حسینؑ نے ان مخلصانہ مشوروں کے
 مقابلہ میں اہل کوفہ کی ترغیب و یقین دہانی میں پارہ اٹھا کر لیا۔ اور اترتے ہی
 احوال کے لئے اپنے تایازاد بھائی مسلم بن عقیلؑ کو اپنا قائم مقام بنا کر کوفہ روانہ
 کیا۔ کوئی سازشیوں نے بڑی گرم جوشی دکھائی اور قائم مقام سیدہ حکومت کا تختہ
 اٹنے کے لئے خفیہ طور پر مسلم بن عقیل کے ہاتھ بیعت شروع کر دی اور تھوڑے
 ہی عرصہ میں اٹھارہ ہزار کوئی اپنے طے شدہ پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے
 کے لیے منتظم ہو گئے مسلم بن عقیل نے توقع سے زیادہ کامیابی پر حضرت
 حسینؑ کو جلد کوفہ آنے کا دعوت نامہ ارسال کر دیا اور لکھا کہ اہل کوفہ اپنے
 عہد پر دل و جان سے قائم ہیں اور اب تک آپ کے لئے میرے ہاتھ پر
 اٹھارہ ہزار جنگجو جانتا رہیعت کر چکے ہیں لہذا بلا تاخیر کوفہ پہنچیں حضرت
 حسینؑ کو یہ دعوت نامہ ملا تو آپ کے وفد کے ساتھ کوفیوں اور اہل خانہ کے
 ساتھ کوفہ کی جانب روانہ ہو گئے۔

ادھر کوفہ کی حکومت کو ان سازشیوں کی سرگرمیوں کی اطلاع ہوئی
 تو حضرت مسلم بن عقیلؑ کو آڑہ ناکر اختیار کئے ہوئے تھے بالآخر حکومت
 کے خلاف خفیہ سازش کے نتیجے میں آپ کو قتل کر دیا گیا کاش حضرت حسینؑ کو کوفہ
 کی قریب دہائیوں پہنچا ہو کہ حضرت مسلم بن عقیلؑ کو ان سازشیوں کے نرے نہیں نہ
 بھینچتے اور مسلم بن عقیلؑ ان عداوتوں، نیکاروں اور اسلام دشمنی کے اٹھارے
 کا حلالہ اقدام نہ کرتے۔ دوران سفر کوفہ کے قریب پہنچ کر آپ کو مسلم بن عقیلؑ
 کے قتل کی اطلاع ملی آگے بڑھے تو سرحدی محافظ دستہ گشت پر متعین ملا
 معلوم کرنے پر آپ نے انہیں تفصیل سے کوئی خطوط و قود اور انکی
 طلب پر کوفہ آنے کے متعلق بتایا۔ دستہ نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ

واپس لوٹ جائیں آپ کو شہر پسندوں نے غلط اطلاعات پہنچا کر قریب
 دیارے اب آپ کے ذہن میں کوفیوں کی دھوکہ دہی حضرت علیؑ اور حضرت
 حسینؑ کے ساتھ ان کے رویہ کے پرانے نقوش ابھرنے لگے تھے اور
 مسلمانوں کے اجتماعی نظام کے خلاف ان کوفیوں کی موجودہ روش اور آپ
 کو غلط اطلاعات اور بے حقیقت وعدوں کے ذریعے دھوکہ دے کر یہاں
 لانے کی اصلیت ظاہر ہو گئی اور آپ کو صاف محسوس ہو گیا کہ جس ارادہ بد
 کے لئے انہوں نے حضرت علیؑ کو مدینہ رسول چھوڑنے پر مجبور کر دیا
 تھا جس کے نتیجے میں حضرت علیؑ بکھرمدینہ منورہ سے ایسے محروم ہوئے کہ
 مدۃ العمر تک کی سعادت حاصل نہ کر سکے۔ مجھے آڑ بنا کر بدعہد و بد نظر
 کوئی پھر انتشار کا وہی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آخر کار حضرت حسینؑ
 نے فیصلہ کر لیا کہ کوفہ جانے کی بجائے دمشق جا کر خلیفہ یزید کے ہاتھ بیعت
 کر لینا ہی مناسب ہے وہ میرے ہم کفو اور قریبی عزیز بھی ہیں اور امت
 مسلمہ کے بلا اختلاف خلیفہ و امیر بھی ہیں۔ میں ان کے پاس جا کر معاملہ
 طے کر لوں گا۔ جس طرح میرے بھائی حضرت حسنؑ نے ان کے والد حضرت
 معاویہؓ سے بیعت کر کے طے کیا تھا۔ (طبری ص ۲۳۵ ج ۵-۶)

یہ فیصلہ کر کے آپ نے قادسیہ کے قریب کوفہ کی راہ چھوڑ کر دمشق
 کی جانب سفر شروع کر دیا حضرت حسینؑ کے قافلہ میں شامل ساٹھ کوفیوں
 کے لیے قطعاً ناقابل قبول اور ان کے حصول مقصد کے لیے غیر مفید بلکہ
 عذر رساں تھا۔ اس لیے ان کوفیوں نے کوشش کی آپ کو سمجھا بچھا کر
 دمشق جانے سے باز رکھا جائے اور کوفہ یا کسی دوسرے سازشیں مکر
 کی طرف چلنے پر مجبور کریں لیکن حضرت حسینؑ نے ان کی بات نہ مانی اور
 دمشق کی طرف سفر جاری رکھا۔ اس موقع پر حضرت حسینؑ نے کھلے
 الفاظ میں یہاں تک کہہ دیا کہ:-

”افسوس تم وہ لوگ ہو جنہوں نے میرے والد حضرت علیؑ کو دھوکہ میں رکھا اور شہید کر دیا۔ میرے بھائی حضرت حسینؑ کو زخمی کیا اور مالوس بنایا میرے علم زاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ بلا کر قتل کر لیا سچ ہے جو بھی تمہارے دھوکے میں آجائے وہ بڑا احمق ہے۔“ (جلا العیون - طبری)

شریک قافلہ کوفیوں کی تمام ممکنہ کوششیں ناکام ہوئیں اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب حضرت حسینؑ ہمارے ہاتھوں سے نکلا جاتے ہیں اگر وہ سلامتی کے ساتھ دمشق پہنچ گئے تو وہ حسب اعلان خلیفہ یزید کے ہاتھ بیعت کر لیں گے خلیفہ یزید اور حضرت حسینؑ آپس میں قریبی عزیز نہیں۔ رشتہ داری ہے اس طرح ہمارے حکومت کے خلاف سارے پروگرام طشت از یام ہو جائیں گے اور ہماری سازشوں کا علم ہو جائے گا اور یہ صورت حال ہمارے لئے از حد نقصان دہ اور پریشان کن ثابت ہوگی ان باتوں کو کو سامنے رکھتے ہوئے ان کوفیوں نے حضرت حسینؑ کو شہید کرنے کا پروگرام بنالیا جب حضرت حسینؑ کو بلا پہنچے تو وہاں خیمہ زن ہو گئے تو کوفیوں نے اس جگہ رہنا ذہنی ڈرامہ رچانے کا پروگرام بنالیا اور بالآخر حضرت حسینؑ کے خیمہ پر دھاوا بول دیا اور انہیں دس محرم الحرام ۱۰ سالہ صحیحی کو شہید کر دیا۔

شیعان کوفہ کی پہلی میٹنگ

شیعان کوفہ سلمان بن مردخزاعی کے گھر جمع ہوئے حمد الہی کے بعد سلیمان نے کہا کہ امام حسینؑ یزید سے بیعت پر انکار کر کے مکہ مقلہ گئے ہیں اور تم ان کے بڑے گوار شیعہ ہو اگر تم ان کی نصرت کر سکو گے تو ان کو بغیر لاکھ کر بلو اور اگر نصرت میں سستی اور کاہلی کرو گے تو ان کو فریب نہ دو اور ان کو ہلاکت میں نہ ڈالو شیعوں نے کہا کہ حضرت جب اس شہر میں آئیں گے تو ہم ان کی نصرت و حفاظت کریں گے اور پھر ایک سر رہنے

خدمت حسینؑ میں لکھا گیا - (جلا العیون ص ۱۳۵ مصنف ملا باقر مجلسی)

حضرت مسلمؑ ہانی کے گھر میں

حضرت مسلمؑ رات کو ہانی کے گھر کے تشریف لے گئے اور یہاں لوگوں سے بیعت لینے تھے یہاں تک کہ پچیس ہزار اہل کوفہ (شیعہ) نے حضرت مسلمؑ سے بیعت کی - (جلا العیون ص ۱۳۲ - ج ۲)

شیعوں کی حضرت مسلمؑ سے بے وفائی

جب شام ہوئی تو تیس آدمیوں سے زیادہ حضرت مسلمؑ کے ہمراہ تھے جب حضرت مسلمؑ نے یہ کیفیت دیکھی عذرو مکر اہل یان کوفہ سے مطلع ہوئے اور مسجد میں جا کر مغرب کی نماز ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئے فقط دس آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے چاہا مسجد سے نکلیں جب دروازہ کندہ سے باہر آئے تو کوئی شیعہ آپ کے ہمراہ نہ تھا۔

(جلا العیون ص ۱۳۵ - ج ۲)

شیعان کوفہ نے حضرت مسلمؑ کو شہید کر دیا۔

پس حضرت حسینؑ اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا خبر پہنچی کہ مسلم بن عقیل - ہانی بن مروہ - عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا ہے اور ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا ہے - (جلا العیون ص ۱۳۵ - ج ۲)

قاتلان حسینؑ شیعہ تھے۔

حضرت امام حسینؑ سے جو سلوک شیعوں نے کیا کتب شیعہ اس پر شہاد ہیں کوفہ سے ہزاروں کی تعداد میں شیعوں نے مراسلات بھیجی کہ امام حسینؑ کو منگوا یا پہلے حضرت مسلمؑ کو معاہدہ کے شہید کر دیا پھر حضرت حسینؑ کو نہایت ہی بے دردی اور سفاکی سے قتل کر کے شہید کر دیا۔

چنانچہ اس پر جلا العیون ص ۲۵۷ جلد اول شہاد ہے۔

پس بیس ہزار مردم عراقی نے امام حسین سے بیعت کی اور جنہوں نے بیعت کی تھی خود انہوں نے تلوار حضرت امام حسین پر کھینچی اور حضرت امام حسین کو شہید کیا۔ (جلد العيون ص ۳۵۱ - ج ۱-ع)

قاتلان حضرت علیؑ بھی شیعہ تھے۔

پس حضرت جبرائیل نے کہا یا محمدؐ آپ کا برادر علیؑ بن ابی طالب آپ کے بعد مقہور و مظلوم ہوگا اس شہر میں جہاں عبرت کرے گا اور شہید ہوگا اور وہ شہر علیؑ کے شیعوں اور فرزند ان شیعہ کا محل و مسکن ہوگا۔ (جلد العيون ص ۳۸۹ - ج ۱-ع)

شیعان کو قہ کے حق میں زین العابدین کی بدعیا

۱۔ حضرت زین العابدین نے فرمایا ایسا الناس میں تم کو قسم خدا کی دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ میرے کو خطوط لکھے اور ان کو قریب دیا اور ان سے عہد و پیمان کیا اور ان سے بیعت کی اور آخر کا ان سے جنگ کی اور دشمن کو ان پر مسلط کر دیا پس لعنت ہو تم پر تم نے اپنے پاؤں سے جہنم کی راہ اختیار کی تم لوگ کن آنکھوں سے حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو گے جس روز تم سے فرمائیں گے تم نے میری عزت کو قتل کیا۔ میری ہتک و بے حرمتی کی کیا تم میری امت سے نہ تھے۔

(جلد العيون - ص ۲۲۴ - ج ۲-ع)

۲۔ حضرت زین العابدین نے فرمایا کہ تم نے اپنے آپ کو ابلا آیا اور سزاؤں جہنم کیا تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو حالانکہ خود تم نے ہمارے قتل کیا ہے واللہ لازم ہے کہ تم بیت گریہ کرو۔ (جلد العيون ص ۲۲۴ - ج ۲-ع)

شیعہ قاطمہ کی بدعیا۔

اے اہل کوفہ تمہارا حال اور بال بھرا ہوا اور تمہارے منہ سیاہ ہوں تم نے کس سبب سے میرے بھائی حسین کو بلایا اور ان کی مدد نہ کی۔ آپہیں

قتل کر کے مال و اسباب ان کا لوٹ لیا۔ واٹے جو تم پر لعنت ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا ظلم و ستم کیا ہے اور کین گناہوں کو اپنی پشت پر انبار کیا ہے بعد حضرت رسول تم نے خلق خدا کو قتل کیا ہے۔

ناظرین: یہ ہے امام حسین اور ان کے رفقاء اور خیر خواہوں کا بیان یا خصوص بد عاؤں کو دیکھو اور شیعوں کے کمر توڑ پر دیکھو۔ ان کی حیثیت دیکھو۔ قاتل اور مقتول دونوں کا اپنا اپنا بیان سن کر کیا اب بھی کہا جاسکتا ہے کہ شیعہ قاتلان حسین نہیں ہیں؟

کیا اس کتاب اور اس باب کو پڑھنے کے بعد بھی آپ پر شیعوں کی حیثیت آپ پر واضح نہیں ہوئی۔

اب بھی وقت ہے کہ ٹھنڈے دل سے سوچ کر فاصلہ کرو۔
ورنہ یہ گذرا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔
سیاسی سازشوں کا نیا دور

۱۔ اگرچہ ۱۹۲۲ء میں عالم اسلام کا مرکزی ادارہ خلافت مسمار کیا جا چکا تھا اور اہل اسلام چھوٹے چھوٹے علاقوں، خطوں اور ملکوں میں تقسیم کئے جا چکے تھے۔ پھر بھی یہود اور آل یہود اپنی سیاسی بساط شطرنج پر ان کے بکھرے ہوئے مسلمانوں کو مکمل مات دینے میں مصروف رہے اس سائنس پس منظر کے باوجود ۱۹۴۷ء میں دنیا کے نقشے پر وقت کا سیاہ بڑا مسلم ملک پاکستان نمودار ہو گیا چنانچہ پوری عالمی یہودیت حرکت میں آگئی اور اس کے دونوں عالمی مہروں یعنی امریکہ اور روس کے اتصال سے اگلے ہی سال ۱۹۴۸ء میں مسلمانوں کی اہم سرزمین فلسطین پر اسرائیل کا ناجائز تولد ہو گیا اس نئی دنیا اور جہاں کا مقصد یہ تھا کہ اسرائیل اور ایران مل کر ایک طرف تو پاکستان کے پرچے اڑاسکیں اور دوسری طرف مسلم مشرق وسطیٰ پر بالادستی کھلیں۔ یہی وجہ ہے کہ دو سال

کے اندر ۱۹۵۰ء میں جہاں اسرائیل اور ہندوستان کے مابین سفارتی تعلقات استوار ہو گئے وہیں اسرائیل اور ایران میں ایک دوسرے کے سفارتی مشن بھی قائم ہو گئے اس طرح پوری امت اسلامیہ کے خلاف یہود آئل یہود (اہل تشیع) اور ہندو کاتیا تکون و حور میں آگیا اور یہ تکون عالمی طاقتوں امریکہ اور روس کی اعانت سے آج تک برسر عمل ہے۔ حسب پر وگرام اسرائیل نے شرق اوسط کے مالک سے پیچہ آزمائی شروع کر دی اور ۱۹۵۶ء تک اپنی ناجائز زمین پر مزید اضافہ کر لیا اس کے بعد اسرائیل نے ۱۹۶۷ء میں مسلمانوں کے قبیلہ اول پر بھی قبضہ کر لیا مگر پھر بھی اس کا توسیعی منصوبہ جاری رہا ایک جانب اگر اسرائیل پیہم مسلم عرب کے خلاف برسر جنگ رہا تو دوسری جانب ایران تیل کا ایندھن اسرائیل کو مکمل فراہم کرتا رہا۔

جب ۱۹۷۹ء میں خمینی نے ایرانی اقتدار سنبھالا تو ایران و اسرائیل کے تعلقات مزید مستحکم ہو گئے ۱۹۸۰ء میں ایران کو اسرائیل نے جدید اسلحہ فراہم کرنے کا آغاز کیا تاکہ ایران اسلام کے نام پر اسلامی بلاد عرب کو زیر و زیر کر سکے اسی بنا پر ایران ۱۹۸۰ء میں ہی عراق سے برسر پیکار ہو گیا اور کچھ عرصہ اور اسرائیل بھی عراق کی ایٹمی وجوہی تہذیبات پر حملہ آور ہوا۔ ایران کو اسرائیل ہتھیاروں کی فراہمی آج تک جاری ہے۔ اور ایران اپنے آقا کے لئے پورے عرب کو ہتھانے پر تلا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لبنان میں بھی اسرائیل پشت پناہی کے ساتھ ایرانی گماشتہ فلسطینی مسلمانوں کو ذبح کرتے رہتے ہیں غرض کہ ۱۹۴۸ء سے ہی اسرائیل اور ایران کا مشترکہ منصوبہ یہ ہے کہ مسلم عرب کا جلد تباہ پانچا کر دیا جائے۔

۲۔ اوصہر پاکستان میں بھی اخیار کی ٹھیک و سہی سازش سیاست

کار قرار ہی قیام پاکستان کے صرف آٹھ سال بعد ۱۹۵۵ء میں ایک سازش کے ذریعے شیعہ کا زندہ سکندر مرزا ملک کا سر براہ بن گیا۔ جس نے صرف تین سال (۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۸ء) کی مختصر مدت میں پاکستان پر چار قریب کارمی لگائیں۔

۱۔ پاکستان کے صوبہ بلوچستان کی ریاست قلات کے خلاف جارحانہ اقدام کیا۔ کیونکہ وہاں عرصہ دراز سے شرعی قوانین نافذ تھے۔

۲۔ پاکستانی صوبہ بلوچستان کا ایک بڑا سرحدی رقبہ جو تیل کی دولت سے مالا مال تھا ایران کے حوالے کر دیا۔

۳۔ پاکستان کا اسلامی آئین ۱۹۵۹ء منسوخ کر دیا۔

۴۔ ایرانی النسل نفرت بھٹو کے شوہر ذوالفقار علی بھٹو کو وزیر بنا دیا جس نے آگے چل کر دوسرے شیعہ سربراہ مملکت آغا بھٹی کے مشن کو مکمل کرنے میں بھڑپور کر ڈاؤ ادا کیا اور ۱۹۷۱ء میں بالآخر پاکستان کو دو ٹکڑے کر ڈالا چونکہ اس وقت کی سب سے بڑی اسلامی مملکت نہ صرف سارے اسلامیانِ عالم کے لئے مضبوط دفاعی ڈھال اور دینِ اسلام کے لیے مضبوط دفاعی ڈھال اور دینِ اسلام کے لئے مضبوط قلعہ کا درجہ رکھتی تھی بلکہ حرمین شریف کے لئے بھی حفاظتی حصار کا مقام رکھتی تھی لہذا ادرشمنانِ اسلام نے اسکیم یہ بنا لی کہ پاکستان کو اندرونی خانہ جنگی اور بیرونی حملے کا بیک وقت نشانہ بنایا جائے تاکہ سچکی کے ان دو دوپاٹوں کے درمیان اسے پیس دیا جائے۔

۱۹۷۱ء میں یہی کچھ ہوا۔ آغا بھٹی اور ذوالفقار علی بھٹو نے مل

پاکستانی اکثریت کے منتخب کردہ نمائندے مجیب الرحمن کو اقتدار سپرد کرنے سے انکار کر دیا ظاہر ہے اس ظلم اور زیادتی کے خلاف حبیبِ توقع مجیب الرحمن کے حلقہ انتخاب مشرقی پاکستان میں زبردستی

سیاسی احتجاج شروع ہو گیا اور سڑکوں پر دھڑا دھڑا کر کے مظاہرین کی جھنڈی اور پھولوں نے وہاں فوجی کارروائی کے ذریعہ نہ صرف خانہ جنگی بپا کر دی بلکہ ہندوستان کو بھی بالواسطہ دعوت دے دی کہ وہ حرکت میں آجائے اور موقع سے فائدہ اٹھا کر حملہ کر دے جو ایسا ہندوستان نے وہی کیا اور مشرقی پاکستان کو یکدم مغربی پاکستان سے کاٹ کر جدا کر دیا بالآخر ایک ہی تیر سے دو ٹکڑا کر بیٹے گئے پاکستان آدھا کر دیا گیا اور بچا کچھ مغربی پاکستان (ملحقہ ایران) آئندہ ایران کے بیٹے ایک لقمہ تر بنا دیا گیا اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ بچہ خاں نے بچے کچھ پاکستان کا اقتدار ناجائز طور پر بھٹو کے حوالے کر دیا اور بھٹو نے اعلان کیا کہ تھے پاکستان کا بڑا بھائی ایران ہے۔ بعد ازاں شاہ ایران کے اشارے پر بھٹو نے پاکستان کے صوبہ بلوچستان (ملحقہ ایران) میں فوجی کارروائی تاکہ وہاں ایران موقع نکال کر قبضہ جما لے مگر بلوچی مسلمانوں نے اس شیعہ سازش کو ناکام بنا دیا پھر ۱۹۷۹ء کو قوم نے بھٹو کو اٹھا باہر پھینک دیا۔ اس کے بعد بھی جب کبھی نفاذ اسلام کی کوئی کوشش ہوئی تو شیعہ اس میں رکاوٹ دیتے تھے انہی شیعہوں نے تقریبات اور عصیت کا جال پورے ملک میں پھیلا دیا۔

ایران اور اسرائیل کا یکساں ہدف

چودہ صدیوں کا مختصر تاریخی جائزہ لیا جائے تو یہودیت اور شیعیت کے بنیادی حقائق کو یک نظر واضح کر دیتا ہے۔ اولاً یہ کہ مذہب شیعہ کا بانی مہدی ابن سبہ یہودی تھا دوسرے یہ کہ ابن سبہ کے ناطے شیعیت نسل و اصلاً وہی یہودیت ہی ہے دوسرے یہ کہ اس رشتے سے یہود اور آل یہود (اہل تشیع) دونوں ہی اسلام کے خلاق گذشتہ چودہ صدیوں سے مسلسل تخریب کاری کرتے رہے ہیں اور چھوٹے یہ کہ اس دیرینہ نسبت سے نہ صرف شیعیت اور یہودیت کا نصب العین

ایک ہے بلکہ عمر حاضر کے ایران اور نوزائیدہ اسرائیل کا حتمی ہدف بھی یکساں ہے البتہ جب وہ عالمی خلافت عثمانیہ جو دنیا کی سپر پاور بھی تھی اور دنیا کے تمام مسلمانوں کا سیاسی مرکز و محور بھی تھی درہم برہم کر دی گئی اس کے بعد ہی یہود اور آل یہود نے اپنا حتمی ہدف مسلمانوں کا روحانی مرکز بنایا اس غرض سے نئی حکمت عملی کے تحت پہلے مرحلے میں اسرائیل نے جنم لیا اور دوسرے مرحلے میں اسرائیل نے ایران کی بالواسطہ اعانت سے مسلمانوں کے قبلہ اول (بیت المقدس) پر قبضہ کیا اور پھر تیسرے اور آخری مرحلے میں یہ دونوں ممالک مرکز اسلام یعنی حرمین شریفین پر تسلط کے لیے مہر ابلسی حریہ استعمال کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۷۸ء میں ولادت اسرائیل کے موقع پر ہی اسرائیل وزیر اعظم بن گوریان نے اعلان کر دیا تھا کہ یہودی حکومت ان تمام مسلم علاقوں پر قبضہ کرے گی جہاں سے یہودی لکانے گئے تھے۔ اسی لئے اسرائیلی پارلیمنٹ بلڈنگ پر جو وسیع تر اسرائیلی کالفتشہ آوازیں ہیں اس کی حدود میں حرمین مقدس شامل ہیں ٹھیک اسی یہودی نقشہ پر ایرانی سربراہ غمیتی عرصہ دراز سے گامزن ہے جس کے چند شواہد درج ذیل ہیں۔

۱۔ خمینی نے ایران کی سربراہی ۱۹۷۹ء سے برسوں پہلے ایک تہایت معنی خیز کتاب کشف الاسرار لکھی تھی جس میں اس نے گیارہویں صدی ہجری کے شیعہ پیشوا یا قمر مجلسی کی تحریر حق الیقین کو بہت نمایاں کیا تھا اور باقر مجلسی کی زبانی خمینی نے بالواسطہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ:-

۱۔ جب صاحب الامرؑ اپنے منصب پر فائز ہو جائیں تو سب سے پہلے مکہ معظمہ پر قبضہ کریں گے۔

۲۔ پھر وہ صاحب الامر مدینہ منورہ جا کر پہلے محمدؐ سے بیعت لیں گے پھر ابو بکرؓ اور عمرؓ کو قبروں سے نکال کر

زندہ کریں گے اور سولی پر چڑھا دیں گے۔

حج - پھر عائشہ کو زندہ کر کے سزا دیں گے اور آخر میں تھام سنیوں (مسلمانوں) خصوصاً علماء کو قتل کر کے نیست و نابود

کر دیں گے۔ (بحوالہ حق الیقین صفحات ۱۳۹-۱۴۵-۱۴۷)

۲۔ خمینی نے اپنی حکومت قائم کرنے سے کچھ ہی پہلے اپنا ایلہی منصوبہ براہ راست منکشف کر دیا تھا اور کہا کہ دنیا میں ہماری قوت اس وقت وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک کہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا چونکہ یہ علاقہ ہیبت الوحی اور مرکز اسلام ہے۔ اس لئے ہمارا تسلط ضروری ہے۔ اور میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو روزہ رسول میں پڑھے ہوئے دو بتوں یعنی ابوبکر اور عمر کو نکال یا ہر گروں گا۔

(بحوالہ خمینی از م اور اسلام صفحہ ۵)

۳۔ خمینی نے ۱۹۷۹ء میں اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد یو سٹروں اور بنیروں کے ذریعہ اپنے جیس پلان کی تشہیر کرائی اس کی عبارت تھی کہ ہم جنگ آٹھ ماہیں یہاں تک کہ قاصبوں کے قبضے سے اپنی مقدس زمینیں (یعنی عراقی کربلا اور سعودی مدینہ منورہ) اور خانہ کعبہ اور جولان واپس لیں گے۔

(بحوالہ ماہنامہ القرآن یکم تا اکت ۱۹۸۴ء صفحہ ۱۱)

۴۔ ایرانی اقتدار ضروری ۱۹۷۹ء میں خمینی کے ہاتھ آیا اور صرف ۹ ماہ بعد ہی ایک مسلح گروہ نے حرم کعبہ پر نومبر ۱۹۷۹ء میں حملہ کیا اور سکڑوں مسلمانوں کو ہلاک کیا اور دو ہفتوں سے زیادہ تک حرم بیت اللہ پر قبضہ جما رکھا۔ تاہم ناپاک قبضہ ناکام ہو کر رہا۔

۵۔ اس کے بعد ہر سال عین حج کے دوران خمینی کے کارندے حدود حرمین میں ہنگامے کر کے حرمت حرمین یا مال کرتے رہے میر کتر امن کو پرانگندہ کرنے کا یہ شیطانی دھندہ سال ۱۹۷۷ء تک لگاتار چلتا رہا حالانکہ پہلے

سال ہی حرمین کو آتشیں بموں سے اڑا دینے کی سازش پکڑی جا چکی تھی۔ اس کے باوجود ۱۹۸۶ء کے حج کے لئے خمینی نے اپنی آل اولاد کو یہ ہدایات دیں کہ حج کو کافروں سے اظہار برأت (تبرا) کے لئے استعمال کریں اور ایام حج میں زیر دست مظاہروں کا فریضہ انجام دیں اور یہ کہ حج بالکل فیصلہ کن اور کچل دینے والا حج ہونا چاہیے۔

(بحوالہ ایکٹ انٹرنیشنل لندن ۱۳ تا ۲۷ اگست ۱۹۸۶ء)

ان ہی ہدایات کے مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۸۶ء کو جو مسلح جلوس حرم کعبہ کے اطراف مارچ کر رہا تھا اس کے بیروں پر صاف لکھا تھا کہ ”لبیک یا خمینی“ اور ”اپنے آپ کو مسلح کر ہتھیار اٹھا لو“ اس کے ساتھ ہی اس مسلح ٹولے نے وہ خونخواری و خونریزی پیا کی جس کی تفصیل منظر عام پر آ چکی ہے۔ اس وقت میں اس تفصیل میں نہیں پڑتا چاہتا تخلص یہ ہے کہ عصر جدید میں اسرائیل اور ایران دونوں کا حتمی ہدف مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے لہذا حرمین کو تاخت و تاراج کرنے اور اس سرزمین مقدس پر قبضہ کرنے کے لئے آج کل حکمت عملی یہ ہے کہ ہر اول دستہ تو ایران کا ہو اور اس کو کمک اسرائیل بہم پہنچا رہے۔

حاصل کلام

آج سانحہ حرم شریف کے حوالے سے یہود اور آل یہود ایل (تشیع) کی پچھلی چودہ صدیوں سے جاری اسلام دشمنی طشت از یام ہو چکی ہے اور قرون اول کے ابن سبا یہودی (بابائے شیعیت) سے لے کر دور حاضر کے خمینی تک تمام چہرے تاریخ کے آئینہ میں بالکل بے نقاب ہو چکے ہیں لہذا ایسا آخری موقع ہے کہ مسلمانان عالم خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اپنی بقا اور اپنے مرکز حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے کم از کم ان آئین

کے سانچوں کی بلاتاخیر اور مکمل سرکوبی کریں -
 عذر: ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

تخلیقات وا شدہ
 یا اعلیٰ مدد
 حق چار یار

صیبت ○ میدان بدر کے ۳۱۳ صحابہؓ کے مشن کے امین
 کے قائم پیغام
 امیر عزیمت - شیر اسلام ○ احد کے نئے شہداء کی وارث
 حضرت علامہ مولینا صاحب اور

○ حق نواز جھنگوی
 مورخ اسلام - مجاہد بے باک
 حضرت علامہ مولینا

۲۵۶
 شہداء کے
 مشن کی علمبردار
 انجمن سپاہ صحابہؓ

محمد ضیاء الرحمن فاروقی
 کی قیادت میں اہلسینۃ والجماعۃ
 کے نوجوانوں کی تائید و تنظیم انجمن سپاہ
 صحابہؓ پاکستان قرآنی سنت کے
 فروغ اور صحابہ کرام کی ناموس
 کی شانہ نشانیہ ملکر اور
 رکنیت اختیار کر کے
 حنفیہ اسلامی تنظیم
 صحابہؓ کی خدمت میں

ہاتھی تاج :- خاکپائے انجمن سپاہ صحابہؓ محمود اقبال
 محمد زاہد راشدی - محمد نوید محمد اکرم غوری - عبدالمجید
 شیخ محمد خالد فاروقی - صاحب پور ضلع بہاول پور

اندھی تقلید نے مسلمانوں کو کیا دیا

سبائی متاقلین کفر و مرتدین مسلمانوں کی جماعتوں میں گھسے اپنے آپ کو مومن عالم ظاہر کیا اور پھر اس کے بعد بہت سی بدعتیں اور برائیاں امت مسلمہ کے جہلا کے طبقے میں داخل کر دیں۔ جنہیں ہمارے سادہ لوح مسلمان اندھی تقلید کی بنا پر اپنا تے چلے گئے تقلید بذات خود بڑی چیز تھی لیکن اندھی تقلید بہت بڑی چیز ہے۔

آئیے چند نمونے اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

سبائی اور رافضیوں نے حضرت عثمان کو

۱۔ **کونڈے** شہید کر کے سمجھ لیا تھا کہ بس انہوں نے اسلام

اور اسلام پر حکومت کو ختم کر دیا لیکن حضرت علیؑ کی شہادت اور سیدنا

میں سے خلافت سے دستبردار ہونے پر حضرت معاویہؓ خلیفہ المسلمین

پر نہیں سیاتوں کے سینے پر سانپ ٹوٹ گیا اور حضرت امیر معاویہؓ کی

بے رحمی کے سبب کئی سال تک ان کی اسلام دشمن امیدوں پر پانی پھیر دیا گیا اور

ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے دن جو کہ مورخہ ۲۲ رجب ۳۵ھ

کو ہوئی یہ لوگ عید کے دن مناتے ہیں اور اپنی اس نحوست کے بارے میں

اتہوں نے مسلمانوں کو مختلف عیارانہ تدبیروں سے سمجھا دیا کہ یہ بڑا مبارک

دن ہے۔ اور دن کونڈے منانے شروع کر دیئے اور یہ نہ سوچا کہ ایسا

کرتے سے ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟

۲۔ یا علی مدد جو کہ آیاتِ شَدِیْحِیْن کی ضد ہے اور مولا مشکل کشا علی جو خالص شرک ہے رافضیوں کو زریب دے سکتا ہے کہ وہ اسلام اور اللہ کے دشمن ہیں لیکن ہمارے مسلمان کو تو یہ زریب ہی نہیں دیتا کہ رافضیوں نے ایسے کلمات کلمہ گو مسلمان سے کبھی کہلواد اے۔ محض اس لئے کہ اندھی تقلید نے انہیں اس طرف مائل کر دیا اور انبیاء کے ساتھ یہ بھی شرک میں ملوث ہو گئے اسی طرح کی اور کبھی بہت سی عفتوں کی مثالیں ملیں گی جو محض اندھی تقلید کی بنا پر سبائیت سے ہمارے مسلم (سنی معاشرے) بچائیوں میں داخل اور راجح کی گئیں۔۔۔۔۔!

پس ہوشیار اے مسلمان ہوشیار!

۳۔ مسلمانوں سے تبرکِ کھلوانا
عجمی سازش نے
اور اسلامی اصطلاحات کو بگاڑنے کے لئے کچھ ناپاک ہتھ کڈے استعمال
کئے۔ مثلاً

لفظ صلوٰۃ جو کہ دین اسلام کی افضل ترین عبادت ہے۔ اس کو یوں استعمال کروایا گیا۔ فلاں شخص کو خوب "صلوٰتیں" سنائیں۔
خلیفہ اسلامی حکومت کے سربراہ کا مخصوص لقب تھا۔ اس لفظ سے قوت۔ ہیبت اور شجاعت کا تصور ابھرتا تھا۔ کچھ عرصہ سے عجمی سازش کے تحت حجام اور ہاتھ پاؤں سے معذور لوگوں کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ عبادت گزار کو مصلیٰ کہا جاتا تھا لیکن رافضیوں نے غلاظت جمع کرنے والوں کو مصلیٰ کہنا شروع کر دیا۔ لفظ متقی۔ صوفی عبادت گزار کے لیے بولا جاتا تھا۔ اب جیبا کترے اور پاکٹ مار کو صوفی کہا جاتا ہے۔ شریف کی تو بات سب جانتے ہیں۔ ہمارے کتابوں میں کہاں کہاں شریف کی تکرار ہے قرآن

تشریف - حدیث شریف - مکہ شریف وغیرہ اب تشریف ید معاش کی اصطلاح چل نکلی ہے۔ آپ کس کس تشریف کی تخیر منائیں گے؟ صدر اول سے لے کر اب تک ہم بزرگ شخصیت کو حضرت کہتے چلے آئے ہیں مگر فی زمانہ لفظ، قریبی، دعا یاز، کمیہ، فصلت آدمی کو حضرت کہا جاتا ہے۔ ہملا ہمیشہ قابل احترام نام سمجھا گیا ہے یہ لفظ ہمارے بڑے بڑے ذمی قدر آئمہ کرام کے ناموں کا حصہ ہے مگر ابلیس عجم نے اس میں اپنے نام کی معنویت پیدا کرنے کے لیے ملاں کا لفظ ایجا د کیا، جیسے ہم بلا تکلف استعمال کرتے ہیں۔

لفظ بزرگ کو ہی لے لیجئے اس میں ایک احترام اور تقدس پایا جاتا ہے ہم اپنے باپ دادا کو بھی بزرگ کہتے اور سمجھتے ہیں۔ مگر ایران میں انقلاب اسلامی کے بعد امریکہ کو بھی شیطان بزرگ کہا جانے لگا ہے۔ اس طرح اہل انقلاب نے ایک ہی جنبش لب کے ساتھ شیطان اور امریکہ دونوں کو اپنے بزرگوں میں شامل کر لیا۔

اسی طرح سبائیوں نے پہلے خود اہل بیت پر تبرک کہا پھر مسلمین سے کہلوانا شروع کر دیا۔ پس اے مسلمان ذرا سوچئے اور غور کیجئے۔ سوچئے کہ اس در پر وہ کون سی گند کی سازش اور غیر انسانی ذہنیت کا فرما ہے؟ اور یہ کہ بات کہاں سے کہاں جا کر پڑتی ہے دراصل یہ سب کچھ صرف اس لیے ہوا کہ ہم انہیں غلطی سے مسلم سمجھا اور اس لئے ان کی راج کردہ چیزیں اپناتے چلے گئے اور گرتے اور ذلیل ہوتے چلے گئے۔

تاریخ اسلام کاسب سے بڑا المیہ

سبائیوں نے کفر کو اسلام کہہ کر پیش کیا اور دنیا دھوکہ کھاتی رہی اور مسلمین سبائیوں اور رافضیوں کو مسلم سمجھتے رہے جیسا کہ حقیقت میں کافر مرد اور بدترین دشمن اسلام ہیں۔ ان کا تیار کردہ لٹریچر اسلامی لٹریچر سمجھا جاتا رہا جیسا کہ وہ تیار رہی اس غرض کے لئے کیا گیا تھا کہ اسلام کا بیڑا غرق کیا جائے۔

ہمارے اہل قلم اور مبلغین بسا اوقات اپنی تحریروں اور گفتگو میں اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے سبائی لٹریچر اور سبائی گفتگو کا حوالہ دینے لگتے ہیں دراصل ایسا وہ یہ سمجھ کر کرتے ہیں کہ سبائی بھی مسلمین کا ایک فرقہ (گروہ) ہے۔ جس کی بنا پر بڑی بڑی غلط فہمیاں اور الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن وہ اگر ایک بار اچھی طرح سمجھ لیں کہ سبائی مسلمان نہیں ہیں بلکہ وہ دشمن اسلام ہیں۔ اس سلسلہ میں برصغیر کے بڑے علماء کرام کے فتوؤں کے بعد کسی اور سوتج کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر و مرتد ہیں۔

اسلامی تحریک کو روز اول (ابن سبأ کے دور) سے ختم کرنا ان کا مقصد رہا ہے تو پھر حوالہ دینے میں شاید کوئی مثبت پہلو اختیار کر سکیں اور کوئی صحیح اور واضح راہ متعین کر سکیں۔ انہیں ہرگز نہیں بولنا چاہیے

کہ یہ سیائی ٹولہ (رافضی) ہی ہیں جو کہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان میں اسلامی نظام کی آمد کو رد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارے اہل قلم اور مبلغین کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔

ان کا کوئی بھی لٹریچر موجود ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتا اس لیے کہ ان کی بنیاد ہی جھوٹ بولتا، مگر اور دعا فریب کرتا اور پھر اس باب کو خفیہ رکھتا (کتمان) اور پھر سب سے بڑھ کر اسلام دشمنی پر مبنی ہے اس سلسلے میں تاریخ طبری کو ایک موزوں مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے جو تفسیر پر مبنی ہے جس میں اگر ایک صحیح روایت نقل کی گئی ہے تو دریا اس سے زائد روایتیں غلط بھی داخل کر دی گئی ہیں۔ اب ایک تاریخ کے طالب علم کو اس ظلم کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے پس پریشان ہو کر وہ اسلامی نظام ہی میں کیڑے بننے کی کوشش کرنے لگتا ہے یہ میں نے محض ایک مثال دی ہے سیائیوں کا تحریر کردہ لٹریچر اس قسم کی آمیزشوں اور غلط بیانیوں اور دھوکہ دہی سے پر ہے۔

شیعت کوئی مذہب نہیں ہے عیسائیوں کا قول

مسلم تو مسلم غیر مسلم بھی جانتے ہیں کہ شیعیت محض ایک فریب دہل اور سازش ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے رافضیوں اور عیسائیوں کے درمیان میں ایک مناظرہ ہونا قرار پایا جس میں عیسائی مناظر نے رافضیوں کو مخاطب کر کے کہا۔

دنیا کے جتنے بھی مذاہب ہیں ان میں سے ہر مذہب میں تین چیزیں ہوا کرتی ہیں۔

۱۔ ماقوق الفطرت قوت، جیسے ہندوؤں میں رام اور مسلمانوں میں اللہ وغیرہ

۲- ایک مذہبی سرگھنما :- مثلاً عیسائیوں کا حضرت عیسیٰؑ، ہندوؤں کا کرشنا اور مسلمانوں کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ۳- نظام حیات پر مشتمل کتاب :- مثلاً یاٹیل عیسائیوں کی - وید ہندوؤں کی اور قرآن مسلمانوں کی -
 لیکن آپ رافضیوں کا مذہب، مذہب کہلانے کے مستحق ہی نہیں کیوں کہ یہ تینوں بنیادی چیزوں سے محروم ہے -

وصاحت

۱- آپ رافضیوں کا اللہ آتا ہے پس ہے کہ وہ قریشہ کو غلط وحی لے جانے سے نہیں روک سکتا یعنی اس کے علم میں نہ آسکا کہ وحی تو حضرت علیؑ پر ہی جانی تھی لیکن وہ پہنچ گئی محمدؐ پر پس رافضیوں تمہارا خدا ہے پس اور مجبور ہے (وحی کا غلط لے جانا تذکرہ الائمہ ص ۶۳)
 ۲- تمہارا رہنا حضرت علیؑ کو ہوتا تھا لیکن چونکہ ان تک وحی ہی نہیں پہنچی اس لئے وہ نبی نہ ہو سکے - یعنی تمہارے رہنا نہ ہو سکے
 ۳- آپ رافضیوں کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں چالیس سپارے تھے جس میں سے دس سپارے بکری کھا گئی لہذا تمہاری کتاب نامکمل ہے -
 ان تینوں چیزوں کی غیر موجودگی میں کوئی مذہب مذہب ہو ہی نہیں سکتا لہذا تم رافضیوں کے ساتھ کسی مذہبی موضوع پر مناظرہ نہیں کیا جاسکتا -

پروفیسر ڈی اورڈیلیری کے خیالات
 رافضیت کے بارے میں

پروفیسر ڈی اورڈیلیری اپنی کتاب اردو ترجمہ "فلسفہ اسلام" مطبوعہ نفیس اکادمی کراچی میں راقم طراز ہیں کہ
 انہوں نے ادیان عالم کا مطالعہ کیا اور خصوصیت کے ساتھ

اسلام اور اسلامی فرقوں کا وہ کہتے ہیں۔

”میں نے تمام اسلامی فرقوں میں اسلامی اصول اور اسلامی تعلیمات سے متعلق ان کے اندر کچھ حصہ اور کچھ نہ کچھ رفق ضرور پائی ہے لیکن جب شیعیت کا مطالعہ کیا تو اس کو بالکل اسلام کی ضد پایا۔“

قاظمین کو اہ ذرا غور فرمائیے۔

ایک غیر مسلم ان کے بارے میں بے لاگ تبصرہ کر رہا ہے اور اس کے یہ خیالات ہیں۔ لیکن مسلمین کے درمیان جو حضرت شیعیت زدہ ہیں ان کی دلچسپیاں اور مفادات شیعیت سے وابستہ ہیں تو وہ آج بھی موح میں پڑے ہوئے ہیں کہ رافضیت کفر و ارتداد ہے یا نہیں۔ پس ذرا سوچ لیجئے کہ کل حشر میں کس کے ساتھ اٹھنا ہے۔

ر علماء کے لیے لمحہ فکریہ

غور کا مقام یہ ہے کہ عیسائی ہو کر وہ ان منافقین کے بارے میں صحیح رائے رکھے لیکن ہمارے مسلم علماء شش پنج میں رہیں کیا بات ہے؟ کل حشر کے دن کیا جواب دو گے؟

حقیقت یہ ہے کہ جن علماء پر شیعہ تہذیب کی حقیقت منکشف ہو گئی انہوں نے ضرور بیانیہ کے خلاف کفر و شرک اور اسلام دشمنی کا فتویٰ دے ڈالا لیکن جو علماء کرام ان سبائی بنیادی عقیدوں کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے وہ آج بھی شش پنج میں ہیں کہ انہیں کافر و مرتد اور بدترین دشمن اسلام کہا جائے یا نہیں؟

صرف یہ مقصد سامنے رکھ کر کتاب لکھی گئی ہے کہ عام آدمی شیعیت کے بارے میں سمجھ سکے۔

مسلم کو مرتد بننے سے روکنا ہر مسلم کا فرض ہے

بیانیہ کے خلاف ہم آواز کیوں اٹھانا چاہتے ہیں؟ اس لئے

نہیں کہ ہم فرقہ واریت کو جنم دینا پروان چڑھانا چاہتے ہیں بلکہ اس لیے کہ سادہ لوح مسلم قوم کے کچھ افراد زندقوں سے دھوکہ کھا کر مرتدین کی صفوں میں شامل ہوتے جا رہے ہیں پس انہیں آگاہ کرنا ضروری ہے۔

اس قسم کی فرقہ واریت کا ٹھپہ درحقیقت ہم پر لگانا ہی حقیقت سے ناانستائی کی بنا پر ہوتا ہے اور اگر جان بوجھ کر کیا جاتا ہے تو پھر حکومت کی طرف سے مسلمین پر اس سے بڑھ کر ظلم اور زیادتی اور کوئی بوجہ نہیں سکتی۔ سیائیت دراصل دین اسلام کا کوئی فرقہ نہیں ہے نہ ہی اس کو اسلام سے کوئی واسطہ اور لگاؤ ہے سوائے دھوکہ اور قریب دینے کے۔ یوں کہیے کہ اسلام دشمنی کا نام ہے جو پچھلے ساڑھے تیرا سو برس سے کہیں سیائیت کے نام سے کہیں شیعیت کے نام سے اور کہیں رافضیت کے نام سے خود کوئی رہی اور اسلام کو ختم کرنے اور مسلمین کا استیصال کرنے پر تلی ہوئی ہے اور جس نے پچھلے چالیس سال کے عرصے میں حکومت پاکستان کے کارندوں کو بھی اپنے پروردیگنڈہ اور اپنی ریشہ دوانیوں سے اس بات پر تیار کر لیا ہے کہ وہ سیائیت کو اسلام کا فرقہ کہہ کر پکارنے لگا ہے اس سے بڑھ کر کوئی اور قریب نہیں ہو سکتا۔

رافضی جلسے جلوسوں کا مقصد

رافضیوں کے جتنے بھی جلسے اور جلوسے رچائے جاتے ہیں ان کا مقصد غم حسینؑ منانا ہرگز نہیں ہے بلکہ اہل بیتؑ پر تیرا بھیجنا ہے انکی تضحیک و بے حرمتی کرنا۔

مسلمین کو ستانا اور پریشان کرنا۔ مسلمانوں کی تہذیبوں میں فتنہ و شورش پانک کرنا اور اس طرح انہیں ہنگامہ آرائی کا شکار بنانا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جلسے میں ایک فرد بھی موجود نہیں گھر میں تالا پڑا ہوا ہے لیکن محلہ کے مسلمانوں کو پریشان کرنے اور ستانے کی

خاطر ٹیپ ریکارڈ انتہائی زیریں پر چالو کر کے مسلمانوں کو رات بھر پریشان کرنا۔ جب کئی بار ٹیپ ریکارڈ کے پاس صرف چند یاد و ایک کافر و فریڈ سے زائد کوئی نہیں ہوتا۔ اس طرح ساری ساری رات مسلمانوں کی آبادی میں نہیں ستانا یہ آخر کون سی انسانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ چار سال سے پیشتر ملک کے کئی حصوں میں ان جلوسوں کے ذریعے قتل و غارتگری اور آتش زنی کے ذریعے مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا گیا ہے۔

متعہ اور شیعہ کے ذمہ دار حضرات

متعہ یعنی زنا کاری کو یہ نماز۔ روزہ اور حج سے بھی افضل عبادت مانتے ہیں جتنی زیادہ زنا کاری کرے اتنا ہی زیادہ رتبہ بڑھتا ہے۔ یہ متعہ ہی رافضی کا عقیدہ ہے۔ جس نے مسلم سوسائٹی میں چکے کار واج دیا۔ شیعہ کہا کرتے ہیں کہ ”ہم جن اکابر و اہلبیت کو مانتے ہیں اہل سنت کے ہاں بھی ان کی عظمت مسلم ہے۔“

شیعہ کو چاہیے تھا کہ وہ اہل بیت کے گھرانے کی ہر دور میں متعہ کرنے کی مثالیں پیش کرتے تاکہ جہاں ہم پر الزام ہوتا خود شیعہ اور ان کی مستورات کے لئے واجب الاتباع ہوتا۔ میں شیعوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ان میں ذرہ بھر بھی ایمان کی رتی ہے اور متعہ کو کار ثواب جانتے ہیں۔ کیا وہ مستورات اہل بیت کی مثالیں اپنی کتب سے پیش کر سکتے ہیں؟ اگر ثابت کر دیں تو قبہا اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی نوا میں سے اقتحاح کریں اور تمام دنیائے شیعیت کے لئے ایک واجب الاتباع نمونہ پیش کریں اور مخلص داعی متعہ کو اس پر ناراض یا شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ایک شرعی حکم ہے جیسے عمر بن خطاب نے مار دیا تھا۔ آپ

اپنے گھر سے اس مردہ سنت کو زندہ کر کے تو آپ شہادت حاصل کریں۔

آج اخبارات کی زینت بننے والے شیعہ علماء کرام اور ہم متعہ کیوں کرتے ہیں، ”متعہ اور اسلام“ جیسے رسائل لکھنے والے شیعہ مجتہدین مذہب کے ساتھ اخلاص اور جرات ایمانی سے کام لے کر گھنٹہ پھر وغیرہ مدت معلوم کے لئے اپنی..... کو متعہ کے لئے دینے کا اعلان عام کر دیں تو شیعہ معاشرہ میں چودھویں کے چاند کی طرح یہ متعائی سنت زندہ ہو جائے گی اور اہل سنت کی طرف سے لگنے والا یہ الزام دور ہو جائے گا کیوں کہ تم نے اپنے گھر سے سنت کو زندہ کر دیا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ کو گالیاں دینے کی بجائے سب شیعہ نوجوان و مستورات اپنے علماء و مجتہدین اور ذاکرین کو دعاؤں سے نوازیں گی۔ پھر کوئی نہ کہے گا کہ ”اگر متعہ ختم نہ کیا جاتا تو بجز شقی کے کوئی زمانہ کرتا“ اور ”فرمان صادق“ سچا ہو جائے گا کہ ”شیعوں اللہ نے تم پر شراب کو تو حرام کر دیا مگر اس کے میں متعہ دے دیا“ اور اگر شیعہ کے ذمہ دار اور قابل اتباع حضرات ایسا نہیں کر سکتے تو خدا راہم کو یہ اعتقاد رکھنے سے تو منع نہ کریں کہ اپنے گھر میں متعہ ناپسند کر کے دوسروں کی بہن بیٹی سے متعہ کرنے والے زانی ہیں ان کا صنیر بھی زنا کا فتوا ہی دیتا ہے وہ دوسروں کو زنا ہی کی تعلیم دیتے اور زنا پسند کرتے ہیں کیوں کہ وہ اپنے گھر میں اس زنا کو پسند نہیں کرتے اب ”فقہ جعفری“ کے قانون کے مطابق متعہ کا رشتہ دیں یا انکار کرنے اور متعہ کو بے حیائی سمجھنے کی سزائے ارتداد قتل قبول کریں یا پھر اس مذہب سے توبہ کر لیں۔ اگر آپ ان تین باتوں سے کوئی بھی قبول نہیں کرتے تو آپ شیعہ بنیں

نہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانا جہنم ہے کیوں کہ علامہ مجلسی وغیرہ علماء نے متعہ کو ضروریات دین کا منکر و تالیف کردہ والا لیکا کا قرہ جہنمی ہے تارک۔ فاسق ہے۔ خدا اور رسولؐ اور آئمہ کی لعنت کا مستحق ہے۔

تفسیر متعہ الصادقین سے متعہ نہ کرنے والے کی مذمت میں احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حدیث مرفوع ہے جس نے ایک مرتبہ متعہ کیا اس کا درجہ جہنمی جتنا ہے۔ جس نے دو مرتبہ کیا اس کا حسن جتنا۔ جس نے تین دفعہ کیا اس کا درجہ حضرت علیؑ جتنا جس نے چار مرتبہ کیا اس کا درجہ میرے برابر ہے (معاذ اللہ)

اگر پانچ دفعہ کرے تو؟
اب جو شخص حضرت علیؑ و حسینؑ کا درجہ نہ چاہے یا متعہ کے ذریعے اس کے حصول کی تمنا نہ کرے اس سے بڑا بد بخت اور بے ایمان کون ہوگا۔

۲۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ متعہ ہمارے دین (دستورِ عمل) ہے اور ہمارے باپ دادا (آئمہ معصومین) کا دین ہے جو متعہ کرے اس نے ہمارے دین پر عمل کیا جو متعہ سے انکار کر دے اس نے ہمارے دین کا انکار کیا اور مذہب کے خلاق اعقاد رکھنا یقیناً متعہ سلف سے قریب ہے اور شرک سے امان ہے متعہ کی اولاد زکا حلال کی اولاد سے افضل ہے متعہ کا منکر (نہ کرنے والا) کافر و مرتد ہے۔

۳۔ جو شخص دنیا سے متعہ کرے کرائے بغیر مر جائے وہ قیامت کے دن اٹھے گا تو اس کے ناک کان کٹے ہوں گے۔

متعہ کی تشبیہ و تمثیل یہ ہوتی ہے کہ کوئی مرد

عورت یا بھی رضامند کا سے وقت مقررہ اور فیس (مہر) مقررہ کے ساتھ
 بغیر گواہوں کے ایجاب قبول کر کے تعلق قائم کریں چوں کہ نکاح دائمی
 کے لیے شیعہ کے ہاں گواہ شرط نہیں تو اس گھنڈے بھر کے عارضی تعلق
 کے لیے گواہ بدرجہ اولیٰ نہیں جب وہ وقت گزر گیا تو عورت خود بخود
 آزاد ہو گئی نہ اسے طلاق دی جائے گی نہ وراثت ملے گی نہ نان و نفقہ
 کی حق دار ہے نہ اس کی عدت ہے نہ مرد پر فیس لینے کے سوا اور کوئی
 حق رکھتی ہے یہ ساری شرائط و تفصیلات شیعہ کی تہذیب الاحکام
 وغیرہ میں مذکور ہیں۔

گفتگو کرنا اور تقریر کرنا سیکھیے

شہرت اور کامیابی کا مختصر ترین راستہ

فنِ خطابت

طالب علموں کے لیے بہترین تحفہ

قیمت = دس روپے

ستی نیوز ایجنسی فون ۷۹۱

حاصل پور منڈی

فقہ بعفریہ

۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو برصغیر کے مسلمانوں نے ایک آزاد مملکت کے قیام کا خواب دیکھا اور پاکستان اس کی خوبصورت تعبیر بن کر وجود میں آیا لیکن قیام پاکستان کے بعد ہم نے بحشت مجموعی اس کے قیام کے مقاصد بھلا دیئے۔

۱۹۷۷ء میں نظام مصطفیٰ کے نام سے جو تحریک اٹھی اس کا محرک اور مقصد اسی گم گشتہ جذبہ کا اجتماعی اظہار تھا کہ اس ملک میں اسلامی نظام کے بغیر کوئی دوسرا نظام نہیں چل سکتا۔

چنانچہ مسلمانان پاکستان کی بے پناہ قربانیاں کے بعد ۱۲ ربیع الاول کو ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا تاریخ ساز اعلان کر دیا گیا اور اسلامی حدود نافذ کر دی گئی اس اعلان نے اہل وطن ہی نہیں بلکہ عام مسلمانان عالم کے دلوں میں ایک نیا ولولہ تازہ پیدا کر دیا۔ سب نے سوچا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا آغاز ہو رہا ہے لیکن وہ عناصر جو پاکستان میں کسی صورت اسلامی نظام نافذ ہونا دیکھنا نہیں چاہتے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اگر اس ملک میں اسلامی نظام کا تجربہ کامیاب ہو گیا تو پھر یہ انقلاب پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ چنانچہ اسلام دشمن عناصر نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے کی مہم تیز کر دی جو نہی پاکستان عوام کے متفقہ مطالبے کے پیش نظر نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اعلان

ہوا تو یہ آوازیں بھی اٹھائی جانے لگی کہ فقہ جعفریہ کا نفاذ الگ کیسا جانا چاہیے اور آج تک یہ مطالبہ ہو رہا ہے کہ فقہ جعفریہ کا تعاد کروا بھی میں یہ کتاب لکھ رہا تھا کہ ستمبر ۱۹۸۸ء کو جنگ اتھار لاپور میں غیر شائع ہوئی کہ تحریک فقہ جعفریہ کے دونوں گروہوں کا اتحاد ہو گیا۔ تو میرے لئے ضروری ہو گیا کہ اس کی کتاب میں ایک باب کا اور اضافہ کریں میرے پیش نظر فقط یہی مقصد ہے کہ مختلف فقہوں کا فرق نمایاں کیا جائے تاکہ ہم ہوش مندی سے درپیش مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں کسی کے عقائد کو بخروج کرنا یا منافرت پھیلانا ہرگز مقصود نہیں میں غورو فکر کی دعوت کے ساتھ غورو فکر کے بے مستند حقائق پیش کرتا ملک اور قوم کی خدمت سمجھتا ہوں۔

اور مدعا اس بات پر روشنی ڈالنی ہے کہ اگر اس ملک میں فقہ حنفیہ اور فقہ جعفریہ کا بیک وقت نفاذ کر دیا گیا تو اس ملک میں قانون کا نقشہ اور اس کا حشر کیا ہو گا۔ کیوں کہ فقہ جعفریہ اسی اختلاف کی بنیاد پر ہی استوار ہے۔

شیعہ عقائد کے مطابق موجودہ قرآن وہ نہیں ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور وہ جو نازل ہوا تھا اس کا وجود دینا پر ہمیں نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح سنت ان احادیث نبوی پر مبنی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے روایت کی ہیں اور فقہ جعفریہ کے عقیدہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقال فرماتے ہی تین کے علاوہ سب صحابہ معاذ اللہ مرتد ہو گئے تھے۔ یوں بقول شیعہ احادیث کا ذخیرہ مرتدین کی روایات کا مجموعہ ہے لہذا یہ دین کی بنیاد اور قانون کا تختہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ میرا مقصد اسی پس منظر میں غورو فکر کے لیے مستند مواد پیش کرنا تھا تاکہ ان شیعہ عقائد اور

ان کے مسخرات کا تعین ہو جائے۔

چوں کہ قرآن و سنت کے الفاظ فقہ جعفریہ کے نقاد سے بے
معنی ہو کر رہ جائیں گے اس لیے ارباب عقل و دانش کو اس بات پر
غور کرنا چاہیے کہ ملک کا سواد اعظم جو قرآن و سنت کا شیرازی ہے۔
فقہ جعفریہ کے نقاد سے اس کا کیا حشر ہو گا۔ یوں توفیقہ کا تعلق انسان
کی انفرادی زندگی سے ہے۔ مگر اجتماعی زندگی میں کبھی رہنمائی فقہ
کا ہی منصب ہے۔ اس وقت ملک میں فقہ جعفریہ کا مطالبہ زور
پکڑ رہا ہے۔ اس کے پیش نظر اس باب میں چند اجتماعی مسائل فقہ
پر فقہ جعفریہ کی روشنی میں اظہار خیال کروں گا۔
اجتماعی مسائل کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ہر نظریہ اور کتب
کا پس منظر جانتا ضروری ہوتا ہے۔ اس باب کا آغاز فقہ جعفریہ
کی تاریخ سے کرتا ہوں

محمود اقبال

تاریخ فقہ جعفریہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ فقہ امام جعفرؑ کے نام سے منسوب ہے امام جعفرؑ کے نام کے استعمال سے یہی تاثیر ملتا ہے کہ یہ فقہ آپ کے عہد میں یا آپ کی زیر نگرانی مرتب ہوئی ہوگی۔ مستند شیعہ کتاب کے مطالعہ سے آدمی اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ امام باقرؑ کے عہد تک شیعہ کا دور جاہلیت تھا جس میں مناسک حج اور حلال و حرام جیسے اہم امور سے کبھی واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ اصول کافی کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

کان محمد بن علی ابا	پھر امام باقر آئے ان سے
جعفر و کانت الشیعة	پہلے تو شیعہ حج کے مناسک
قبل ان یکون ابو جعفر	اور حرام حلال سے کبھی
و ضم لا یعرفون	واقف نہ تھے امام باقر
مناسک و حجہم	نے شیعہ کے لیے حج کے
حلالہم و حرامہم	احکام بیان کیے اور حرام
حتی کان ابو جعفر	حلال میں تمیز کا دروازہ
ففتح لہم و بین لہم	کہو لایہاں تک کہ دوسرے
مناسک حجہم و	لوگ شیعہ کے محتاج
حلالہم و حرامہم	ہونے لگے جب کہ ان
حتی صار الناس یتحنا	سے پہلے شیعہ ان
جون الیہم من بعد	مسائل میں دوسروں

ماکانوا یتختاجون الحی الناس -
 کے محتاج تھے۔

اسلام کی دعوت کے ساتھ نبی کریمؐ نے حلال و حرام کی نشاندہی فرمادی تھی جب دین مکمل ہو گیا تو حلال و حرام عبادات معاملات و عقائد تمام چیزیں مکمل ہو گئیں۔ حضورؐ نے نہ صرف سب کچھ بتا دیا بلکہ ان اصولوں کی بنیاد پر ایک معاشرہ بھی تیار کیا خلافت راشدہ کے دور میں حلال و حرام کے انہی مسائل پر عمل ہوتا رہا جو نبی کریمؐ نے بتائے تھے مگر صاحبِ اصول کافی کہتے ہیں کہ شیعہ کو حلال و حرام کا علم نہ تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شیعہ کو حلال و حرام کے ان مسائل اور حج کے مناسک کا علم نہ تھا جو اسلام نے اور داعی اسلام نے لکھائے تھے۔ امام باقر کے متعلق شیعہ کتب سے اس بات کا سراغ ملتا ہے کہ آپ نے شیعہ کو حلال حرام کا احساس دلایا اور ان کو حدود سے روشناس کرایا۔ لیکن اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا کہ آپ کی زیر نگرانی کس فقہ کی تدوین ہوئی۔

امام باقر کا ست و قات ۱۱۳ ہجری ہے معلوم ہوا کہ پہلی صدی ہجری اور اوائل دوسری صدی ہجری میں جس میں خلافت راشدہ اور بنو امیہ کا بیشتر حصہ شامل ہے فقہ جعفریہ کا وجود ہی نہیں تھا۔ اس لیے کسی اسلامی سلطنت میں اس کے نافذ کیے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کے بعد امام جعفر کا دور آتا ہے آپ کی وفات ۱۲۸ ہجری میں ہوئی کیوں کہ فقہ جعفریہ انہی سے منسوب ہے اس لیے ہمیں اس امر کی تلاش کرنی چاہیے کہ کیا واقعی فقہ کی کوئی کتاب اپنی زیر نگرانی تیار کر والی تاریخ سے ہمیں اس امر کا ثبوت نہیں ملتا۔ ہاں شیعہ نے امام جعفرؑ سے منسوب روایات، انہار اور احادیث کو فقہی عنوانات

کے تحت جمع کر کے چار کتابیں مدون کیں یہ کتابیں درحقیقت توحیدیت کی کتابیں تھیں مگر فقہی عنوانات کی وجہ سے یہ فقہ جعفریہ کی بنیاد کی کتاب کہلائیں۔ شیعہ ان کتابوں کو صحاح اربعہ کہتے ہیں۔
ان کی تفصیل ذیل میں دی جاتی ہے۔

۱۔ الکافی :- یہ کتاب ابو جعفر کلینی نے ۲۲۰ھ صحری یعنی امام جعفرؑ کی وفات سے تقریباً ایک سو اسی برس بعد لکھی۔
۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ :- یہ کتاب محمد بن علی بن بابویہ قسمی نے ۳۸۱ھ صحری یعنی امام جعفرؑ کی وفات کے تقریباً دو سو برس بعد لکھی۔

۳۔ تہذیب الاحکام یہ دونوں کتب محمد بن حسن طوسی نے ۴۶۰ھ صحری میں یعنی امام جعفرؑ کی وفات کے تقریباً تین سو دس برس بعد لکھی۔
تاریخ میں کسی بھی اسلامی سلطنت میں فقہ جعفریہ کے رائج ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ ادھر یہ صغیر میں ۱۱۹۳ھ میں محمد غوری سے لے کر آخری متعل یا درشاہ تک کسی وقت بھی فقہ جعفریہ کے رائج ہونے کا تاریخی ثبوت نہیں ملتا۔

بات چل رہی تھی کہ حضرت امام جعفرؑ کی وفات کے ۱۸۰ برس سے لے کر ۳۱۰ برس بعد تک و مندرجہ بالا کتابیں مدون ہوئیں تاہم ہے کہ اس عرصے میں امام جعفرؑ کی روایات مختلف راویوں کے ذریعے ان محدثین تک پہنچی ہوں گی اس لیے ان مسائل اور اس فقہ کے صحیح یا مشکوک ہونے کا انحصار ان رواہ کی ثقاہت اور عدم ثقاہت پر ہے اس لیے ضروری ہے کہ خود جعفریہ فن رجال کی روشنی میں ہی اس بات کا جائزہ لے لیا جائے اور آخری فیصلہ قارئین پر چھوڑا جائے۔

ابتداءً مشہور شیعہ علامہ یا قر مجلسی کی مایہ ناز کتاب حق الیقین کے صفحہ ۱۷۲ پر دیکھی گئی مندرجہ ذیل عبارت سے کہتے ہیں۔
 ”اس میں کوئی مشق نہیں کہ اہل حجاز و عراق۔ خراسان فارس وغیرہ سے فضلاء کی ایک جماعت کثیر حضرت باقرؑ اور حضرت صادقؑ نیز تمام ائمہ اصحاب سے تھی۔“

مفصل زراہہ۔ محمد بن مسلم۔ ابو ہریرہ۔ ابو بصیر۔ عشا میں۔ حران جیکر مومن طاق اور معاویہ بن عمار کے اور ان کے علاوہ اور کثیر جماعت بھی تھی جن کا شمار نہیں کر سکے۔ اور کتب رجال اور علمائے شیعہ کی فہرستوں میں سطور و بند کو دیکھیں یہ سب شیعوں کے رئیس تھے ان لوگوں نے فقہ۔ حدیث و کلام میں کتابیں تصنیف کر کے تمام مسائل کو جمع کیا ہے۔ یہ اقتباس ایک طویل بیان کا حصہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ۔

۱۔ اصحاب ائمہ کی کثیر تعداد جس کا شمار نہیں اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جاسکتا مگر جس جماعت کثیر کا شمار کیا جاسکتا ہے اور اس میں شامل جن لوگوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ وہ شیعوں کے رئیس ہیں۔

۲۔ ائمہ سے ان اصحاب نے فقہ و حدیث کے مسائل جمع کیے ہیں۔ اس فقہ کا نام کتاب اللہ سے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ شیعہ عقیدہ کی رو سے موجودہ قرآنِ محرف ہے اس میں پانچ قسم کی تحریف ہوئی لہذا اس کا اعتبار۔ #
 اب ان رد سائے شیعہ کے حالات شیعہ کتب رجال سے پیش کرتے ہیں۔

زراہہ :- یہ اصحاب ائمہ کے بھی رئیس ہیں یہاں

کے ہم پایہ ہے۔
رجال کشی صفحہ ۹۵ یہ ان کی قضیت کے بارے میں یوں درج ہے۔

قال اصحاب زرادہ اصحاب زرادہ کہتے ہیں
من اور بن زرارہ بن کہ جس نے زرارہ کو
اعین فقد ادرك ابا پایا اس نے امام جعفر
عبدالله کو پایا۔

ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کسی کی تعریف اور کیا ہو سکتی ہے
مگر سوال تو امانت، دیانت اور کردار کا ہے سو اس کے متعلق
رائے ملاحظہ ہو۔

۱۔ ”یہ حکم ایسی جماعت کے حق میں ہے جن کی غلامت پر صحابہ
کا اجماع ہے جیسا کہ زرارہ اور ابوبصیر یعنی زرارہ اور ابوبصیر بالا
جماع گمراہ ہیں۔ (حق الیقین ص ۲۴۴)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو تو گمراہ ہے وہ دوسروں کی رہنمائی
کیا کریں گے۔ جس راہ یہ خود چلے ہیں دوسروں کو بھی اس پر چلا دیں
گے۔

۲۔ امام جعفر نے تین مرتبہ فرمایا لعن اللہ زرارہ۔ لعن اللہ
زرارہ۔ لعن اللہ زرارہ۔ یعنی امام جعفر نے تین مرتبہ فرمایا۔ اللہ
لعنت کرے زرارہ پر (رجال کشی صفحہ ۱۰۰)

شیعہ عقیدہ کے مطابق امام معصوم ہوتا ہے اس لیے معصوم
کے قول میں شک شیعہ کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ لہذا کوئی شیعہ زرارہ
کے ملعون ہونے کا انکار نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے جس فقہ کار میں
اعظم ایسا ہو جس کو امام نے ملعون قرار دیا ہو اس فقہ کی ثقاہت

افادیت اور فضیلت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔
 ابو بصیر:۔ حتیٰ الیقین میں ترارہ کے ساتھ گمراہی میں
 حصہ دار ابو بصیر کو بتایا گیا ہے۔ اس لیے امام جعفرؑ کے متعلق اس
 کا عقیدہ کبھی معلوم کرنا ضروری ہے۔

قال حیس ابو بصیر
 علی باب الی عبداللہ
 علیہ السلام لیطلب
 الاذن ولہ یوذت
 لہ فقال لو کان مصنا
 طبق لاذن۔ قال فجاء
 کلہ تشخرفی رجبہ
 ابی بصیر۔
 (رجال کشی ص ۱۱۶)

راوی کہتا ہے ابو بصیر
 امام جعفرؑ کے دروازے
 پر بیٹھا تھا اندر جانے
 کی اجازت چاہتا تھا
 مگر امام اجازت نہیں
 دے رہے تھے۔ ابو بصیر
 کہنے لگا اگر میرے
 پاس کوئی مجال ہوتا
 تو اجازت مل جاتی پھر
 کتا آیا اور اس کے منہ
 میں پیشاب کر دیا۔

محمد بن مسلمہ:۔ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ
 امام باقرؑ سے ۳ ہزار حدیثیں سنیں اور امام جعفرؑ سے ۶ ہزار احادیث
 کی تعلیم حاصل کی۔
 (رجال کشی ص ۱۰۹)

من مفضل بن عمر
 قال سمعت ابا عبد
 اللہ یقول یعن اللہ
 محمد بن مسلمہ
 کان یقول ان اللہ لا
 مفضل کہتا ہے کہ میں
 نے امام جعفرؑ سے سنا
 فرماتے تھے محمد بن مسلمہ
 پر اللہ کی لعنت ہو یہ
 کہتا تھا کہ جب کوئی

یعلمہ شیخا حتی
یکون
(رجال کشی ص ۱۱۲)

یہ چیز وجود میں نہ آجاتے
اللہ کو اس کا علم
تہیں ہوتا۔

خلفائے ثلاثہؓ کے عہد میں وہی فقہ رائج تھی جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الہی کی روشنی میں اپنے ارشادات
اور صحابہ کی عملی تربیت کر کے رائج فرمائی حضرت علیؓ نے اپنے
عہد خلافت میں اس فقہ سے بال برابر بھی انحراف نہیں کیا۔ یعنی
انہوں نے بھی وہی فقہ رائج رکھی جو خلفائے ثلاثہؓ کے عہد میں
رائج رہی جس فقہ پر ابوالائمہ حضرت علیؓ نے پوری زندگی اور
پورا عہد خلافت گزار دیا۔ خدا جانے اس علیؓ سے محبت کے
دعویٰ داروں کو اس فقہ سے اتنا سیر کیوں ہے۔

علیؓ سے محبت لیکن ان کی طرز زندگی سے سیر!!!

پبلک لافقہ جعفریہ (اجتماعی مسائل)

باب النکاح

نکاح ایک ایسا معاہدہ ہے جس سے ایک مرد اور عورت
کے درمیان ایک مستقل اور عمر بھر کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اس
سلسلہ میں فقہ جعفریہ نے یہاں عوام کے لیے بے پتہ سہولتیں مہیا
کی ہیں وہاں قانون اور حکومت کے لیے بے پتہ قریاتیاں رکھیں
ہیں مثلاً

عن زرارة بن اعین قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الرجل
زرارة کہتا ہے امام جعفرؑ سے ایسے آدمی
کے متعلق پوچھا گیا جو

یتزوج المومنین غیر
مشہور فقال لایاء
س یتزویج البیتہ
ضیما فی تدریج
البیتہ من اجل
الولد لوت قالک
ولم یکن یہ یأس
(فروع کافی - طبع جدید)
(۵ : ۲۸۷)

گواہوں کے بغیر عورت
کے بغیر عورت سے نکاح
کرے۔ امام نے فرمایا
کوئی حرج نہیں اللہ
کے نزدیک یہ نکاح صحیح
ہے۔ نکاح کے گواہ
تو صرف اولاد کے لیے
ہوتے ہیں اگر نکاح
میں اولاد مقصود نہ
ہو تو بغیر گواہ کے نکاح
میں کوئی حرج نہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ زانی اور زانیہ کا مقصد حصول اولاد نہیں
ہوتا۔ لہذا فقہ جعفریہ میں اگر زانا نام کی کوئی چیز ہو سکتی ہے تو صرف
اس صورت میں کہ یہ بالجبر ہو ورنہ ہر زانا ایک جائز نکاح ہے جس
کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں۔

دوسری بات اگر حکومت یا قانون فقہ جعفریہ کو تسلیم کر
لے تو زنا کی مدیاری کرنے کا تکلف ہی نہیں کرنا پڑے گا۔

تہذیب الاحکام ۷ : ۲۷۸

عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام قال انما
جعلت البیتۃ فی
النکاح من اجل
الموارث۔
امام جعفر نے فرمایا
کہ نکاح میں گواہوں
کی حاجت محض اولاد
کی میراث ثابت کرنے
کے لیے ہوتی ہے۔

عمل قوم لوط اور فقہ جعفریہ

(فرق الشیعہ از ابو محمد الحسن بن موسیٰ)

شیعوں کے شہید ثالث علامہ نور اللہ شوستری نے اپنی کتاب
مجالس المؤمنین ۱: ۲۲۶ پر اس کتاب کے صفحہ ۹۳ سے لواطت
کے بارے میں مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

وقالوا یا یا حنہ

مراد یہ ہے کہ لڑکوں سے

المحارم من الفروج

وطی حلال ہے اور دلیل

والعلمان واعتلو

قرآن میں ہے یا نکاح

اخى ذالك بقول الله

کرتا ہے لڑکوں اور

تعالے عزوجل

عورتوں کے ساتھ

فقہ جعفریہ میں لڑکوں سے نکاح کرنا گویا منسائے قرآن

کے عین مطابق ہے۔

تہذیب الاحکام

سالت ابا الحسن الرضا

امام موسیٰ رضا سے

علیہ السلام عن ایتان

عورت کے ساتھ وطی

الرجل السہوة من

فی الدیر کے متعلق پوچھا

تعلقھا فقال احتھا

گیا تو فرمایا قرآن کی

ایتہ من کتاب الله

آیت نے اسے حلال

عزوجل قول لوط

قرار دیا ہے حضرت لوطؑ

یہولاء بناتی تھن

نے فرمایا یہ میری بیٹیاں

اطہرکم وقد علم

تمہارے لیے پاکیزہ ہیں

انہم لا یریدون

وہ جانتے تھے کہ قوم

القرح۔

لوط قبل سے وطی کرتا

نہیں چاہتی تھی یعنی
وہ خلاف وضع فطرت
کے عادی تھے

تہذیب الاحکام ۷: ۴۱۲

عن عبد اللہ بن ابی
یعقور قال سألت
ابا عبد اللہ علیہ
السلام عن الرجل
یارتی فی المرأة فی
دبرھا قال لا
یاس بہ اذا رضیت
عبد اللہ بن یعقور کہتا
ہے کہ میں نے امام
جعفرؑ سے عورت کے
ساتھ وطی الدبر کے
بارے میں پوچھا فرمایا
کوئی حرج نہیں اگر
عورت راضی ہو۔

استبصار ۱: ۵۶

مسئل ابو عبد اللہ
علیہ السلام عن
الراجل یصیب
المرأة فیما دون
الفرج علیہا
غسل ان ھو انزل
ولم یتزل ھی کال
لیس علیہا غسل
وان لم یتزل ھو
فلیس علیہ غسل
امام جعفرؑ سے پوچھا
گیا جو شخص عورت
سے وطی فی الدبر کرے
کیا اس عورت پر
اس صورت میں غسل
واجب ہے کہ مرد
کو انزال ہوا عورت
کو نہیں ہوا فرمایا
عورت کو غسل نہیں
اور اگر مرد کو انزال نہ
ہو تو مرد پر بھی غسل نہیں

سہولتیں ہی سہولتیں

تہذیب الاحکام ۷-۲۵۸

ابو بصیرہ سے روایت ہے امام جعفرؑ سے پوچھا گیا متعہ کی تعداد چار میں شامل ہے فرمایا چار کیا ستر سے بھی زیادہ کے ساتھ کر سکتا ہے۔	عن ابی بصیر قال سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن المتعۃ اھی من الاربع فقال لا و لکن من السلعین
---	---

تہذیب الاحکام ۷-۲۵۹

زرارہ سے روایت ہے امام جعفرؑ سے پوچھا گیا کہ متعہ کی تعداد چار میں شامل ہے فرمایا چار ہے ایک ہزار سے متعہ کر کیوں کہ یہ تو اجرت کا معاملہ ہے۔	عن زرارة عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مذکور لہ لمتعۃ اھی من الاربع قال متزوج منہن القاتنات مستاجرات
---	--

تہذیب الاحکام ۷-۲۶۳

میں نے امام جعفرؑ سے پوچھا متعہ کرنے والا کم از کم کتنی اجرت ادا کرے	قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ادتی ما یزوج ید المتعہ قال کف
--	---

من یو
(ابو سعید احوال سے روایت ہے)

فرمایا ایک مٹھی پھر
گندم کافی ہے۔

تہذیب الاحکام ۲۶۵: ۷

سألتہ عن نکاح
الیهودیتہ و
التصواریتہ فقال لا
یاأئس فقلت
لمجوسیتہ فقال
لا یاأئس مدلفحا
متعہ

محمد بن سنان امام
موسیٰ رضا سے میں
نے پوچھا نصرانی اور
اور یہودی عورت سے
متعہ کرتے کے لیے
پوچھا فرمایا کوئی حرج
نہیں۔ پھر میں نے
مجوسی عورت کے
متعلق پوچھا فرمایا
کوئی حرج نہیں۔

تہذیب الاحکام ۲۵۳: ۷

متی اراد الرجل
تزریح المتعہ
فلیس علیہ التقیس
عنہا بل یصد
تہا فی قولہا

جب آدمی متعہ کرنا
چاہے تو عورت کے
متعلق تقیہ نہ کرے
کون ہے کیسی ہے
بلکہ جو کچھ وہ کہے
اسے بیچ سمجھے

زنا کی حد

شریعت اسلامیہ میں زنا کی حد سنگسار کرنا یا سوڑے
لگانے چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً یہ حد

نافذ کر کے اس جرم کے گھناؤنے پن کا احساس دلایا اور معاشرہ کی اصلاح کی صورت بتادی یعنی ایسے شخص کا وجود انسانیت کے چہرے پر کلنگ کا ٹیکہ ہے لہذا یہ زمین کی سطح پر متحرک نظر نہ آئے بلکہ تہایت ذلت سے زیر زمین دبا دیا جائے دوسری صورت میں ہر کوڑا جو سر عام اس جسم پر پڑے گا معاشرہ کے اندر سے اس جرم کے جراثیم کا تلخ قلعہ کرا جائے گا۔

فقہ جعفریہ میں اس سزا کو نہیں چھیڑا گیا مگر اس جرم کو جرم رہنے ہی نہیں دیا گیا۔ مثلاً اجاب النکاح میں فروغ کافی ۵: ۳۸ کے حوالے سے بیان ہو چکا ہے کہ اولاد مقصود نہ ہو تو نکاح کے لیے گواہوں کی ضرورت نہیں ظاہر ہے زنا کاروں کو اولاد سے دلچسپی نہیں ہوتی لہذا فقہ جعفریہ نے لائسنس دے دیا ہے کہ جہاں ایک منیچلا جوڑا جنسی بھوک مٹانا چاہے آپس میں ایجاب و قبول کرے نکاح ہو گیا۔

اب تو ہمیں بتائیے اگر یہ نکاح ہے تو زنا کسے کہیں گے جب کسی فعل پر زنا کا اطلاق ہی نہیں ہوگا تو اس پر حد کیسے جاری کی جائے گی۔

اسی باب میں فروغ کافی ۲: ۱۹۸ سے ایک واقعہ نقل کیا گیا کہ ایک عرب عورت نے زنا کا اقرار کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے اس پر حد جاری کی یعنی اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا مگر فقہ جعفریہ کی تحقیق کے مطابق حضرت علیؑ نے فرمایا یہ نکاح ہے ظاہر ہے جس فعل کو عرف عام میں زنا کہا گیا اور جس فعل کی سزا شریعت اسلامیہ کے تحت خلیفہ راشدؑ نے سنگسار کرنا مقرر فرمایا فقہ جعفریہ کے نزدیک نکاح ہے

زنا نہیں۔

اب سوچئے کہ فقہ جعفریہ کے نفاذ کی صورت میں زنا کی حد کا نفاذ کیوں کر ممکن ہو گا۔
زکوٰۃ

زکوٰۃ کی فرضیت :-

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو بھی مسلمانوں پر اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح تازہ روزے کو فرض کیا ہے یہ اسلام کا بہت بڑا رکن ہے اس سے مسلمانوں میں ایثار اور قربانی کی صفت پیدا ہوتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت کتاب اور سنت رسولؐ سے ثابت ہے۔

حدیث میں اسلام کے پانچ اجزاء بیان ہوئے جن میں ایک زکوٰۃ ہے کسی ایک جنرل انکار پورے اسلام کا انکار ہے اس لیے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا لیکن فقہ جعفریہ نے اپنے زریں اصول کے مطابق زکوٰۃ سے انکار نہ کرتے ہوئے زکوٰۃ کے لیے کچھ شرائط رکھ دی ہیں تاکہ سندرہیں اور بوقت ضرورت کام آئیں۔

فقہ جعفریہ زکوٰۃ کے لیے شرائط
 ۱۔ کرنسی نوٹوں پر زکوٰۃ نہیں۔

۲۔ سوتے چاندی پر زکوٰۃ نہیں۔ ہاں سوتے چاندی کے سکے بنا کر اس پر سرکاری مہر لگائی جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔
 ۳۔ فقہ جعفریہ میں شیعہ حضرات نے زکوٰۃ کے لیے اپنی شرائط لگا کر دراصل زکوٰۃ سے انکاری ایک صورت پیدا کی ہے اور قرآن حدیث کی بات ماننے سے انکار کیا ہے۔

عشر

قرآن مجید میں جہاں زکوٰۃ کا حکم ہے وہاں ساتھ ہی ارشاد ہے۔ ”جو کچھ ہمدے تمہارے لیے زمین سے نکالا کہ ہیتی کاٹے وقت اس کا حق ادا کرو۔“

لیکن فقہ جعفریہ میں عشر صرف گندم۔ جو۔ کھجور اور ستھی پر ہے اور پھیران پر بھی نصاب کی شرط لگادی ہے جو کہ ۱۳۷ کلو گرام ہے یہ شرط بھی قرآن کے احکام کے مطابق نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیعہ نہ قرآن پاک کو مانتے ہیں نہ قرآن پاک کے احکامات زکوٰۃ اور عشر کو تسلیم کرتے ہیں۔ رجال ارباب دانش کے لئے غور کا مقام ہے۔

مانو نہ مانو جعفریہ یہ اختیار ہے

ہم نیک و بد حضور کو سمجھاٹے دیتے ہیں

فقہ جعفریہ کا قرآن و سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ اس کے الٹ ضد میں تیار کی گئی ہے اس لیے اس کو فقہ جعفریہ کی بجائے فقہ کافرہ کہا جائے تو زیادہ سوزوں ہوگا۔

میں نے اس باب میں فقہ جعفریہ اس کی تاریخ۔ نکاح۔ عمل قوم یوط اور فقہ جعفریہ۔ زنا کے بارے میں فقہ جعفریہ کی سہو نہیں۔ زنا کی حد۔ زکوٰۃ اور عشر کے متعلق مختصر سامعین کیا ہے۔

اور فیصلہ میں قارئین پر چھوڑتا ہوں کہ اس فقہ پر غور کریں۔

اور ہوشمند کا سے درپیش مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں۔ کسی کے عقائد کو مجروح کرنا یا منافرت پھیلاتا ہرگز

مقصود نہیں۔ میں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے غور و فکر کی دعوت کے ساتھ غور و فکر کے لیے چند مستند حقائق پیش کر دیئے ہیں۔

محمود اقبال
حاصل پور شہر

خلافت راشدہ

یا اللہ مدد

حق چاریار

کہتا رہے ہر مسلمان حق چاریار
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و جیدرؓ کمرارؓ
اہل سنت کے حضرات سے

اپیل

إِنَّمَا نُنصِرُكَ وَاللَّهُ يَنْصِرُكَ وَيُثَبِّتُ

أَقْدَامَكَ

اگر تم (قدمے درمے سختے) اللہ کے دین کی مدد کرو
میں تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم
مضبوط کرے گا

خلافت راشدہ کی حق چاریار
حاصل پور

فیصلہ آپ خود کریں

معزز ناظرین اس باب میں مذہب شیعہ کی معتبر و مستند کتب حدیث سے قرآن پاک، اصحاب رسولؐ اور مذہب اہل سنت کے بارے میں عبارات نقل کی گئی ہیں۔ عبارات کا بغور مطالعہ فرما کر ایسے عقائد و نظریات رکھنے والے گروہ کے بارے میں فیصلہ آپ خود کریں کہ کیا ایسا فرقہ اب بھی دائرہ اسلام میں شامل رہ سکتا ہے۔

قارئین محترم یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے اور اس باب کا اضافہ کرنے کا مقصد ہر مسلمان کو قرآن مجید اور اصحاب رسول کے بارے میں شیعہ مذہب کے عقائد و نظریات سے آگاہ کرنا ہے۔ اختصار کے پیش نظر مذہب شیعہ کی مستند کتب کے حوالہ جات پر اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ اس موضوع پر ایک بہت بڑی کتاب ترتیب دی جاسکتی ہے۔

بعض جگہ عربی فارسی عبارات کے اردو ترجمہ ہی پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض مواقع پر تین تین چار چار صفحات کے مضمون کو مختصر بیان کیا گیا ہے۔ تاہم اصل مضمون سے عین مطابق کا خیال رکھا گیا ہے۔

اختصار کی اصل وجہ کم سے کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ مواد جمع کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کوشش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے پہنچا کر فرمائے۔ (امین) محمود اقبال

مکمل قرآن مجید کسی پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو یہ کہتے کی جرأت دطاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن مجید ہے۔ اس کا ظاہر بھی باطن بھی سوائے اوصیاء کے۔

(اصول کافی ص ۱۷۱ مطبوعہ تہران)

موجودہ قرآن نامکمل کیوں ہے؟ جواب اس لیے کہ
○ ابوبصیر کی روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔

وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ وَالْاِيَةِ
عَلِيٍّ وَالْاُمَمَةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

(اصول کافی ص ۳۲۲ - ج ۱)

○ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جبرائیلؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ یا ایہا الذین امنوا بما نزلنا علی نور آمیناً۔ (اصول کافی ص ۳۲۵)

○ امام جعفر صادق سے ابوبصیر کی روایت ہے کہ سورہ معارج پہلی آیت "مسائل مسائل"..... الایة کے بارے میں آپ نے فرمایا خدا کی قسم جبرائیلؑ محمد پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے۔ سال مسائل بعد اب واقع الکفرین یولایة علی پس

لہ رافع - www.KitaboSunnat.com

(اصول کافی ص ۳۲۹ - ج ۱)

○ امام باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبریل علیہ آیت اس طرح کیوں لے کر نازل ہوئے۔ طریقاً..... آلائیہ پھر کرنا یا یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول من ربکم و فی الایۃ علی ما متوخیر الکم و ان تکفروا لولایۃ علی حات اللہ ما فی السموت و ما فی الارض..... آلائیہ (اصول کافی ص ۳۵۱-ج ۱-)

○ احتقار کے پیش نظر ان چار مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ اسی کتاب میں ایسی بیسیوں مثالیں بیان کی گئی ہیں اور مرتبہ کی گئی ہیں کہ ہر صاحب عقل و دانش اس سے اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان روایتوں کے معنی و مفہوم سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ معاذ اللہ موجودہ قرآن مجید تحریف سے محفوظ نہ رہ سکا۔

اور خالق کائنات اس اعلان کے بعد کہ تم ہی نے قرآن اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کبھی اپنے کلام کی حفاظت نہ کر سکا چودہ صدیوں سے پوری امت مسلمہ اس مکمل ضابطہ حیات سے محروم چلی آرہی ہے۔ جسے مالک الملک نے اس امت کی راہنمائی کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی روایات کی تعداد دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ ہے۔

○ علامہ نور سی طبری اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب میں لکھتے ہیں کہ

توجہ :- بارہویں دلیل آئمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ جو بتلائی نہیں کہ قرآن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ جو بتلائی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اس کی آیات اور سورتوں میں ان سورتوں میں کسی ایک سورت کی تبدیلی کی گئی ہے جس کا تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے۔ جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تفسیر و تبدل کو بتلانے والی آئمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار ہے زیادہ ہے اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی بتیاں میں بصراحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ (فصل الخطاب ص ۲۲)

حضرت علیؑ فرمایا۔ منافقین نے ایک آیت کے درمیان سے قرہائی قرآن سے زیادہ ساقط کر دیا۔

○ صاحب احتیاج طبری نے حضرت علیؑ کا ایک زندیق کے ساتھ طویل مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق علیؑ پر ایک اعتراض کرتا ہے کہ آیت

وان تحفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما
 طاب لکم من النساء..... الایہ میں شرط و جزاء کے
 درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے جو شرط و جزاء کے درمیان
 ہونے چاہیے۔

اس کا جواب حضرت علیؓ کی زبان سے یہ نقل کیا گیا ہے۔
 ○ خصوصاً قدمت ذکرہ من القرآن و بین القول فی
 الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب و القصص من ثلث
 القرآن

ترجمہ: یہ اسی قبیل سے ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں
 یعنی منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس
 آیت میں (یہ تفرق ہوئے) ان خضمہ فی الیتامی اور فانکھو
 اماطاب لکد من النساء کے درمیان ایک تہائی قطعاً سے زیادہ
 تھا۔ (جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے) اس میں خطاب تھا اور
 قصص تھے۔ (اصحاح طبری ص ۲۵۴)

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا ہے

○ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
 نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جریر بن عبد اللہ علیہ السلام نے لکھا
 پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیات تھیں۔
 (اصول کافی ص ۲۶۲ - ج ۲)

(موجودہ قرآن میں خود شدید مصنفین کے یکھنے کے مطابق
 کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

اصل قرآن وہ تھا جو حضرت علیؓ نے مرتب
 فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور
 موجودہ قرآن سے مختلف ہے

○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس
 نے پورا قرآن جمع کیا ہے۔ جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب

ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور اس کے بعد آئمہ علیہ السلام نے اس کو محفوظ رکھا۔
(اصول کافی ص ۱۷۱-ج ۱)

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی عائب) ظاہر ہوں گے تو قرآن کو اصل اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابوبکر، عمر، عثمان) وغیرہ سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی میں نے اس کو لوہین سے جمع کیا ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن موجود ہے۔ ہمیں تمہارے جمع کیے ہوئے قرآن کی ضرورت نہیں تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم اب آج کے بعد تم اس کو دیکھ بھی نہ سکو گے۔

(اصول کافی ص ۴۲۳-ج ۲)

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اسے مہاجرین اور انصار کے سامنے پیش کیا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی تھی۔ پس جب ابوبکر نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحے پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا پس عمرؓ اچھل پڑے اور کہا کہ اے علیؓ اس کو بے جاؤ ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں پھر ان لوگوں نے زید بن ثابتؓ کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عمرؓ نے کہا کہ بے شک علیؓ قرآن لائے تھے

اور اس میں مہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اس طرح تالیف کریں کہ مہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں ہیں انہیں ساقط کر دیں اور اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر علی نے اپنے تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا عمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ مگر نے کہا پھر کیا حلیہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں۔ اور اس سے آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعے علیؑ کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر قادر نہ ہو سکا۔

(احتجاج طبرسی ص ۵۶-۱۵۵)

ضروری وضاحت

مندرجہ بالا حوالہ جات کو پڑھ کر ممکن ہے کسی مسلمان کے دل میں ان جلیل القدر شخصیات کے بارے میں کوئی بغض یا نفرت کا مادہ پیدا ہو جائے اس موقع پر یہ جان لینا چاہیے کہ جن کتب سے یہ حوالہ جات نقل کئے گئے ہیں یقیناً وہ مذہب شیعہ کی بنیادی اور مستند کتابیں ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان کتب میں بیان کردہ روایات جن عظیم المرتبت ہستیوں (یعنی حضرت علیؑ، حضرت امام باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ) کی طرف منسوب کی گئی ہیں یہ حضرات ان کتب کے معرض وجود میں آنے سے قریباً ڈھیر صدی قبل اس دنیا سے تشریف لے چکے تھے۔ چنانچہ یہ کتب محض ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو ختم کر کے افراق و انتشار کی فضا قائم کرنے کے لیے ایک عظیم سازش کے تحت تصنیف کی گئیں دشمنان اسلام نے من گھڑت

بھوٹی روایات اور یہ سرود پادستاہیں تراش کر اتہاس حضرات کی طرف منسوب کر دیا۔ جب کہ ان حضرات کی پوری زندگی اس بات کا واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ تو کچھ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس تمام کی حیثیت ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی مثلاً حضرت علی کا ان حضرات کے ہاتھ پر بیعت فرمانا۔ ان کی اقتدار میں نمازیں ادا فرمانا۔ ان سے رشتہ تاملہ جوڑنا اپنی اولاد کے نام حضرات ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے نام پر رکھنا جس کا خود شیعوں حضرات کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔

ایک مطالبہ:-

○ آج کل بعض شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے راہنما محض عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے بڑی شدت سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ہم تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں بلکہ ہمارے اوپر یہ بے بنیاد الزام عائد کیا جاتا ہے میں ان راہنماؤں سے ایک مخلصانہ مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ حضرات کچھ مندرجہ ذیل کتب کی حیثیت اور ان مصنفین کے بارے میں فتویٰ صادر فرمائیں۔

اصول کافی۔ احتجاج طبرسی۔ تفسیر قمی۔ تفسیر العیاش تفسیر

صافی۔ رجال کشی۔ فصل التعلیبات۔ یہ وہ مشہور کتب ہیں جن میں تحریف قرآن کو ثابت کرنے کی نایاک جسارت کی گئی ہے۔ فتویٰ جاری فرمائیں کہ آیا ان کے مصنفین اور کتب کے پیروکار مسلمان یا کافر۔ آیا ان کتب کو چلایا جائے یا زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے

اصحاب رسول پر تبرائی ایک جھلک
ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں۔

○ آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام انا حضرت
پر سید کہ مرابہ توحق خدمت است مرا خبردہ از حال ابوبکر و عمر
حضرت فرمود ہر دوہ کافر بودہ۔

ترجمہ :- حضرت علی بن حسین سے ان کے آزاد کردہ
غلام نے دریافت کیا کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں
حضرت نے فرمایا دونوں کافر تھے
ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

○ مفصل پر سید کہ مراد از فرعون و ہامان دریں آیہ پچھست
حضرت فرمود کہ مراد ابوبکر، عمر است۔

(حق الیقین ص ۲۷۱)

ترجمہ :- مفصل نے حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا
کہ قرآن مجید کی اس آیت میں فرعون و ہامان کون مراد ہیں حضرت
نے فرمایا ابوبکر و عمر
ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق ہیں

○ امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کتواں ہے کہ اہل جہنم
اس کتویں کے عذاب کی شد و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور کچھ
اس کتویں میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی شدت و حرارت
کے عذاب سے کتویں و اے پناہ مانگتے ہیں اس کتویں میں چھ
آدمی پہلی امتوں کے حضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے ہابیل کو
قتل کیا تھا۔ نمرود۔ قحون اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا

سامری ہوگا اور چھ آدمی اس امت سے ہوں گے۔ ابوبکر۔ عمر۔
عثمان۔ معاویہ۔ خواجه کاسریراہ اور ابن طلحہ۔

(حق ایقین ص ۲۲۵)

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی تھے
○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین
حضرت علی فرماتے ہیں

ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات
ہو گئی۔ میں نے شیطان سے کہا کہ تو عجیب گمراہ شقی ہے۔ تو
شیطان نے کہا امیر المؤمنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں خدا کی قسم
میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جپ کہ ہمارے درمیان
کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی۔ کہ الہی میں کمان کرتا
ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ
نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی
ہے جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو
ان کی صورت اور جگہ دکھاؤ..... میں نے اس سے
کہا تو خازن جہنم مجھے لے کر اوّل دو م سوم چہارم پنجم
اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں
پہنچا..... وہاں کیا دیکھا کہ وہ شخص ہیں کہ ان کی گردن
میں آگ کی زنجیریں ڈالی جوتی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف
کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گروہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ
میں آگ کے گرز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ اس
نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساق
عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھنا کہ یہ.....

ابوبکر و عمر ہیں - (حق الیقین ص ۵۲۹)

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر پر ابوبکر کی سیب سے پہلے سبقت عبادت گزار بوڑھے کی شکل میں شیطان کرے گا - (حق الیقین ص ۱۶۷)

○ عمر کبھی انسان اور کبھی شیطان ہوتا تھا -

(حق الیقین ص ۲۶۳)

حضور پر قاتلانہ حملہ کرنے والے چودہ منافق

○ چودہ منافقین..... جن میں سے نو قریش سے

ابوبکر - عمر - عثمان - طلحہ - عید الرحمن بن عوف - سعد بن ابی

وقاص - ابو عبیدہ بن جراح - معاویہ بن ابی سفیان - عمرو بن

عاص - اور پانچ دوسرے ابو موسیٰ اشعری - مغیرہ بن شعبہ

اوس بن حدثان - ابو ہریرہ - ابو طلحہ انہوں نے رات کی تاریکی

میں حضور پر حملہ کرنا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکے -

(حق الیقین ص ۱۱۳)

چار تلوں سے بیزاری

○ چار تلوں سے ابوبکر و عمر - عثمان و معاویہ اور چار غورتوں

عائشہ - حفصہ - ہند - ام الحکم سے بیزاری چاہنا ہمارا عقیدہ ہے

۵۳۹

حضرت عائشہ پر حد جاری کی جائے گی -

○ چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کتد تا بر

(حق الیقین ص ۲۶)

او زند

جب ہمارا قائم (امام مہدی غائب) ظاہر ہوگا تو عائشہ

کو زندہ کرے گا تاکہ اس پر حد جاری کرے۔
ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا۔

○ امام مہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات
کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جیہ وہ مدینہ میں وارد ہوں گے
تو ان سے ایک عجیب امر ظہور پذیر ہوگا..... وہ یہ کہ
..... حضرت ابوبکر و عمر کی نقوشوں کو قبروں سے باہر
نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی
دیجائے گی..... یہ پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر
یقدرت الہی زندہ کیا جائے گا..... اور پھر ان کو
سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ اور امام مہدی کے حکم سے زمین
سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دے گی۔

آپ کے شاگرد مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار
کیا یہ آخری عذاب ہوگا..... حضرت نے فرمایا نہیں بلکہ
ایک دن رات میں ان کو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور
زندہ کیا۔ (حق الیقین ص ۴۹-۵۵ - ص ۲۳۷)

تو پھر سپاہ صحابہ جیسی جماعت وجود میں نہ آئے تو اور
کیا ہو اب بھی مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ایسے غلیظ

عقائد.... اور ان سے پیار محبت کا نظریہ
اصحاب رسول کے بارہ میں خمینی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ علیہ وسلم کے بعد کے
یہ امام کا (یعنی حضرت علی کا نام کا ذکر بھی کر دیا جاتا تو یہ
کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارہ
میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و

ریاست کی طمع ہی میں یرس ہا یرس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چیکار کھا تھا جو اسی مقصد کے لیے سازش اور یارٹی بندی کرتے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس جیلے اور جس پتیرے سے بھی ان کا مقصد (یعنی حکومت و اقتدار) حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور ہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴)

○ اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و ولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابوبکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی۔
 و تحقیق اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ خیال اور خوش گمانی غلط ہے ہم اس کی چند مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ ابوبکر نے اسی طرح عمرؓ نے قرآن کے صریح احکام کے خلاف کام اور قیصد کیے اور عام مسلمانوں نے ان کو قبول بھی کر لیا کسی نے مخالفت نہ کی۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۵)

○ ضحینی نے ص ۱۱۵ پر ”مخالفت عمر باقرآن خدا“ کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروقی اعظمؓ کی شان میں اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔
 ”ایں کلام یاود کہ از اس کفر و زندقہ تم ظاہر شدہ مخالفت است یا یائے از قرآن کریم“

اس جملہ میں حضرت فاروق اعظم کو صراحتاً کافر و زندقہ قرار دیا گیا ہے۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۹)

عثمان اور معاویہ کے بارہ میں

○ ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں ایسے خدا کو تمہیں جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالی شان عمارت تیار کروائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں بد قماشوں کو امارت اور حکومت سپرد کر دے۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۷)

معزز ناظرین :- آپ کو ان حوالہ جات سے

خوب معلوم ہو گیا ہو گا کہ خمینی کے نزدیک حضرات شیخین اور عثمان و معاویہؓ معاذ اللہ حد درجہ کے مجرم ہیں۔

ابوبکر و عمر کو دوست رکھنے والا کافر ہے۔

ملا محمد باقر مجلسی حضرت امام زین العابدین کے نام سے

تمام اہلسنت کو ان الفاظ میں کافر لکھا گیا ہے۔

○ ”مرا خبر وہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو

کافر بودند ہر کہ ایشان را دوست وارد کافر است“

”حق الیقین ص ۸۴۳ جلد دوم“

ترجمہ :- مجھے ابوبکر و عمر کے حال کی خبر دو۔

حضرت نے فرمایا دونوں کافر تھے اور جو کوئی انہیں اچھا

سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

عقیدہ شیعہ

غیر شیعہ حرام زادہ ہے

○ شیعہ کا سب سے بڑا محدث محمد بن یعقوب الیقطی امام

یاقر کے نام سے یہ عقیدہ لکھتا ہے۔

ان الناس کلہم ذریۃ البغایا ما خلد شیعتنا

(فروج کافی کتاب البروضہ ص ۱۳۵ لکھنؤ)

امام مہدی کا قہار سے پہلے سنیوں کو قتل کریگا

ملا محمد یاقر مجلسی لکھتا ہے۔

○ ”و قتیکہ قائم ظاہر سے شود پیش از کفار ابتدا یہ سنیاں

خواہد کرد یا علماء الشیطان و الصیان را خواہد کشت و در مجمع

البیان نیز مصمومین اس حدیث را از آنحضرت روایت کرده است

(حق الیقین ص ۵۴۴)

توجہ:۔ جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو دوسرے

کافروں سے پہلے سنیوں کے علماء سے ابتدا کریں گے اور ان

کو قتل کریں گے۔

ناصبی کسے کہتے ہیں۔

اہل سنت کو ناصبی قرار دینے کی یہ صورت امام علی النقی

کے نام سے پیش کی گئی ہے۔

○ سوال کردہ کہ آیا محتاج ہستیم در دانستن ناصبی بر

نیادہ از نی کہ ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیرالمومنین و اعتقاد

بر امامت آنها داشته باشد۔ حضرت در جواب نوشت ہر کہ این

اعتقاد داشته باشد او ناصبی است“

(حق الیقین ص ۵۴۵ - ج ۲ - ۲)

توسجدہ: سوال کیا کہ ناصبی کے بارے میں اس سے سوا کہ وہ ایو بکر و عمر کو حضرت علی پر مقدم سمجھتا ہے اور ان کی امامت کا قائل ہے کچھ اور جانتا بھی ضروری ہے؟ حضرت نے فرمایا جو یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔

ناصبی (یعنی سنی) کہتے اور والد الزنا سے بھی بدتر ہے

یہ ملا محمد باقر سیلے ناصبی کے بارے میں یہ لکھ آئے ہیں۔
○ ”آں بدتر است از ولد الزنا پدر ستیکہ حق تعالیٰ خلقے بدتر از سگ تیا قریدہ است۔ و ناصبی نزد خدا خوار تر از سگ است۔“ (حق الیقین ص ۵۳۶ - ج ۲)

توسجدہ: ناصبی ولد الزنا سے بھی بدتر ہے یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہتے سے زیادہ بدتر کسی چیز کو نہیں بنا یا لیکن ناصبی خدا کے ہاں کہتے سے بھی زیادہ خوار ہے۔
سنی سے ہاتھ ملاؤ تو ہاتھ دھو لو
(حق الیقین ص ۴۱۹)

توسجدہ: خالد فلاسی کی روایت ہے کہ میں نے امام اعظم عادی سے عرض کیا کہ میں ذکا سے ملاقات کرتا ہوں اور وہ مجھ سے مصافحہ کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو خاک یا دیوار پر ملانے میں نے کہا ناصبی (یعنی سنی) سے اور اپنی بیعت کے دشمن سے مصافحہ کا کیا حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو دھو لو۔

قارئین گوارا: اس کتاب کا اور خاص کر اس باب کا مطالعہ کرنے فیہمہ آپ خود کریں کہ ایسے نظریات رکھنے

والے گروہ یا فرقہ کو آپ اب بھی دائرہ اسلام میں شامل سمجھتے ہیں؟ کیا آپ ایسے طریقے کو مسلمان سمجھیں گے؟ کیا آپ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز سمجھیں گے؟ ہر حال میں نے تمام آپاں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں اب آپ فیصلہ خود کریں۔
 دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کو شش کو قبول فرما کر مقصد تحریر کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں اور تمام مسلمین کو اس کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں (امین)

محمود اقبال

انجمن سپاہ صحابہ کا ترجمان اخبار

ہفت روزہ
 فیصل آباد

کا مطالعہ کیجیے کیونکہ
 یہ اخبار اہلسنت و جماعت اور انجمن سپاہ صحابہ کے
 کارکنوں کا اپنا اخبار ہے۔

سستی نیوز ایجنسی فون ۷۹۱
 حاصلپور

اہل اسلام کو مشورہ

حضرت عثمان غنیؓ نے سیائیوں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا تو کیا دیکھا اور مسلمانوں کو کیا ملا؟ حضرت علیؓ نے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی تو انہیں اور مسلمین کو کیا ملا؟ سیدنا حسینؓ نے ان پر بھروسہ کیا تو کیا پایا؟ امت مسلمہ نے ان کے خلاف کچھ نہ کیا تو کیا پایا؟

پس اسے دنیا اسلام کے مسلمانوں کچھ اور زیادہ ذلت و رسوائی مول لیتی یاتی ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر ان کے خلاف قدم اٹھاؤ اکیلے اکیلے نہیں بلکہ اجتماعی حیثیت سے عمومی تحریک چلاؤ اور اس طرح اسلام کو دنیا میں دوبارہ سر بلند کرو۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا قدم اٹھایا جاسکتا ہے اور کیسے؟ تو عرض خدمت میں یہ تمام مسلم ممالک میں انہیں کفر و مرتد اور بدترین دشمن اسلام ہوتا قرار دیا جائے اور قانونی حیثیت سے حکومت کے کسی بھی تنظیمی عہدے پر انہیں ہرگز نہ رہنے دیا جائے اور اگر کہیں ہیں تو انہیں اولین فرصت میں ہٹایا جائے واضح رہے کہ بڑی سے بڑی جگہ سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی فلاحی اور اصلاحی انجمنوں اور محلہ کمیٹی وغیرہ تک سے انہیں ہٹانے کی ضرورت ہے ورنہ خلفشار مٹ نہیں سکتا۔ ہاں بڑے قصاص ضرور جائے گا۔

جہاں ایک طرف ہمارا مطالبہ حکومت سے ہے کہ انہیں تمام کلید کی عہدوں سے برطرف کیا جائے وہاں تمام برادران اسلام سے

ی بھی یہ درخواست اور پوزور اپیل ہے کہ اگر تمہیں اپنی خیریت درکار ہے تو اتہیں کسی بھی معمولی سی معمولی انجمن یا فلاحی تنظیم سے لے کر کسی بڑی سے بڑی تنظیم تک انہیں اپنے ساتھ داخل نہ کریں کیوں کہ اس راستہ سے یہ مسلم سوسائٹی میں گھس کر خلفست پیدا کرتے ہیں۔ اور تنظیم یا سوسائٹی کے ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے لڑانے اور تاجپاتی پیدا کرانے اور دشمنی کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سعودی حکومت سے گزارش

ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق حرمین مقدس کی بے حرمتی بھی حرام ہے اور خون مسلم بہانا بھی حرام ہے اس وجہ سے ان دونوں حرمتوں کی پامالی کاشنگین جرم اور وہ بھی بیک وقت کیجا۔ اس کا کوئی مسلمان ارتکاب تو کیا تصور کبھی نہیں کر سکتا۔ ایسی بنیادی حقیقت کے باوجود ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو ایک مرتبہ پھر ایرانی قیادت میں اہل تشیع نے حرم اور مسجد الحرام کی حرمت کو بھی پامال کیا اور اہل حرم و مہمانان حرم کا فون بھی کیا اور پھر یہ دونوں کام نہ صرف بیک وقت کئے گئے بلکہ عین ایام حرام میں انجام دیئے گئے محرم پاک کی توہین و تذلیل کا یہ سلسلہ ناپاک ۱۹۷۹ء سے ہر سال بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے پچھلے سال تو خمینی کے کارندوں نے سارے حرمین شریف کو بارود سے اڑانے کی بھی جسارت کر ڈالی تھی۔ ۷ اگست ۱۹۸۶ء کو ایرانی تخریب کا تقریباً ڈیڑھ من دھماکہ خیز مادے کے ساتھ جدہ ایئر پورٹ پہنچے اور تلاشی میں وہیں بکڑے گئے۔ حرم بیت اللہ میں اسلام کے خلاف تشدد و جارحیت کی حالیہ وارداتیں تھی تمہیں بلکہ ۱۹۷۹ء

کے ایرانی شیعہ انقلاب سے جاری ہیں فروری ۱۹۷۹ء میں خمینی انقلاب آیا اسی سال ۱۹۷۹ء ۱۹ نومبر کو ایک مسلح گروہ نے حرم کعبہ اور حرم نبوی پر ایک وقت دھاوا بول دیا حرم نبوی پر تو حملہ ناکام بنا دیا گیا مگر حرم کعبہ پر حملہ آوروں نے قبضہ کر لیا یہ شمار مسلمانوں کو دو ہفتے سے زیادہ تک عمرہ طواف کعبہ اور تہذیبیت سے محروم رکھا مجبوراً اس غیر اسلامی گروہ کے خلاف فوجی قوت استعمال کی گئی اور حرم پاک کو ناپاک قبضے سے پاک کر دیا گیا اس کے بعد ہر سال موسم حج میں تقدس حرمین کی مسلسل توہین و تذلیل کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے۔ اب حج موقع آنے والا ہے اور خمینی نے اعلان کیا ہے کہ اس موقع بھر پور حملہ کر کے حرم کعبہ پر قبضہ کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں سعودی حکومت نے ایرانی حابیوں کی تعداد پر پابندی عائد کر دی اور ساتھ ہی ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ میری سعودی حکومت سے گزارش ہے کہ وہ ایرانی شیعوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے سعودی عرب حج کے موقع پر آنے پر مکمل پابندی عائد کر دی اور ساتھ ہر قسم کے تعلقات ختم کرے۔ ساتھ ہی اپنے دوسرے اسلامی ملکوں کو ملا کر ایران کے خلاف سخت اقدام کیے جائیں۔

حکومت پاکستان کو مشورہ

آج بھی ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ خدارہ اپنی اصل منزل (خلافت راشدہ) کی طرف لوٹ آئیں جس سے وہ بھیک چکے ہیں اور نظام خلافت راشدہ کی روشنی میں قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کا نظام جاری فرمائیں پاکستان کی بقا

اور استحکام اسی میں مضمر ہے۔ یہاں ہماری حکومت سے بھی درمیانہ اپیل ہے کہ وہ محض انگریزی راج سے ہم پر حکومت نہ کرے مسلمان خداتوق اور صحیح العقیدہ افسران کے ذریعے فرقہ بندی کے بت ٹوٹے ہر گمراہی اور بدعت کے لائسنس جاری نہ کرے بلکہ ہر مذہبی اور سیاسی جماعت سے دو دستہ خداترس علماء دین کی کمیٹی بنائے ہائی کورٹ سپریم کورٹ و قاضی شرعی کورٹ کے دیندار مہلانہ تجویز کا یہیں ان کا معاون بنائے۔ قرآن و سنت اور تعلیمات صحابہ و اہل بیت کے مطابق فرقہ وارانہ مسائل کا تصفیہ کرانے خلاف شرع رسومات و بدعات پر پابندی لگا دے یہاں غلام شیعہ کو وہ حقوق دے جو ایران نے اہلسنت کو دیئے کلیدی آسامیاں صرف مسلمانوں اور خلفاء راشدین کے پیروکاروں کے لیے مختص کر دے۔ اقلیتوں کو ان کی تعداد کے مطابق ملازمت کا کوٹہ دے ذرائع ابلاغ سے فرقہ واریت کی تبلیغ بند کر دے ہر فرقہ کو اصل تعلیم کا پابند کرے اور دفاع و جہاد کی تربیت سے ملک کو طاقت ورنائے۔

اہل سنت علماء کو امداد اور عام

مسلمان بھائیوں کی خدمت میں

اس تلخ حقیقت کا اظہار کیے بغیر چارہ نہیں کہ اب اہل سنت

۹۵ فی صد ہو کر بھی اتنے طاقتور اور منظم نہیں جو اعداء صحابہ بن

چکے ہیں۔ وجہ واحد اس کی یہ ہے کہ علماء تین چار گروہوں میں بیٹ

کر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہیں اور عوام ان سے بد دل

ہو کر چوبے دین کیمونسٹ یا خود رو لیڈروں کے پیچھے جا رہے ہیں

ہر ایک کا اپنی جگہ دھڑا اور لشکر مضبوط ہے لیکن مقام صحابہ ناموس

ازواجِ انبیؑ کے تحفظ اور خالص اہل سنت و جماعت کے تشخص کے لیے نہ خیالات ہیں نہ محنت و تربیت کرائی جاتی ہے جو پہلے اسلام میں ہوتا تھا اور یہ لوگ ڈر کے مارے تقیہ میں رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر میں پاکستان اور عالم اسلام کے لیے زبردست خطرہ یہی روافض اور فتنہ خمینیت بن چکا ہے مسلمانوں کو بیدار اور منتظم ہونے کی انتہائی ضرورت ہے۔

نہ جاؤ گے تو مٹ جاؤ گے اے سنی مسلمانو

تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں

ہماری جماعتوں میں تفریقِ شیعیت اور انگریز وغیرہ کی پیدا

کردہ ہے ہمارے اختلافات یا تو عقائد و رسوم سے متعلق ہیں یا فردعی مسائل میں غلو و تشدد سے وابستہ ہیں۔ جب کہ قرآن۔

حدیث۔ کلمہ اذان اور جماعت صحابہؓ کی ایک ہے میرا یہ دعویٰ

ہے کہ دیوبندی۔ بریلوی ایک ہی فقہ اور ایک امام کے پیروکار ہیں افسوس

دینیات بھی..... ایک ہے پھر یہ منافرت باز کی اور اپنے اپنے

خیالات و رسوم پر جمود دراصل شیعوں کا پھینکا ہوا گیند ہے قرآن

حدیث اور فقہ حنفی شرک و بدعت۔

مخالفتِ رسولؐ اور جماعت میں تفرقہ بازی کا کے سخت مخالف

ہیں۔ حضرت مرشد گیلانیؒ نے شیعہ کو جو عقائد گئے ہیں پھر پڑھ لیجئے

کیا ان کا ہی پر تو ہم پر تو نہیں پڑ گیا ہے؟

اگر فریقین کے خداترس اتحاد امت کے حامی و مددگار

مل بیٹھیں اور پر غزم کریں کہ قرآن و حدیث صحیحہ اور فقہ حنفی

کے خلاف یا ان کے علاوہ کوئی عقیدہ و رسم دین کا جزو نہ سمجھا

جائے جو صفوی عہد یا مصر کے رافضی بادشاہ کے دور سے چلی

ہیں اور صوفیائے امور کا حضرت بیران پر حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی رحمہم اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں فیصلہ کر لیا جائے اور اعدائے صحابہ کے مقابل مشترکہ پلیٹ فارم بغیر کسی مخصوص نعرہ کے استعمال کیا جائے اور عظمت صحابہؓ یا مقام خلفاء راشدینؓ کے نام سے ہر شہر میں بھرپور جلسے کیے جائیں تو دو تین سال میں ہی ۹۵ فی صد سنی مسلمان ایک بڑی طاقت بن کر اسلامی قانون نظام مصطفیٰ اور خلافت راشدہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ہمارے اہل حدیث بھائی بھی خوب منظم اور فعال ہیں قرآن و سنت کی خوب دعوت دیتے ہیں اگر وہ یہ غلو کرنا چھوڑ دیں۔ کہ ”قول صحابہؓ اور خلفاء راشدینؓ کا عمل حجت نہیں غیر مخصوص مسائل میں فقہ و اجتہاد ائمہ قابل عمل نہیں اجماع کوئی چیز نہیں صرف قرآن و حدیث کافی ہیں تو بہتر ہو ورنہ یہ بھی اپنی..... کھوکھلی کر کے دشمن کو یہ کہنا ہے کہ آذانت اور صحابیت کے درخت کو کاٹ دو (معاذ اللہ) جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۷ میں سے صرف ایک ناجی فرقہ کی نشانی مانا علیہ و اصحابی (مشکوٰۃ) ”میرے اور صحابہؓ کے طریقے کا پیرو کار کرو برحق ہے۔“ بتائی حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا نام لے کر پیروی کا حکم دیا۔ (ترمذی) اپنی اور خلفائے راشدینؓ کی سنت اپنانے کی تاکید کی ہے یہ دعوت سے ڈرایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

قرآن پاک نے مہاجرین و انصارؓ کی پیروی کرنے والوں کو جنت اور اپنی رضامندی کا تمغہ بخشا ہے (پک ۲۷) صحابہؓ مومنین کے راستے کے حلاق چلنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ (پک ۱۷) پھر کیسے اہل سنت قرآن و حدیث کا نام لے

لے کر صحابہؓ پر بدظنی اور بے اعتقادی کا دروازہ دشمن پر کھول دیں اور اس کی تصدیق کر کے اپنے مذہب کی تکذیب کریں (استغفر اللہ) مجھے یہ تسلیم ہے کہ انفرادی طور پر پتینوں گروہوں نے رخصت کے مقابل بہت عمدہ ٹریکچر تیار کیا ہے مولانا احمد رضا بریلوی کا رد الرقصہ - مولانا محمد علی کی تحفہ جعفریہ - علامہ احسان الہی ظہیر شہید کی تصانیف - مولانا قاضی منظر حسین - علامہ دوست محمد قریشی اور مولانا عبد الستار تونسوی اور مولانا محمد نافع کی تصانیف سونے سے تولنے کے لائق ہیں مگر پتینوں بڑی جماعتیں اور دیوبندیوں کی ۲ تنظیمیں یہ غور فرمائیں کہ ۱۹۸۶ء میں ان پر خوب ظلم و تشدد ہوا ہر ایک چیدہ چیدہ علماء شہید ہوئے انفرادی طور پر ہر ایک نے لاکھوں روپے کے مصارف سے اور سینکڑوں مقام برین کے گرفتار کرانے سے بھرپور احتجاج کیا مگر کیا قاتل کیفر کردار تک پہنچے؟ حکومت یا دشمن کا رویہ بدلا؟ یا کسی جماعت کے مخصوص مطالبات حکومت نے منظور کیے؟ ہرگز نہیں - اس کی وجہ یا بھی نفاق نا اتفاقی اور اپنی اپنی بدعت تواری اور گروہ پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟ حکومت ۵ غنڈوں کی مانتی ہے ۹۵ تماشائیوں یا آواروں سے کیا ڈر؟ جن کا نہ ایک لیڈر ہے نہ منزل نہ قومی نشان کس قدر تعجب کی بات ہے کہ تین بسوں کو چند ڈاکو باری باری لوٹ رہے ہیں مگر ہر ایک بس کے مسافروں نے اپنی رائفلیں و میری بس پر تان رکھی ہیں ڈاکوؤں سے اتحاد کر کے اپنا کاسقیا کر رہے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ تینوں گروہ اپنی بمشکل ۲۰، ۱۵، ۱۵ فی صد عوام کے ساتھ اگر اپنا وجود کھو بیٹھے باقی ۸۰ فی صد عوام کو وقت کے طوسی و علقمی و خمینی

وغیرہ کی شہ پیروس اور کمیونزم نہیں لٹکے گا تو کہا ہوگا؟ کیا بخارا
 سمرقند - بغداد کا سقوط اسی تفرقہ بازی کا نتیجہ نہ تھا؟
 میں قوم سے نذرانے وصول کرنے والے علماء کرام اور
 سرکاری خزانہ سے پلنے والے حکومتی افسران صاحبان سے یہ
 سوال ہوگا کہ زبردست قربانی کے بعد برصغیر کے تھوڑے سے
 رقبہ پر اسلام کے نام پر پاکستان بنایا گیا تھا اسلام کا قانون شریعت
 تم نے کیوں نافذ نہ کیا تھا؟ قادیانیوں - صحابہؓ اور قرآن کے
 دشمنوں کو - ۴۴ فی صد کلیدی آسامیاں کیوں دی گئیں؟ میرے
 صحابہؓ خلفائے راشدینؓ میری پاک بیویوں اور بیٹیوں کو برسر
 عام بازاروں میں مسجد اور مدارس دینیہ کے سامنے ترا کر پٹنے
 والے جلوس تم کیوں نکلو اتے تھے؟ اور میری توہین کیوں برداشت
 کرتے تھے؟ تو کیا حکومت یہ کہہ کر چھوٹ جائے گی کہ فرقوں
 کا وجود مانع تھا تیرا یازوں کو تو انگریزوں نے یہ حق دیا تھا -
 یہ موجودہ حکومت کیسے واپس لے سکتی ہے؟ -

حکومت اسلام آباد میں محافل سیرت منعقد کرالیتی تھی اور
 بس ایسا بریلوی کا یہ جواب معقول ہوگا کہ ہم تو عاشق رسولؐ تھے
 پر ترنم نعت خوانی سے ہر شہر میں بڑے بڑے میلاد کے جشنیں اور
 جلوس نکالتے تھے کیا دیوبندی یہ کہہ کر میری ہوجائیں گے کہ ہم
 تو متبع سنت تھے دس لاکھ کا تربیتی اجتماع رائے وڈ میں
 کر لیتے تھے کیا تیسرا گروہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوگا کہ ہم تو
 اہل حدیث تھے علامہ احسان الہی ظہیر اور آپ کے رفیق شہید کرد
 تو ان کی یاد میں بڑے بڑے جلوس اور احتجاجی جلسے کر ڈالے
 مگر قرآن و سنت کے مطابق اردقعات والے شریعت بل کی ڈ

کر مخالفت کی کہ وہ ہماری جماعت نے نہیں دو تین سرکاری مولویوں
 نے پیش کیا تھا؟ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ قانون شریعت نہ خود
 بناتے ہو نہ دوسروں کو بنایا ہوا خود پسند کرتے ہو اور منواتے ہو
 یا بھی انتشار سے مصطفیٰ کمال یا کمیونسٹوں کو زمام اقتدار تھماتے
 ہو۔ دیوبندی مذہب، رضا خانی مذہب، قانون حنفی یا قانون
 الہی جیسی مناقرت انگیز کتابیں تو خوب پھیلاتے ہو مگر اسلامی
 قانون قضا و تعزیرات پر کوئی متفقہ کتاب حکومت کو نہیں دیتے
 حرمین شریفین کو کھلا شہر قرار دینے اور قرعہ دارانہ ماحول پیدا
 کرنے کے لیے سعودی عرب کی حکومت کو تو کوسختے اور حجاز
 کانفرسیں لندن میں منعقد کرتے ہو مگر اسرائیل کا ایجنٹ خمینی
 حرمین پر قبضے کا خواب دیکھتا ہے ایک حملہ کر چکا ہے روضہ اقدس
 ڈھا کر شیخین کی لاشیں زکانے اور سیدہ عائشہ صدیقہ کی لاش
 کو کوڑے مارنے کا عقیدہ اس کا جزو ایمان ہے اس پر تمہیں
 کوئی احتجاج یا مظاہرہ نہیں سوچتا۔ عراق نے ۱۹۸۰ء میں
 اپنے تین یاغیوں کو پھانسی دی یہاں خمینی پرستوں نے اسلام آباد
 کا گھبراؤ کر ڈالا اور زکوٰۃ و عشر و حدود اسلامی سے چھٹی کر لی۔
 شام، ایران، لبنان، عراق وغیرہ میں تمہارے لاکھوں سنی مسلمان
 شہید کیے گئے۔ تم نے ان کے حق میں اتنی تک نہ کی۔

اسے تفرقہ باز سنی علماء کرام زندہ قومیں تمہاری طرح نہیں
 ہوتیں۔ کچھ ہوش اور غیرت میں آؤ تمہارا حریف ایک ہزار برس
 تک تقیہ میں رہا اپنے شہیدوں کے نمبر اول، ثانی، ثالث الاط
 کر اتار رہا اپنے عقیدہ کے مطابق تا ظہور مہدی اب بھی اسے
 تقیہ میں رہنا چاہیے مگر وہ تمہیں بدعتوں اور فرقوں میں الجھا کر

مطلبین ہو گیا ہے اور تمہارے درجنوں علماء کو شہید کر چکا ہے تم
 تو اپنے شہداء کے تمہرے بھی نہ لگا سکے؛ ہر وقت کی آواز سن کر فتنے
 کی رفتار دیکھ کر رویہ بد لوگے اور ناموس توحید، ناموس
 مصطفیٰ، ناموس صحابہؓ و اہل بیتؑ کے تحفظ اور قومی بقا کے
 لئے مشتہر کہ پلیٹ فارم پر خلوص سے کام کرو گے یا نہیں؟
 ورنہ اپنی قبر کھودو گے اور سنی مذہب تمہارا مرثیہ پڑھے گا۔
 من از بیگانگان ہرگز نہ تائید
 کہ یا من ہرچہ کرواکی آشنا کرو

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام

برادرات اسلام: آپ رافضیت کی حقیقت اور مسلم
 سوسائٹی اور اس کے لٹریچر پر اس کے اثرات ملاحظہ فرمائیں۔
 دنیا کے سامنے اسلام کی غلط تائیدگی کے لیے اور مسلمانوں
 کو اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے اس گروہ نے جو کچھ کیا ہے
 وہ آپ کے سامنے ہے۔ مسلم معاشرے کا لگاڑا اسی دو فیصد رافضیت
 کا مریون منت ہے۔ رافضی دنیا بھر کے تمام مسلمانوں (ستوں)
 کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اب ان کی اپنی
 اصلیت کو ظاہر کیا جائے۔ مسلمین کو تو خصوصیات کے ساتھ بتایا جائے
 اور تمام بنی نوع انسانیت کو عمومیت کے ساتھ تاکہ جھوٹ اور غلط
 پروپیگنڈہ سے مسلمین کو خصوصیت کے ساتھ اور چارے دوسرے
 بنائے نوع کو عمومیت کے ساتھ رافضیت میں داخل ہونے سے
 بچایا جاسکے اور اس طرح بنی آدم جہنم کے عذاب سے محفوظ رہ سکیں
 کیوں کہ رافضیت جہنم کی طرف دعوت دے رہی ہے۔ اس طرح گویا

یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اسی طرح کی خاطر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔

لہذا اس سلسلہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں وہ فتویٰ درج کر دیا جائے۔ جو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد بریلوی صاحب نے دیا تھا۔

فتویٰ

بالجملہ ان رافضیوں۔ تبراہیوں کے باب میں قلم یعنی قطعی اجماع یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار و مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبح مرد اور عورت کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ! مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ عورت قہر الہی ہے اور اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو۔ جب بھی نکاح ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی۔ اگر یہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی اور نہ مہرگی۔ کیوں کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔

رافضی اپنے کسی قریبی حتیٰ کہ باپ بیٹے۔ ماں بیٹی کا بھی ترکہ میں اس کا اصلاً کوئی حق نہیں۔

ان کے مرد و عورت، عالم و جاہل۔ کسی سے میل جول سلام و کلام سب سخت کیرہ گناہ اور اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں سے آگاہ ہو کر پھر کبھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ یا باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے کہ اور اس کے لیے بھی سب احکام ہیں جو ان کے لیے مذکور ہوئے مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ اس فتوے کو بگوش ہوش سنیں اور

پر عمل کر کے سچے سنی مسلمان بنیں۔
 رہ گئے دوسرے فتاویٰ تو ناظرین انہیں مولانا محمد منظور
 لقماتی صاحب کے پرچے الفرقان بابت ماہ دسمبر ۱۹۸۷ء میں
 ملاحظہ فرمائیں۔ یا اقرا رڈ ایجنٹ (شیعت نمبر) ماہ فروری ۱۹۸۸ء
 یا دوسری کتب میں دیکھیں۔

وقت کی ضرورت

ضرورت اس بات کی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان اپنی اپنی
 حکومتوں سے مطالبہ کریں کہ اس سال حجاج کرام کے حج پر جانے
 سے پہلے پہلے تمام رافضیوں کو خواہ وہ کسی فرقے سے بھی تعلق رکھتے
 ہوں۔ کفر و مرتد اور بدترین دشمن اسلام قرار دیا جائے۔ اسلامی
 سوسائٹی سے انہیں بالکل کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ کسی قسم
 کا تعلق نہ رکھا جائے۔ اسلامی لٹریچر میں ان وجہ سے جتنی گندگی
 اور غلاطت داخل کی گئی ہے اس سے اسلامی لٹریچر کی تطہیر
 کی جائے۔ خصوصیت کے ساتھ اسلامی تاریخ پر تحقیق کی جائے
 اور اس میں نوجیزوں کو نکال کر صحیح اسلامی تاریخوں کو رون کی
 جائے۔ اس طرح لٹریچر کے دوسرے شعبوں کو بھی مسلم بنایا جائے
 جائے۔

خادمِ اہلسنت

محمود اقبال
 پوسٹ بکس ۲

حاصل پور ضلع بہاول پور

علماء کرام کی گرانقدر تصانیف

سیاسی - اسلامی، فقہ، تاریخ، سیرت
یا مخصوص ردِ رفض و بدعت اور
دورِ جدید کے تقاضے کے مطابق
دینی جرائد و مہتماموں کا مرکز

سٹی نیوز ایجنسی
فون ۷۹۱
حاصل پور منڈی

شیر اسلام وکیل صاحبہ امیر عزیمت
حضرت مولانا حق نواز جھنگوی صاحب
کی سرپرستی میں چھپنے والا

رسالہ

خلافت

www.KitaboSunnat.com

کا مطالعہ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے
فون ۷۹۱
حاصل پور
سٹی نیوز ایجنسی